الحمد لله والمنة

که حالات حضرت مخدوم جہان شیخ شرف الدین احمد یحیی
منیری و بعضی پیران ایشان مسمی بہ

وسیلۂ شرف

و

ذریعۂ دولت

مولفہ جناب سید شاہ فرزند علی صاحب منیری مد فیضہ
حسب فرمایش جناب میر اختیار حسین صاحب ہمدانی

در مطبع حسن المطابع ۱۳۱۳ مولوی محمد القاسم طبع شد
[illegible]

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون
وسیلۂ شرف
و
ذریعۂ دولت
در مطبع احسن المطابع
محمد عبد القادر طبع

وسیلہ شرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے غایت اور سپاس بی نہایت ہادی مطلق اور رہنمای برحق کو جسنے وسیلہ ڈھونڈھنے
کو فرض راہ عباد کیا اور بصیغہ امر ارشاد کیا اور اسکو مقدم ٹھہرایا کہ فرمایا وابتغوا
الیہ الوسیلة اور بعد اوسکے فرمایا کہ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم
تفلحون کیونکہ بے دیکھی راہ مین جو پرخطر و باریک ہو اور جادۂ راہ نامعلوم
اور شب تاریک ہو بغیر کسی ایسے رہبر کے کہ روشنی رکھتا ہو اور راہ سے آگاہ
ہو کوئی کیونکر جا سکتا ہے **مثنوی** ہے دور و دراز و پرخطر راہ + آفت سے
ہر اک قدم پہ جانکاہ ÷ اندھے کے لئے ہے شرط رہبر + تا جا سے عصا کو وہ پکڑ کر
اور وسائل انبیا ہین صلوات اللہ علیہم اور اونکے بعد اونکے نائب
اور خلیفے رضی اللہ عنہم اور شب تاریک دنیا ہی اور روشنی کتاب و سنت اور
عصا اہل ظاہر کے اعتبار سے محققون کی تقلید اور مجتہدون کا اعتماد اور اہل باطن کے
اعتبار سے رابطہ پیر اور اعتقاد ہے کہ تعلق قلبی ہی اور آخرین وسائل اور افضل ترین
وسایط ہمارے پیشوا محمد مصطفےٰ ہین صلے اللہ علیہ وسلم و علی من معہ
و علی من اتبعہ اور آپ کے بعد اصحاب پھر تابعین پھر تبع تابعین اونکے

بعد علماے شریعت اور مشائخ طریقت تا دور قیامت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور بعضے کہتے ہین کہ وسیلہ کتاب وسنت اور عبادت ہی تو آمین بھی بتلانیوالے اور سکھانیوالے کی حاجت ہے۔ الغرض معنی اول ہر طرح مقدم ہے کہ الرفیق ثم الطریق اس رفیق سے رہنما اور رہبر مقصود ہی اور جسطرح یہہ لوگ قوت باطن سے اور زبان فعل سے اور تحریر و تقریر سے رہبری کرتے ہین ویسا ہی ان پیشواؤن کا تذکرہ بھی راہبر ہوتا ہے اور مفید و پُر اثر ہوتا ہے کہ راہ کی باتین ہین اور ان باتون سے تنبیہ حاصل ہوتی ہے اور شوق پیدا ہوتا ہی اور اپنی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دعوے اور عجب وغیرہ دور ہوتا ہی **شعر**

پیر دہقان گر بسوے شہر روزے بگذرد ٭ کلبۂ خود را دگر ایوان شاہی نشمرد ٭

لہذا فقیر راقم فرزند علی منیری نے حضرت مخدوم جہان شیخ **شرف الدین احمد** یحیی منیری قدس اللہ سرہ و افاض علینا برہ کے حالات کو کتاب **مناقب الاصفیا** سے جو محرم اسرار غیب حضرت مخدوم شاہ **شعیب** بن جلال منیری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف شریف ہے اور کئی اور معتبر کتابون سے جنکا نام ہر تذکرہ کے اول مین لکھا ہوا ہے ترجمہ کیا اور اسکا **وسیلۂ شرف** نام رکھا **قطعہ تاریخ**

یہہ دلکش صحیفہ موجب مرشرف کا ٭ راہ طلب مین **صوفی** دلکا رفیق ٹھہرا
کیا حال کے مطابق اور وقت کے موافق ٭ سال اسکا **الرفیق ثم الطریق** ٹھہرا

اگر کسی بزرگوار کی نظر سے گذرے اور وہ خوشوقت ہون تو یہہ عاجز بھی اونکی برکات انفاس سے محروم نرہیگا۔ پہلے مناقب الاصفیا سے لکھا جاتا ہی اور جہان لفظ فائدہ ہے وہ مترجم کی طرف سے عبارت زائدہ ہے۔ الٰہی یہہ نسخہ طالبان راہ حق کے حق مین نافع اور امراض قلب کا دافع ہو۔ **قولہ** خداوندا بشرف الدین احمد ٭ کہ قدمش بود بر قدم محمد ٭ وہ مجرد بتجرید توحید مین وہ مفرد بتصحیح تفرید مین وہ مبارک ہوئے

دقائق راہ طریقت کے وہ ظاہر کرنیوالے معانی حقیقت کے وہ صاحب صفا وہ مرد خدا
وہ ساکن لجہ احدیت وہ متمکن مقام زوجیت وہ مبارز میدان دین مجاہدہ وہ مالک
ممالک کشف و شاہدہ وہ سیمرغ قاف یقین وہ ہماے ہمت اہل تمکین وہ داؤد
تخت خلافت وہ سلیمان ملک محبت و معرفت وہ واقف اسرار ہدایت و
رہبری شیخ جہان **شرف الدین احمد یحیی** منیری کبار مشائخ طریقت اور عظام
اہل حقیقت سے تھے ریاضت و مجاہدہ مین شان عجیب و غریب رکھتے تھے
آپ کو جذبہ سلوک پر سابق تھا تیس برس بیابانون اور پہاڑون اور جنگلون مین
عبادت خدا مین مشغول تھے تارک ماسوے اللہ تھے دنیا آپ کے آگے نابود
تھی کچھ وجود نرکھتی تھی آخرت اور نعیم آخرت آپ کی ہمت کے آگے متروک تھی مقصود
جان آپ کا خدا تھا جاہ دنیا اور منزلت عقبیٰ سے بیزار تھے کرامت اور خوارق عادات
سے تبرا رکھتے تھے احوال حقیقت مین صاحب تمکین تھے مرجع اہل معرفت و
یقین تھے بیان دقائق طریقت و اسرار حقیقت و معرفت مین عالی کلام تھے ہر طور
مین بیان شافی رکھتے تھے عشق و محبت مین کلمات لطیف و غامض رکھتے ہین
بیان علم تصوف مین تصنیفات آپکی بہت ہین اسرار توحید خواص اور علم حقیقت
نے ہند مین آپ سے ظہور پایا موحدون اور اہل حقیقت کی باتین جیسے کہ امام محمد غزالی
اور امام احمد غزالی اور عین القضات اور ابن عربی اور خواجہ فرید الدین عطار اور
شیخ عراقی اور مولانا جلال الدین روم آپ سے بیان ہوئین آپ کے پہلے
ہند مین کوئی ان بزرگون کے کلمات ندیکھتا تھا اور اگر دیکھتا تھا مطلب نہ سمجھتا تھا
فائدہ اس مقام مین فقیر مترجم نے کوئی دو ورق مناقب الاصفیا کا ترجمہ
متروک کیا اسلیے کہ توحید وغیرہ کی باتین تھین یہہ اردو کا مختصر رسالہ اوسکی گنجایش
نہین رکھتا اور خواجہ عین القضاۃ ہمدانی کا تذکرہ آگیا تو اوس سوختہ آتش محبت

پروانۂ شمع حقیقت کی وفات کا حال کہ واقعہ عجیب و غریب ہے زیادہ کیا ہ
نقل ہے کہ قاضی عین القضاۃ ہمدانی نے ایکبار عالم ذوق مین فرمایا کہ
من بسوزم و تو تماشا کنی یعنی مین جلون اور تو تماشا دیکھے اور یہ دعا زبان
دل اور عالم صدق سے بھی مقبول بارگاہ عزت ہوئی اور غلبہ حال مین ایک
بات ایسی انکی زبان سے سرزد ہوئی کہ علماے وقت نے تعزیر کی اور کپڑے
تیل مین بھگو کر بدن مین لپیٹے گئے اور آگ لگادی گئی بیت ہمچنان شد
کاخر او را سوختند ؛ مشعلہ چون شمع طور افروختند ؛ جلتے تھے اور خندان تھے
آخر جب سینہ تک آگ پہونچی ایک آہ کی ایک شخص نے جو اس راز سے آگاہ تھا
کہا کہ وہ کیا وقت تھا جو دعا کی تھی کہ مین جلون اور تو تماشا دیکھے اب یہہ آہ کیسی
فرمایا اسلئے آہ نہین کرتا کہ جلتا ہون بلکہ اسلئے کہ جلد جلا جاتا ہون بیت ہمچنین بسوزم چند دیگر
کردے او نظارہ من دیر تر ؛ حضرت مخدوم جہاںؒ معدن المعانی مین یہہ واقعہ بیان کرکے یہہ شعر فرمایا ہے
بیت او بر سر قتل من و روح حرام ؛ کان راندن تیغش چہ نکومی آید ؛ شعر ذبح کرنے
ہین جو خود وہ دست نازک سے تو ہے ؛ شوخی شیرینی جان نزع کی شدت مجھے
انتہیٰ ۔ ہند مین اسرار توحید خواص کے سننے کی طاقت کمتر کسی کو بھی کہنا تو خود
اور ہی بات ہے الا ماشاء اللہ بر سبیل ندرت احمد بہاری ایک دیوانہ
شکل تھے اکثر خدمت مین شیخ شرف الدین منیری کے آمد و شد رکھتے تھے
توحید خواص مین کچھ پوچھتے کبھی آپ بھی کچھ کہتے شیخ کے ساتھ انبساط رکھتے
تھے عالم دیوانگی مین کھلی کھلی باتین بولتے کہ خلق او سکے سننے کی طاقت
نرکھتی تھی اور شیخ عز کا کوئی ایک مرد صاحب شغل کامل الحال تھے نہایت مشغولی
سے اتنی دور بہار مین قصبہ کاکو سے آنا خدمت مین شیخ شرف الدین منیری
کے میسر ہونا کچھ اگر توحید خواص اور عشق و محبت مین مشکل ہوتی حل او سکا

شیخ شرف الدین سے بارسال خطوط چاہتے شیخ اونکا جواب لکھتے اوسکو
مکاتیب شیخ شرف الدین مین اجوبہ کاکوی کہتے ہین شاید کہ یہہ دونون
بزرگ سلطان فیروز کے عہد دولت مین دہلی گئے توحید مین کھلی
کھلی باتین اور شطح بولے علماے دہلی سنے سلطان فیروز سے کہا کہ یہہ
دونون ایسی باتین بولتے ہین کہ قابل قتل کے ہوئے ہین سلطان نے محضر
کیا تمام اکابر شہر کو جمع کیا سب نے اجماع کیا اون دونون کو قتل کیا دہلی سا
شہر مشائخ و علما و فضلا کا مجمع اور سلطان فیروز سا بادشاہ درویشون کا معتقد
کسی کو اتنا نہوا کہ ان دونون بزرگون کو دیوانگی کے بہانہ سے بھی رہا کروادے
ف مونس القلوب مین اتنی بات اور زیادہ ہے کہ اونکے قتل کے بعد
بادشاہ نے حکم کیا کہ دہلی کے دروازہ پہ لکھدین کہ احمد بہاری اور عز کاکوی جو
خدائی کا دعوے کرتے تھے ہماری بارگاہ جہان پناہ مین سزا کو پہونچے انتہی
جب اونکے قتل کی خبر شیخ شرف الدین منیری کو پہونچی فرمایا جس شہر مین ایسے
بزرگون کا خون گرے تعجب ہی اگر وہ شہر آباد رہے جیساکہ فرمایا ویسا ہی ہوا
کچھ مدت نگذری تھی کہ سلطان فیروز کی زندگی ہی مین خرابی کا مقدمہ ظاہر ہوا
شہر مین سلطان فیروز کا باوجود اوس شوکت کے جو رکھتا تھا کوئی ضابطہ باقی نرہا
بیٹا بادشاہ کا خانجہان وزیر سے بگڑ گیا بہت مسلمان اوس حادثہ مین مارے
گئے شہر روے بخرابی لایا اوسکے بعد ملازمون نے سلطان دہلی کو کہا اور سلطان
کے بیٹے بگڑ پڑے اوسکے بعد مغل لوگ آئے دہلی کو زیر و زبر کر ڈالا **ف**
اس اجمال کی تفصیل سیر المتاخرین سے لکھی جاتی ہے کہ فیروز شاہ جب بوڑھے
اور ضعیف ہوگئے اپنے بیٹے ناصر الدین محمد شاہ کو ولی عہد کیا اور بار سلطنت
اوسکی دوش ہوش پر رکھا اور خود گوشۂ عافیت مین توشۂ عاقبت کے

سامان مین لگے اور محمد شاہ کے قصور سے انتظام سلطنت مین فتور پڑا پہلے
وزیر سے ہنگامہ آرائی ہوئی پھر امراے سلطنت اور سرداران لشکر بگڑ گئے
محمد شاہ نے اونلوگون پر چڑھائی کی سرداران لشکر نے فیروز شاہ سے
کیفیت عرض کی اور فیروز شاہ کو گھیرا اور فیروز شاہ خود لشکر کے ساتھ
ہوکر مقابلہ کو نکلے محمد شاہ کو تاب مقابلت نہوئی فرار کیا اور جلاء وطن
اختیار کیا فیروز شاہ نے بیٹے سے ناخوش ہوکر اپنے پوتے لعل شاہ بن فتح خان
کو کہ یتیم تھا ولیعہد کیا اور تھوڑے ہی زمانہ مین مرض الموت مین مبتلا
ہوکر دنیا سے مُنہ موڑا اور دینداری اور نکوکاری اور معدلت گستری اور
رعیت پروری مین نام نیک یادگار قیامت تک چھوڑا بیت تاریخ *
تاریخ وفات شاہ دلسوز * تاریخون مین ہے وفات فیروز * اوسکے بعد
دہلی مین بہت ہنگامۂ کشت وخون گرم ہوا۔ انتہے واللہ غالب علی امرہ
بات کہان سے کہان پہونچی کلام کھینچتا ہے طرف کلام کے۔ بر سر سخن آئے ہم
شیخ شرف الدینؒ منیری شیخ بزرگ تھے ابتدا سے انتہا تک محفوظ رہے۔
صغیرہ آپ سے وجود مین نہ آیا آپ کے باپ اور مان آپ کے پیدا ہونے
کے قبل آپ کی بزرگی کی بشارت پائے ہوئے تھے۔ راویان حکایت
سے سنا گیا ہے کہ شیخ یحیٰے شیخ شرف الدینؒ منیری کے والد مولانا تقی الدینؒ
عربی ساکن خطۂ مہسون صاحب انتخاب احیا علوم سے اعتقاد رکھتے تھے
شاید ارادت بھی مولانا مذکور سے ہوئی ہو منیر سے مہسون مین اونکی ملاقات
اور زیارت کا قصد کرتے تھے جب جب کہ شیخ یحیٰے آجاتے تھے مولانا اوٹھ کھڑے
ہوتے تھے اور تعظیم کرتے تھے اور آپ کی پیٹھ چومتے تھے تو ایکبار اپنے
معمول پر مولانا مذکور کے پاس گئے مولانا نے اونکی تعظیم نہ کی شیخ یحیٰے نے

اپنے جی مین منفعل ہوئے کہ کیا سبب ہی کہ جو مولانا نے اپنے معمول کو چھوڑا ہے
مولانا نے اشراق باطن سے دریافت کیا اور کہا کہ ہم جسکی تعظیم کرتے تھے
وہ اپنی مان کے پیٹ مین گیا - اور یہی سنا ہے کہ شیخ شرف الدین منیری کی مان
نے آپ کو بچپن مین کبھی بے وضو دودھ نہین دیا ہے - اور ایکدن گہوارہ مین اکیلے مکان
مین چھوڑکر دوسرے گھر مین گئین تھوڑی دیر کے بعد آئین تو دیکھا کہ ایک مرد گہوارہ کے پاس
بیٹھا ہے مکھیونکو ھنکاتا ہے اور گہوارہ ہلاتا ہے دہشت کھائی وہ مرد غائب ہوگیا۔
جب دہشت سے قرار پکڑا اپنے حال پر آئین کیفیت اپنے باپ سے کہی اون کے باپ
نے کہا ڈر وہ مرد خواجہ خضر تھے صلواۃ اللہ علیہ کہ گہوارہ ہلاتے تھے اور لڑکے
کی حفاظت کرتے تھے تمھارا بیٹا بزرگ ہوگا اور خواجہ ہمپر عتاب کرتے تھے کہ تمھاری
لڑکی بچہ کو خالی گھر مین اکیلا چھوڑکر گئی لڑکے کو اکیلے گھر مین چھوڑکر نجایا کرے
کیونکہ نظر آسیب کا خوف ہے - شیخ شرف الدین منیری کے نانا بڑے مرد بزرگ تھے
قاضی شہاب الدین نام رکھتے تھے ف آپ کا لقب جگجوت ہو اور مزار مبارک
موضع جیٹھلی مین ہے - انتہے - سبحان اللہ جو شخص کہ بچپن مین اور مان کے پیٹ
مین اور باپ کی پیٹھ مین مکرم اور معظم ہو اوسکے مناقب کیا کہہ سکئے - سنا ہی
کہ جب بلوغ کو پہونچے علوم دین کے سیکھنے مین مشغول ہوئے علوم دین پورا حاصل
کیا اوس زمانہ مین مولانا شرف الدین توامہ کی عظمت اور بزرگی اور دانشمندی
کا شہرہ ملک ہند مین بلکہ عرب و عجم مین پڑا ہوا تھا ف رسالہ منظومہ نام حق آپ ہی
کی تصنیف شریف سے ہی انتہے - سب علوم مین کمال رکھتے تھے حتی کہ علم کیمیا و ہیمیا
و سیمیا بھی پورے طور پر رکھتے تھے علوم دین مین مرجع علما دین تھے عام و خاص امرا
و لوگ سب معتقد اور مطیع اور تابع تھے علم سیمیا مین عجائب تماشے خلق کو دکھلاتے

حیلہ سے مولانا کو سنارگانو مین روانہ کیا اوس زمانہ مین ملک بنگالہ بادشاہ
دہلی کی حکومت مین تھا مولانا نے بھی فراست سے سمجھا مگر اس سبب سے کہ اطاعت
اولوالامر واجب ہے مولانا نے سنارگانو کا سفر اختیار کیا اثنائے سفر مین قصبہ منیر
مین پہونچے شیخ شرف الدین منیری ملاقات کو گئے مولانا شرف الدین توامہ
کے وفور علم اور کمال دانشمندی کے دیکھنے سے فریفتہ ہوگئے جی مین کہا
علوم دین کی تحقیق ایسے محقق کی خدمت وصحبت کی بغیر حاصل نہو گی۔
ارادہ کیا کہ مولانا کی خدمت اور صحبت مین سنارگانو چلین اور مولانا شرف الدین
توامہ بھی شیخ شرف الدین منیری کی قابلیت اور روشن اور صلاح و تقوے
کے دیکھنے سے خوش ہوئے کہا علوم دین کی تعلیم مین ایسے شخص کے حق مین
کوشش کرنی چاہیے شیخ شرف الدین منیری والدین کی رضامندی سے
شرف الدین توامہ کے ساتھ سنارگانو مین گئے۔ علوم دین کے حاصل کرنے
مین نہایت درجہ کوشش کی رات دن علم مین مشغول رہتے تھے اور اوس
مشغولی مین ریاضت اور مجاہدہ رکھتے متوطے کے روزے رکھتے تھے نہایت مشغولی سے
مولانا شرف الدین توامہ کی کندوری مین حاضر ہوتے تھے فرماتے تھے
دسترخوان پر حاضر ہونے سے بہت وقت ضایع ہوتا ہے۔ جب مولانا شرف الدین
توامہ نے کیفیت حال دریافت کی آپکے واسطے کھانا علیحدہ مقرر کیا ایک مدت
مولانا مذکور کی خدمت اور صحبت مین رہے یہانتک کے علوم دین کی تحقیق ہوئی۔
اوستاد اور علوم سکھلانے لگے آپنے کہا مجھکو یہی علوم دین کافی ہین۔ وہان
سے منیر کا قصد کیا۔ ان کی خدمت مین آئے جس زمانہ مین سنارگانو مین علم مین
مشغول تھے ایک بیماری عارض ہوتی تھی وہان کے طبیبون نے کہا کہ
اس مرض کی دوا جماع ہے دفع مرض کے لیے ایک جاریہ رکھی اوس

جاریہ سے ایک بیٹا ہوا اوس بیٹے کو ماں کے سپرد کیا اور کہا اسکو میری جگہہ پر سمجھئے اور مجھکو چھوڑ دیجئے مین جہان جا ہون جاؤن سمجھئے کہ شرف الدین مرگیا۔ پھر دہلی کی طرف گئے مشائخ دہلی سے ملاقات کی فرمایا اگر شیخی اینست ماہم شیخیم یعنی اگر پیری یہی ہے ہم بھی پیر ہین۔ پھر شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ کی ملاقات کی آپ کی مجلس مین کچھ مذاکرۂ علمی تھا جواب پسندیدہ دیے شیخ نظام الدین نے اعزاز و اکرام فرمایا اور ایک طبق پان دلوایا اور فرمایا سیمرغ است اما الفیب دام ماینست یعنی ایک سیمرغ ہے لیکن ہمارے دام کا الفیب نہین ہے وہان سے پانی پت گئے شیخ شرف الدین پانی پتی کی ملاقات کی اور فرمایا شیخ ہے لیکن مغلوب الحال ہے دوسرے کی تعلیم مین مشغول نہین ہوتا۔ سُنا ہے کہ اوسکے بعد آپ کے بڑے بھائی نے آپ سے آگے خواجہ نجیب الدین فردوسی کا ذکر کیا اور آپکے طریق اور آپ کی تعریف بیان کی آپنے کہا جو کہ قطب دہلی تھے اونھون نے ہمکو پان دیا اور پھیر دیا دوسرے کے پاس کیا جائین آپ کے بھائی نے فرمایا کہ ملاقات مین کچھ نقصان نہین ہے ملاقات کرنا چاہیے۔ جب بھائی نے ملزم کیا ملاقات کا قصد فرمایا اتنا ے راہ مین پان کھاتے تھے اور کچھ برگ پان پگڑی مین بھی تھے جب خواجہ نجیب الدین کے گھر کے نزدیک پہونچے ایک قسم کی دہشت پیدا ہوئی اور انفعال حاصل ہوا۔ دلمین کہا مین شیخ نظام الدین کے ہان گیا تھا اوسوقت دہشت نہوئی یہان کیا بات ہی کہ مجھکو دہشت لیتی ہے۔ **ف** مخدوم شاہ شعیب علیہ الرحمتہ حضرت مخدوم جہان مین محو ہین اور نظر آپ ہی کی طرف ہی اور بیان شمائل کمال و حق طلبی مقصود ہی نہ فضائل نسبی یہی باعث ہی کہ نسب نہین لکھا ہے اور آپکے بڑے بھائی کا نام یہان نہین لکھا۔ جاننا چاہیے کہ آپ کے بڑے

بھائی کا نام جلیل الدین ہے حرف جیم منقوطہ سے کہ وہ بھی آپ کے ساتھ طلب پیر مین گئے تھے اور دونون حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی سے مرید ہوئے اور دو بھائی اور تھے حضرت مخدوم جہان سے چھوٹے شاہ خلیل الدین حرف خاے منقوطہ فوقانی سے اور شاہ جبیب الدین یہہ دونون حضرت مخدوم جہان کے مرید ہین انتہی۔ جب خواجہ کے سامنے گئے پان اوسی طرح منہ مین تھا جب خواجہ کی نظر آپ پر پڑی فرمایا در دہن برگ و در دستار برگ و گفتار این کہ ماہم شیخیم یعنی منہ مین پان اور پگڑی مین پان اور کلام یہہ ہم بھی شیخ ہین۔ فوراً پان منہ سے پھینکا دہشت زدہ عرق عرق ادب سے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مرید ہونے کی درخواست کی اور خواجہ نجیب الدین نے آپ کو ارادت سے مشرف کیا اور اجازت نامہ جو آپ کے پہونچنے سے بارہ برس پہلے لکھکر رکھا تھا لائے اور حوالہ کیا شیخ شرف الدین نے کہا مین نے ابھی آپ کی خدمت نہین کی ہے اور طریقت کی روش آپ سے نہین لی ہے وہ جو فرماتے ہین مجھ سے کیونکر وجود مین آئیگا۔ خواجہ نجیب الدین نے فرمایا کہ مین نے یہہ اجازت نامہ حضرت رسالت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لکھا ہے نبوت تمکو تعلیم کریگی یعنی روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیرون کی ولایت درکار ہے تم اس کام کا اندیشہ نکرو پھر روش طریقت کی تلقین کے بعد وداع کیا اور فرمایا اگر کچھ راہ مین سنو تو پھرنا نہین ایک دو منزل آئے تھے کہ سنا خواجہ نجیب الدین فردوسی نے دار فنا سے دار بقا فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ مین کوچ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون آپ پھرے اور منیر کی طرف روان ہوئے ایک مدت کے بعد بہیا مین پہونچے ایک دن ایک طاؤس کی آواز سنی ایک حالت آپ پر ...

پیدا ہوئی آپنے کو جنگل بہیا مین ڈالا کسی نے نجانا کہ کیا ہوئے بہت تلاش کی
کچھ خبر نہ پائی بہائیون اور مصاحبون نے اجازت نامہ اور تبرکات پیر کو آپکی
ماں کے سپرد کیا سنا ہی کہ شیخ شرف الدین منیری فرماتے تھے کہ جب مین
حضرت نجیب الدین فردوسی سے ملا تو ایک حزن میرے دلمین رکھا گیا کہ ہر روز
وہ حزن زیادہ ہوتا تھا یہانتک کہ بہیا مین پہونچا اپنے کو جنگل بہیا مین ڈالا
شعر آسہے کہ برآرم ز غم دوست بحسرت + آنرا بدو صد رکعت نے اہد نفروشیم
القصہ آپکی ماں نے جب آپکے غائب ہو جانے کی خبر سنی آپکی جدائی سے غمگین
ہوئین ایک دن پانی برستا تھا آپ کی جدائی کے سبب سے روتی تھین اور
کہتی تھین کہ اوس جدا ماندہ کا حال آج کی رات کیسا ہوگا ناگاہ دیکھا کہ گھر کے
صحن مین کھڑے ہین پکارا کہ اے فرزند اس پانی مین کیون صحن مین کھڑے ہو
گھر کے اندر آؤ فرمایا آپ صحن مین آئیے دیکھئے کہ مین اس پانی مین کسطرح پر
ہون جب آپکی ماں صحن مین آئین دیکھا کہ جس جگہ آپ کھڑے ہین کچھ بارش
نہین ہے اور آپ کے کپڑے خشک ہین کہا اے ماں مجھکو خدا تعالے نے
اسطرح پر رکھتا ہے تم کیون میرے غمگین رہتی ہو مجھے خدا کو سونپو اور مجھ سے خوش
رہو آپکی ماں نے کہا مین نے تمکو خدا کے سپرد کیا اور جب تم طلب خدا مین
ہو تم سے بدل و جان راضی ہون تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو گئے اشعار
از قیمت کونین فزون یافت شہ عشق + چون زد بمحک نقد عیار شرف الدین +
چون جوہر مک دیدہ ارباب بصیرت + نور بست سراسر شب تار شرف الدین
سنا ہی کہ جب جنگل بہیا مین در آئے بارہ برس تک کسی نے آپ کی خبر نپائی
اوسکے بعد کسی نے آپ کو جنگل راجگیر مین دیکھا پھر برسون جنگل راجگیر
مین ہو گیا کہ کوئی آپ کی ملاقات نپاتا تھا خدا جانے کہ آپ کو اس مدت دراز

مین جنگل مین خدا کے ساتھ کیا معاملہ تھا سنا ہے کہ ایک بار کسی نے
آپ کو جنگل مین دیکھا ہاتھ ایک درخت مین لگائے ہوئے متحیر کھڑے تھے چیونٹیان
حلق کے اندر آتی تھین اور جاتی تھین اور آپ کو اس حال سے خبر نہ تھی ف
فقیر راقم نے بزرگون سے سنا ہے تعداد معلوم نہین کہ کتنے زمانہ تک یہہ
حالت رہی اور یہہ جنگل ہتیا کا واقعہ ہے کہ آپ ایک درخت کی شاخ پکڑے ہوئے
عالم بیخودی مین تھے اور اوس مقام مین آپکا چلہ ہے اور زیارتگاہ ہے اوسی زمانہ
مین جگدیس پور کے زمیندار کا وہان گذر ہوا آپ کو اس حالت سے دیکھا مردہ گمان کیا
جب ناک پہ ہاتھ رکھکر تمیز کی تو سانس چلتی پائی پلنگ پر اوٹھا کر اپنے گھر لایا
جسم مبارک مین استعمال روغن کیا اور دوا و غذا وغیرہ سے بہت بڑی خدمت
کی جب آپکو افاقہ ہوا اور طاقت آئی آپ رخصت ہونے لگے وہ زمیندار
مانع ہوا کہ آپ یہین رہین ہم گھر بار آپ کے لونڈی غلام ہین خدمت کو حاضر
ہین آپ نے نہ مانا اور وہ پہونچانے کو ساتھ چلا آپ ہر منزل مین کہتے تھے
کہ بس اب یہان سے پھر جاؤ وہ کہتا تھا کہ ہم منزل تک پہونچا آئینگے القصہ
جب موضع سردُ ہ مین پہونچے آپنے کہا کہ بس اب یہان سے گھر پھر جاؤ کہ یہان
سے میرے فرزندونکا حق ہے آلغرض آپ نے وہان سے اوسکو پھیر دیا سو
وہان تک اوسکی عملداری ہو گئی اور جگدیس پور اور ڈمرانو کے راجہ اور بابو
اوسیکی اولاد سے ہین اور وہ لوگ اس بات کے قائل ہین اور ابتک رسم
نیاز و فاتحہ ہر سال ہین اور اپنی تقریبات مین بجالاتے ہین مختصر کوتاہ وہ
وہان سے پھر گیا اور آپ نے جنگل و بیابان کا رستہ لیا۔ رباعی ؎

صوفی دل بیقرار کا مد حرمش ❊ باشد طپش ارحرام تار حشمش
هادر گذرے در دل پر درد آن شوخ ❊ داغ دل ریش ہست نشان بیشش

واللہ اعلم کتنے زمانہ کے بعد موضع راجگیر مین پہونچے اور وہ جگہ آپ کو پسند آئی اسلئے کہ دامن کوہ مین جنگل واقع ہے تنہائی و عافیت کا مقام چشمہ آب گرم خداداد حمام غسل و وضو کا آرام۔ آپ کو پابندی شریعت اور اتباع سنت بہت تھی اور کیون نہو روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و پرورش تھی اور التزام باطن کے ساتھ آداب ظاہر سے معمور تھے اور جیسا کہ مولوی معنوی فرماتے ہین

بیت جمع صورت با چنین معنی ژرف ؛ نایداز کس جز کہ سلطان شگرف ؛ ذات بابرکات مین معنی اور صورت کی جمعیت تھی۔ انتہے۔

سنا ہے۔ کہ ایک مدت مدید کے بعد بعضے لوگ آپ کو جنگل مین دیکھتے تھے اور ملاقات پاتے تھے مولانا نظام مولے شیخ نظام الدین کے خلیفہ بہار مین تھے اونھون نے جب خبر پائی کہ شیخ شرف الدین منیری کی ملاقات لوگ پاتے ہین ملاقات کے لئے جاتے اور تلاش کرتے تھے جہان کہین کسی پہاڑ او رجنگل مین مشغول رہتے تھے ڈھونڈھ نکالتے تھے بعضے یاران شیخ نظام الدین بھی اوسوقت بہار مین تھے یہہ لوگ بھی مولانا نظام مولے کے ساتھ جاتے تھے شیخ شرف الدین منیری نے جب انلوگون کی بھی طلب دیکھی فرمایا اتنی دور سے اس جنگل مین کہ چارپایون اور درندون کے خوف کا مقام ہے آپ لوگ آتے ہین مجھکو دشوار معلوم ہوتا ہے تملوگ شہر ہی مین رہو مین روز جمعہ کو شہر مین مسجد جمعہ مین حاضر ہونگا وہین ملاقات ہوگی مولانا نظام اور دوسرے یارون نے قبول کیا اوسوقت سے پھر شہر مین مسجد جمعہ مین حاضر ہوتے تھے اور ایک ساعت مولانا نظام اور یارون کے ساتھ بیٹھتے پھر جنگل مین چلے جاتے جب ایک مدت اسطرح گذرے پھر یارون نے کہا ایک مقام بنانا چاہئے تو اداے نماز جمعہ کے بعد وہان ٹھہرین شہر کے

باہر جہان اب مخدوم جہان کی خانقاہ ہے دو چھپرہ ڈالا جب جمعہ سے پھرتے تھے اوس مقام مین یارون کے ساتھ ٹھہرتے تھے اوسکے بعد مولانا نظام مولے مجد الملک مقطع بہار پر متقاضی ہوے کہ مین کچھ مال عزت کے رکھتا ہون اوس مال سے اپنے اہتمام سے ایک مکان حضرت شیخ شرف الدین کے لیے تیار کرو جہان وہ دو چھپرہ تھا عمارت بنوائی کھانا تیار کیا خلق کو بلوایا یاران شیخ نظام الدین حاضر ہوئے حضرت شیخ شرف الدین سے سجادہ پر بیٹھنے کے لئے التماس کیا سجادہ پر بیٹھنے کے بعد مولانا نظام مولے اور یاران شیخ نظام الدین کی جانب منہ کیا اور فرمایا یارو تمھاری مجالست مجھکو اس حد پر لائی کہ اس تجانہ مین بٹھلایا جب تک پانو مین قوت تھی باہر جاتے تھے ایک دو مہینا باہر رہتے تھے ایک مدت اسطرح پر گذری جب سلطان محمد تغلق بادشاہ نے دہلی مین خبر پائی کہ شیخ شرف الدین منیری جو برسون جنگل بہیا مین رہتے تھے اور خلق سے عزلت رکھتے تھے اب شہر مین آتے ہین اور اختلاط خلق کے ساتھ کرتے ہین مجد الملک مقطع بہار کو لکھا کہ شیخ الاسلام شیخ شرف الدین منیری کے لئے خانقاہ تیار کروا دے اور راجگیر کو فقیرونکا وظیفہ کرے اور ایک بلغار کی جانماز نشانی بھیجی اور فرمان مین لکھا کہ اگر وہ قبول نکرین بجبر قبول کروا دین جب اوسکا فرمان مجد الملک کو پہونچا مخدوم جہان شیخ شرف الدین کے پاس لے گیا اور کہا جو کچھ اوسنے لکھا ہے میری کیا طاقت کہ اوسپر اقدام کرون یعنی آپ پر جبر ڈالون لیکن جب آپ قبول نفرماینگے وہ قصور کو نیکی طرف نسبت کرینگا اور معاملہ معلوم ہے خدا جانے میرے ساتھ کیا کرے جب مجد الملک کی لجاجت دیکھی باکراہ تمام قبول کیا بعدہ جب سلطان نے وفات پائی سلطان فیروز کے

جلوس ہوا دیہ کو ترک کیا سناہے کہ ایک بار قاضی زاہد نے کہ عالم اور
سالک طریقت تھے اور اعتقاد مخدوم جہان پر رکھتے تھے پوچھا کہ مخدوم ہمنے
سنا ہے کہ تیس برس آپ نے کچھ کھایا اور پیشاب اور پخانہ کی حاجت نہوئی -
ان ریاضتون مین خلعت کیا تھا یعنی حاصل کیا تھا فرمایا تیس برس مین نے طعام
نہین کھایا ہے لیکن جنگل سے حاجت کے وقت کچھ کھالیتا تھا جب پیشاب و پائخانہ
بندرہا برسون کے بعد مین محتلم ہوا سردی سخت تھی پانی کے کنارہ گیا دلمین گذرا کہ
تیمم کرون نماز ادا کرون پھر دلمین گذرا کہ نفس شرع مین پناہ لیتا ہے فوراً پانی
مین کودا بیہوش ہوگیا - جب آفتاب نکلا ہوشیار ہوا خلعت یہہ تھا کہ اوسدن
فجر قضا ہوگئی اور فرمایا زاہد جو کچھ شرف الدین نے کیا ریاضت مجاہدہ کی قسم سے
فی المثل اگر پہاڑ کرتا پانی ہو جاتا لیکن شرف الدین کچھ نہوا لا الہ الا اللہ سب
عاصلون کو خاک پر ڈالا اور مفلس کیطرح کھڑے ہوے اور رشتہ کے مانند بات
اولے **شعر** حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایان + بماند تشنہ مستسقی و دریا
ہمچنان باقی + شیخ الاسلام شیخ حسین بلخی کے ملفوظ مین لایا ہے کہ یافت
کندی بصیرت سے ہے یعنی یافت کا گمان کہ مین نے اوسکو پایا بصیرت کے بودے
ہونے سے ہے **بیت** جلوۂ حسن را چو غایت نیست + اشتیاق مرا نہایت نیست -
سناہے کہ قوالون نے یہہ رباعی آپکے آگے کہی **رباعی** آنہا کہ خدائے من
زمین می بینند + گر مغ بینند بہ چشم نشنیند + گر قصہ خود میش سگے برخوانم + سگ دامن
پوستین من بہ چینند + آپکو تواجد حاصل ہوا فرمایا واللہ سچ باللہ سچ یہہ بھی بلندی ہمت سے ہی جیسا کہ
سیر الی اللہ مین حالتین ہین سیر فی اللہ مین بھی حالتین ہین کاملین جانتے ہین سناگیا
ہے کہ سید حسین قدسی نے شیخ بہرام سے پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ تمہارے پیر شیخ
شرف الدین کو اس رباعی مین تواجد تھا کہا واللہ باللہ سچ یہہ مبتدیون کی بات ہی

دیوانہ پانی پتی ہے قاضی زاہد نے کہا اتنے بزرگ ہند مین ہین پانی پتی کی تخصیص کیا ہے فرمایا
زاہد جتنے مرد خدا کو پوچھا بزرگ تھے ایکبار قاضی زاہد کو رنے پوچھا کہ مخدوم
آپ دہلی مین گئے تھے کیسا پایا فرمایا زاہد دہلی جتنا تم پوچھو سب اوس سے زیادہ عابد و
زاہد بہت بزرگان دین بہت صاحب سجادہ اور صاحب کرامت بہت لیکن جو بات کہ مین
ڈھونڈھتا ہون وہی وہ دیوانہ ڈھونڈھتا ہے یعنی شرف الدین پانی پتی سنا ہی کہ ایکوقت
لوگون نے حسین منصور حلاج کا ذکر مخدوم کے سامنے کیا فرمایا افسوس لوگون نے اونکو مار ڈالا
اوسوقت مین سب صاحب شربت تھے کسی نے اونکو باز نرکھا اگر مین ہوتا اونکی تربیج کر دیتا
قتل ہونے ندیتا واللہ اعلم آپکا مطلب ترقی کروا دینا ہے مقام فردیت سے مقام زبیت
مین کہ صوفیونکی اصطلاح ہے اور منتہیونکا منتہائے مقام ہے سنا ہی کہ شیخ عز کاکوی
اور احمد بہاری اعتقاد اور اختلاط مخدوم جہان کے ساتھ رکھتے تھے دیوانہ صفت تھے اسرار
توحید مین کلمات شطح بولتے تھے شاید کہ ان لوگون کا گذر دہلی مین ہوا جب انلوگونکی بلند
باتین دہلی والون نے سنین حماقت نمائے غمازی بادشاہ کے ہان کی کمر انکے قتل پر باندھی
بادشاہ اوسوقت مین سلطان فیروز تھا انلوگون کے واسطے محضر کیا مسکینونکو قتل کیا
اتنے مشائخ طریقت تھے کسی نے اونکو دیوانگی وغیرہ کے حیلہ سے بھی خلاص نکروایا
بلکہ کسی نے ٹھنڈھی سانس بھی نہ بھری جب انلوگونکے قتل کی خبر مخدوم جہان شیخ
شرف الدین منیری کو پہونچی فرمایا جس شہر مین ایسے بزرگون کا خون گرے تعجب ہی اگر
وہ شہر آباد رہے غمازون نے مخدوم جہان کا یہ کلام بادشاہ کے کان مین پہونچایا
بادشاہ نے علما اور اکابر کو جمع کیا کہ مین نے تمھارے فتوے سے انلوگونکو قتل
کیا ہے شیخ شرف الدین منیری یہہ بات کیون کہتے ہین سب نے یکزبان ہوکر کہا کہ حضور
اونکو طلب فرمائین اوسوقت یہہ بات اونکی ظاہر ہو کہ کس سبب سے کہا ہے بادشاہ نے اون
لوگون کے اغوا سے طلب کا فرمان جاری کیا اتنے مین سید السادات سید جلال بخاری علیہ الرحمۃ

اُنکا خادم بادشاہ کے پاس آیا اور سید السادات کے تبرکات سلطان کو پہونچاے سلطان
نے کہا کیا سبب ہے کہ حضرت مخدوم نے بہت دنون کے بعد یاد کیا ہے خادم نے کہا کہ
شیخ شرف الدین منیری کے مکتوبات مخدوم کے پاس پہونچے تھے مخدوم اوسکے
مطالعہ کیلئے خلوت مین رہتے تھے کچھ دنون کوئی شخص مخدوم کی ملاقات نہ پاتا تھا
اس سبب سے بہت دن ہو گئے بادشاہ فرمان طلبی بھیجنے سے شرمندہ ہوا پھر دوسرا
فرمان بھیجا کہ اگر طلب کا فرمان بہار تک پہونچا ہو تو باز رکھین ایسے بزرگ کو
جگہ سے اوٹھانا مصلحت نہین ہے اور جب فرمان طلب کا شہرہ مخدوم جہان کو
پہونچا فرمایا یہ فرمان جناب سید جلال الدین کی طفیل مین منسوخ ہوا اسکے پیچھے ایک
دوسرا فرمان آتا ہے۔ سنا ہے کہ ایکبار کسی عالم نے مخدوم جہان کے سامنے کہا کہ
درویش کیسا ہی بزرگ ہو احتیاج اوسکی علما کے ساتھ باقی ہے۔ فرمایا جو درویش کہ
عالمونکا محتاج ہے درویش نہین ہے علما جو کتاب مین پاوینگے وہی کہینگے درویش اگر
کتاب مین نہ پاویگا لوح محفوظ سے کہیگا اگر لوح محفوظ مین نپاویگا حضرت عزت سے
کہیگا۔ سنا ہے کہ قاضی شمس الدین دمشقی کہ درویش بھی اور عالم بھی تھے ایک وقت
مین مخدوم جہان کے پاس آئے آپ استغراق مین تھے اونکے آنے سے خبر نرکھتے تھے جو ملاقات
کا معمول تھا ترک ہو گیا یعنی سلام اور تعظیم قاضی شمس الدین کے جی مین انفعال حاصل
ہوا پوچھا درویش کامل الحال کب ہوتا ہی فرمایا کہ جب موصوف ہو خدای عزوجل کے ننانوے
صفتون کے ساتھ قاضی شمس الدین نے پوچھا حقیقۃً یا مجازاً۔ فرمایا حقیقۃً قاضی تاب نلائے
اوٹھ گئے بعضے کہتے ہین کہ پوچھا الشیخ یحیی و یمیت حقیقۃً ہے یا مجازاً فرمایا
صوفی وہ شخص ہے کہ موصوف ہو ننانوے صفات حق سے حقیقۃً اور شیخی بالاتر اوس سے
ہے دوسری مجلس مین جب قاضی سے ملاقات ہوئی عذر خواہی کی اور کہا کہ جسکو یاد کا غلبہ
ہوتا ہی اوسکے کلام وغیرہ مین فرق ہو جاتا ہی مجھکو مثل اسکے کبھی کبھی تفاوت پڑجاتا ہی اسمین

فوراً وہ جنگل سوزاں ہوگیا آپنے اشارہ جنگل کیطرف کیا فرمایا تو اپنے حال پر سوزاں ہے میں بھی
بولتا ہوں سنا ہے کہ شیخ الاسلام شیخ حسین بن شمس بلخی نے فرمایا کہ شیخ جہان کے
مرید لاکھ سے زیادہ تھے ان لوگوں میں چالیس شخص واصل تھے اور ان چالیس
مین تین شخص مرد تھے شیخ مظفر اور ملک زادہ فضل اللہ اور مولانا نظام الدین
درون حصاری اور ان تین مردون میں آتش عشق کا شعلہ شیخ مظفر کو پہونچا اور ایک
وصوان اون دو مرد نکو اس حکایت کے بعضے ناقل نے کہا ہے کہ تین سو نفر واصل
حق تھے سنا ہے کہ ایکبار مخدوم جہان نے شیخ محمد تالا کو کہا کہ تم کلاہ کیون نہین
دیتے اور مرید کیون نہین کرتے شیخ محمد نے کہا مخدوم میرا نفس گریہ کرتا ہے کہتا ہے
اگر تو کلاہ دے بازار کی یخنیان کون کھائے فرمایا تم اس بلا مین کہان پڑو گے
نقل ہے برہان الاتقیا فی مناقب الاولیا سے کہ ایک ہندو اکاسی برس
کا آپکی مجلس مین شرف ایمان سے مشرف ہوا وقت خوش ہوا فرمایا سبحان اللہ
اپنے بیگانہ کو کہ اکاسی برس غیر خدا کی پرستش کی تھی یگانہ اور دوست اپنی بارگاہ
کا کیا پوچھا گیا اگر اس محل مین مرجاتا گمان کسطرح پر کرین فرمایا کہ ادبے لوٹ گیا ہوگا اور
تحت اس آیت کے درآیا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ
لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا اپنے ایمان کو ظلم کے
ساتھ یہ لوگ وہ ہین کہ اونکے واسطے امن ہے اور وہ لوگ راہ پائے ہوئے ہین لیکن خاتمہ کا خوف ہوگا
سنا ہے کہ ایک وقت مین ایک قلندر لوہا پہنے ہوئے آپکی مجلس مین آیا فرمایا اے درویش
لوہا کیون نہین اوتارتا بولا ہے کوئی کہ اوتارے آپنے سر مراقبہ مین کیا ہر ایک لوہا اوسکے
بدن سے جھڑتا جاتا تھا اور قطرہ قطرہ بہتا تھا سنا ہے کہ ایک عورت اعلام شرع
کے ساتھ آپکے پاس آئی اور کہا باہر آؤ اور میرے دعوے کا جواب کہو فوراً باہر آئے
پہ حاکم کے پاس لیگئی اور آپ پر دعوی کیا کہ ایک منٹ جو خانقاہ مین خرچ ہوئی ہے میرا حق ہے قاضی نے پوچھا

عورت کے دعوی کا جواب کیا ہے فرمایا حکم کیجئے کہ اپنی اینٹ لیجاے قاضی نے
جب یہ حالت دیکھی اوٹھا اور معذرت کی سناہی کہ ایام ہدایت مین آپکی مان
آپکو حجرہ مین ڈال دیتین اور کیواڑ مضبوط بند کر دیتین اور خود دروازہ کے
آگے بیٹھتین اور جب دروازہ کھولتین کبھی ایسا ہوتا کہ حجرہ مین نہ پاتین اور کبھی
آپکو پاتین اور آپکی روح پاک کو معراج ہوتا اور جب آپکی مان رونے لگتین اوٹھتے
اور تسلی دیتے ف ایک کسی دوسرے بزرگ کے حال مین بھی فقیر راقم نے دیکھا ہے
کہ اونہون نے فرمایا کہ میری روح کو سترہ دن معراج رہا اور میرا جسم بے حس وحرکت
مردہ کیطرح پڑا رہا اور ایک شخص محرم راز تھے کہ وہ نگہبانی میری کرتے تھے انتہی
سنا ہی ایک شخص سے کہ کہا مین بارہ برس پہاڑ پر آپکے ساتھ رہا اس مدت مین کبھی
مینے نہ دیکھا کہ ماکولات یعنی کھانے کے محتاج ہوے ہون ف فقیر راقم کا گمان ہے
کہ وہ خود حضرت مخدوم شیخ شعیب علیہ الرحمہ ہونگے اور یہ فرمایا سنا ہی ایک شخص
سے یہ اپنی پردہ داری ہی کہ اپنی ریاضت ومجاہدہ اور کوہ وبیابان مین رہنے کا اظہار
نکیا آپ بھی جنگل اور بیابان مین عبادت حق مین مشغول رہے ہین اور مجاہدات
اور ریاضات مین آپکی بھی شان عظیم ہی آپکے متوسلین مین سے ایک بزرگ نے آپکے
حالات لکھے ہین اوس رسالہ سے اس مقام مین تھوڑی بات لکھی جاتی ہی لڑکپن مین
آپسے کشف وکرامات صادر ہوئے ہین ولی مادرزاد تھے تعلیم وتربیت حضرت مخدوم جہان
سے رکھتے تھے اور آپکے چچیرے بھائی تھے نقل ہے کہ آپ جنگل مورنگ مین مشغول
حق تھے عالم استغراق مین کونین سے بے خبر ہوگئے اور کچھ دنون اسی حالت سے
رہے ایک چرواہے نے کہ وہان آتا جاتا تھا جب کئی دن ایک جگہ پر ایک حالت سے
آپکو دیکھا شہر مین خبر دی وہان کا راجہ آیا اور بتعظیم وتکریم آپکو اوٹھوا کر اپنے گھر لے آیا
آپکو طاقت گویائی نہ تھی راجہ کا گرو کہ جوگ مین پورا تھا آپکو دیکھکر بولا کہ یہ ابھی اپنے

دھیان مین چڑھے ہوئے ہین جب دھیان سے اوترینگے بولینگے الغرض جب افاقہ ہوا لوگون نے جو حال پوچھا تو ضعف کے باعث ایک بات بولے اور چپ ہوگئے جب دو چار روز مین طاقت آئی اور کچھ بولے تو جوگی نے سمجھا کہ یہ مرد مسلمان ہین اوسکے دلمین حسد و عداوت پیدا ہوئی القصہ ایکدن وہ اپنے مذہب کی تائید اور دین اسلام کی تردید کرنے لگا آپنے دلیلون سے اوسکو لاجواب کیا تو ریاضت و مجاہدہ مین بحث کرنے لگا اور بولا کہ آؤ ہم دونون چلہ کرین اور چالیس دن بے آب و دانہ رہین آپنے فرمایا کہ یہ چلہ تو ہمارے مذہب کے بچے کرتے ہین آؤ بارہ برس کا چلہ کرین اور کنوئین مین بیٹھکر اوپر سے پٹوا دین راجہ متعجب ہوا اور آپنے جسطرح پیر فرمایا راجہ نے حکم کیا اور ایک کنوان کھُدوایا اور اوسمین دو طاق بنائے گروجی مجبور ہوئے آن کی بات زبان کا پاس آرو کی شرم راجہ کے سرتاج تھے جان جاے تو جاے کرنا کیا تھا ایک طاق مین پورب کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور وضو کرکے ایک طاق مین قبلہ رخ ہوکر آپ بیٹھے اور اوپر سے پاٹ دیا مدت معہودہ گذرنے کے بعد راجہ آیا اور کھولوایا تو گرو کی بوسیدہ ہڈیان نظر آئین اور آپ اللہ کی یاد مین زندہ تھے یہ عالم ملکوت کی خاصیت اور ملکیت کی صفت تھی کہ بغیر آب و دانہ زندہ رہے یاد حق آپکی قوت اور قوت تھی جیسا کہ مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہین **مثنوی** قوت جبریل از مطبخ نبود ؛ بود از دیدار خلاق ودود ؛ ہمچنین این قوت ابدال حق ؛ ہم زحق دان نز طعام و از طبق ؛ الغرض راجہ روئی کے پہلون مین بڑی حفاظت سے کہ ہوا نہ لگے آپکو اپنے گھر لیگیا اور تیمارداری کی جب طاقت آئی رخصت ہوئے اور راجہ اور اوسکے قبائل اور اوس شہر کے اکثر لوگون نے اسلام قبول کیا آپنے اوس راجہ کو اور اوسکے راج کو بہت دعائین دین۔ اور سر بسجدہ ہوئے شعر ایک جا رہتے نہین عاشق ناکام کہین

دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین - انہی آپکو صحبت اور تعلیم و تربیت حضرت
مخدوم جہان قدس اللہ سرہ سے ہے اور بیعت و خلافت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین
کہ بیعت و خلافت بھی آپکو حضرت مخدوم جہان سے ہے صرف پیراہن و دستار و مقراض
حضرت مخدوم جہان کے تبرکات حضرت شاہ شیخ حسن بن حسین معز شمس بلخی علیہ الرحمہ
کے ہاتھ سے آپکو پہونچی تھی یہ بزرگان شیخپورہ کا قول ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ بیعت حضرت مخدوم جہان سے اور خلافت حضرت شیخ حسن بن حسین بلخی سے
اور بعضے کہتے ہین کہ بیعت و خلافت دونون حضرت شیخ حسن بلخی سے ہے رسالہ
مذکورہ مین ہے کہ حضرت مخدوم جہان نے خرقہ اور عمامہ اور مقراض حضرت مولانا مظفر
علیہ الرحمہ کے حوالہ کیا تھا کہ برادرم شیخ شعیب کو دیجیو اور آپنے شیخ حسین بلخی
کے سپرد کیا جب مخدوم شاہ شعیب علیہ الرحمہ ویرانہ مجاہدہ سے فارغ ہوکر سند
ولایت پاکر شیخپورہ مین تشریف لائے شیخ حسین بلخی کا زمانہ تھا آپنے حضرت مخدوم جہان
کو خواب مین دیکھا کہ برادرم شعیب کی امانت بہت جلد انکے پاس پہونچا دو آپنے اپنے بیٹے
شیخ حسن کو وہ چیزین دین کہ آپکے حضور مین پہونچا آو اور میری طرف سے عرض
کرنا کہ مجھے ایک عذر ہے اسلئے مین خود حاضر نہ ہوسکا ادھر سے شیخ حسن چلے
اور ادھر سے باشراق باطن دریافت کرکے پیادہ پا استقبال کیلئے مخدوم شاہ
شعیب روانہ ہوئے راہ کے درمیان موضع چرایان مین جہان حضرت مولانا شاہ
امون علیہ الرحمہ کا مزار مبارک ہے ملاقات ہوئی مصافحہ اور ملازمت
کرکے ایک بڑ کے درخت کے سایہ مین جناب مخدوم ممدوح بیٹھ گئے شیخ
حسن نے کہا کہ حضور ہی مین جاتا تھا خوب ہوا کہ حضرت کی یہین زیارت نصیب
ہو گئی پھر تبرکات نکالکر پیش کئے اور حضرت مخدوم جہان کے خرقہ و عمامہ بھیجنے
کا حال اور خواب مین حضرت مخدوم جہان کا حکم کہ امانت جلد پہونچا دو بیان کیا شیخ

شاہ شعیب اوٹھے اور اوسکو اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا اور کئی بوسے دیے اور بہت عذر
خواہی کی کہ بندہ کی کیا طاقت اور لیاقت کہ حضرت مخدوم جہان کا خرقہ متبرک پہنے لیکن
جب حکم اور نوازش اسطرح پر ہے کیا مجال کہ عذر کرے جیسا کہ حضرت مخدوم جہان
نے باطن مین بندہ کو ارادت اور خلافت سے مشرف کیا ہی حضرت بھی از روے ظاہر
یہ پیراہن اور دستار بطریق خلافت و اجازت اپنی طرف سے عطا فرماوین شیخ حسن بہت
منفعل اور شرمندہ ہو کر بولے کہ حضرت بجاے پیر دستگیر مخدوم جہان علیہ الرحمہ کے
ہین میرا کیا منہ کہ آپکو خرقہ خلافت کی نظر سے دون مخدوم شاہ شعیب نے فرمایا
کہ آپ جو فرماتے ہین کیا مجال جو کہون ایسا نہین ہی لیکن حضرت اسوقت مین حضرت
مخدوم جہان کی جگہ پر ہین اگر خلافت کی طرح پر عنایت فرماوین تو حضرت مخدوم
جہان کے خرقہ معظمہ سے مشرف ہون شیخ حسن مجبور ہوئے الامر فوق الادب
لیکر اپنی خلافت اور اجازت سے مشرف کیا پھر آپ بہار کیطرف پلٹ آئے اور مخدوم شاہ
شعیب شیخپورہ کیطرف اور فقیر راقم نے بزرگان منیر سے سنا ہی کہ کاملین کی نظر تقدیر
پر ہوتی ہی کہ کسکی قسمت کہان ہی شیخ حسین نے اپنے بیٹے شیخ حسن کو تبرکات لیکر بھیجا
اور اپنی غیر حاضری کی معذرت کہلا بھیجی اور یہ بھی کہا کہ جو حضرت فرماوین اوسکو
بجا لانا خلاف اطاعت نہ کرنا اور اثناے راہ مین ملاقات ہوئی مخدوم شیخ شعیب بھی
کاملین سے تھے فرمایا میری بیعت لیجیے مخدوم شیخ حسن بہت شرمائے اور کہا کہ آپ
حضرت مخدوم جہان کے بھائی اور اونکی جگہ پر ہین میرے بزرگون کے بزرگ ہین آپنے
فرمایا تو میرا ادب چاہیے اور خلاف فرمان نچاہیے اور آپکے والد نے بھی یہی فرمایا ہے
الغرض رد و کد کے بعد بیعت ہوئی واللہ اعلم بالصواب آپکا انتقال ربیع الآخر کی
بارہوین وقت عصر سنہ آٹھ سو ہجری مین ہے رباعی تاریخ از بزم جہان چو
رفت در خلوت غیب + مخدوم زمان شیخ زمان شاہ شعیب + تاریخ بہ تعمیہ بگفتم

کہ برفت از دور ملک جنان شاہ شعیب بے عیب - ملک جنان کے عدد مین شاہ شعیب کے
عدد ملائیے آٹھ سَو بیاسی ہوئے اوسمین سے عیب کے عدد کہ بیاسی ہین نکالڈالیے
تاریخ ہوگئی اور ایک روایت سے آٹھ سَو دو ہجری مین آپکا انتقال ہے مخدوم شاہ
اسمٰن مرید و خلیفہ حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہما کا ذکر خیر پہلے جو آگیا ہے تو
اونکی بھی تاریخ وفات لکھدی در شرف مادہ تاریخ آپکے پوتے شیخ مبارک کا نکالا ہوا الملفوظ
مبارک مین ہے قطعہ مخدوم شاہ آسمٰن از بہر نذر جانان ۔ رخشندہ گوہر جان چون
از صدف برآورد ۔ ز دغوطہ ہا مبارک در بحر فکر سالش ۔ تاریخ انتقالش دُر شرف
برآورد - انتہی اور بھی سنا ہے کہ ایک شخص نے پانچ ٹکے سونیکے آپکے پاس
بھیجے چار ٹکے بندگان خدا پر تقسیم کیے ایک ٹکا اوس سے صحن کیطرف پھینکدیا فرمایا
یہ زاہد کا حصہ ہے آنکھ سے غائب ہوگیا جب قاضی آئے فرمایا زاہد اپنا حصہ اوٹھا
لو قاضی نے ٹکا صحن مین پایا اوٹھالیا ف ٹکہ اشرفی اور روپے کو کہتے ہین تنکہ زر
اشرفی اور تنکہ نقرہ روپیہ چنانچہ بعضی جگہ مین اب بھی بولتے ہین نقل ہے برہان الاتقیا
سے سنا ہے کہ جب آپکے مکتوبات شیخ نصیر الدین اودھی کے پاس پہونچے شروع
مطالعہ مین کیا ایکدن حالت استغراق مین تھے فرمایا سبحان اللہ شرف الدین منیری نے
کفر صد سالہ ہمارا ہتیلی پر کرکے دکھلا دیا سنا ہے کہ سید جلال بخاری سے
لوگون نے پوچھا کہ آخر عمر مین کس کام مین آپ مشغول ہین فرمایا مکتوبات شیخ شرف الدین
احمد یحیی منیری کے دیکھنے مین پھر پوچھا شیخ شرف الدین منیری کے مکتوبات کیسے
ہین فرمایا بعضے محل ابتک سمجھ مین نہین آیا ہے سنا ہے کہ ایکدن ڈولہ سوار جاتے
تھے ایک شخص آیا اور بولا کہ اپنے ایسے کے کندھے پر سوار ہونا کہان ہے فرمایا
مردہ کو کون ڈھوتے ہین پھر اوسنے کہا مردہ کو مسلمان ڈھوتے ہین نہ کافر
فرمایا نفس کافر کو کافر ڈھوتے ہین سنا ہے کہ جب سید جلال بخاری شہر دہلی

مین آتے رخ بہار کیطرف کرتے اور سینہ ملتے اور فرماتے کہ عشق کی بو بہار کی طرف سے
آتی ہے سنا ہی کہ روزہ نفل کی حالت مین وقت افطار کے قریب اگر آپکے حضور مین
کوئی کھانے کی چیزین لاتا تھا اور کھانیکی درخواست کرتا تھا فوراً کھا لیتے تھے اور فرماتے
تھے روزہ نفل قضا کر سکتے ہین لیکن تنگدلی دلکی قضا نہین ہے سنا ہی شیخ
مظفر سے کہ فرمایا ایکدن مینے آپ سے پوچھا کیا حکمت ہی کہ اگلے درویش کافرون کو
اسلام عرض کرتے تھے اور اوسیوقت خدا تک پہونچاتے تھے اور اس زمانہ کے درویش
مریدونکو مجاہدہ فرماتے ہین فرمایا کافر جو اونکے زمانہ مین ایمان لاتے تھے استعداد
کامل رکھتے تھے لیکن اس زمانہ کے مرید چندان استعداد نہین رکھتے بضرورت پیر اونکو
مجاہدہ فرماتے ہین سنا ہی کہ ایک شخص آگے گیا امامت کی نماز کے بعد لوگون نے
آپکو یہ بات پہونچائی کہ یہ مرد شراب خوار ہی فرمایا ہر وقت نہین پیتا ہی لوگون نے کہا ہر وقت
پیتا ہی فرمایا ماہ رمضان مین نہین پیتا ہے ف سبحان اللہ کیا یہ وہ پوشی اور کیا
شان ستاری ہی اور کیا خوب حسن ظن ہی دوسرے آپکا قول ہے کہ اگر کسی مسلمان مین
کفر کی ننانوے دلیل اور ایک ایمان کی دلیل پاوے تو اوس ایک دلیل کو ترجیح دے
یہ دوسرے کے حق مین ہے اور اگر اپنے مین ننانوے دلیل ایمان کی پاوے اور ایک دلیل
کفر کی تو اوس ایک دلیل کو ترجیح دے اور ترسان اور لرزان رہے اور اوسکے ازالہ کی فکر
کرے انتہی سنا ہی شیخ بدر عربی سے کہ کہا مین ایام شباب مین شراب پیکر
مان کے پاس گیا اور کچھ نقد اوس سے مانگا بولین اے فرزند اگر تمنے کچھ دیا تو مانکو شرمندہ
ہوا ماں سے باہر آیا آپکا قصد کیا سر خانقاہ مین لایا آپکو قبلہ رخ بر سر مصلے بیٹھا دیکھا
رخ میری طرف کیا اور فرمایا قریب آؤ قریب گیا جانماز کا کونہ اوٹھایا اور فرمایا
دو مٹھی سے زیادہ اوٹھائیو مینے نگاہ کی جانماز کے نیچے مالون کا ڈھیر دیکھا ہاتھ بڑھا
اور دو مٹھی اوٹھالیا اور باہر آیا اور ماں کے پاس آیا جو نہین ماں کی نظر مجھپر پڑی

ڈانٹا اور بولین اے فرزند ایسے بادشاہ سے تمنے دشمن خدا کی درخواست کی وہان سے
باہر آیا اوس سب کو چھٹی کیا اور اپنا مُنہ کالا کیا اور آپکے پاس پھر آیا پھر کے
توبہ کی فرمایا اچھا کیا جو کچھ باقی تھا اوسکو بھی لیا سنا ہی کہ ایکدن آپکو ایک
حالت پیدا ہوئی کوہ راجگیر کا قصد کیا ایک شخص نے خبر پائی آپکے پیچھے جاتا تھا
جنگل کے قریب پہونچا دو شیرون نے استقبال کیا جب آپکے پاس پہونچے سر قدم
پر جھکایا آپ شیرون پر ملتفت نہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے وہ شخص کہ آپکے پیچھے جاتا تھا
شیرون کے خوف سے آگے بڑھ نسکا تھوڑی دیر کے بعد روانہ ہوا جب اون شیرون
کے قریب پہونچا کہا قسم ہے حرمت شیخ شرف الدین کی جو اس راہ مین گئے ہین راہ
دو شیر الگ ہوگئے وہ شخص پیچھے جاتا تھا یہانتک کہ پہاڑ پر چڑھ آیا مخدوم جہان نے
اپنے پیچھے نظر کی اوس شخص کو دیکھا فرمایا ان کتون سے تم کیونکر گذرے اوسنے
کہا مینے مخدوم کی سوگند دی تو چلے گئے اور مجھکو رستہ دیا فرمایا مین کون ہون
کہ میری سوگند سے چلے جائین لاٹھی کے خوف سے جو تمہارے ہاتھ مین ہے بھاگے
ہونگے اوسکے بعد فرمایا اے درویش ہمکو ایک دوست کی زیارت مطلوب ہے تم
یہان رہو جبتک مین پھر آؤن اوسکو ایک پتھر پر بٹھلایا اور آیۃ الکرسی پڑھی اور اوسپر
دم کیا اور عالم طیر سے ہوا مین ہوئے یعنی اوپر کو اوڑے جب تین تہائی رات گذری
عالم طیر سے اوترے صبح ہوئی فجر کی سنت ادا کی اور ایک گروہ مردان غیب آئے
آپ آگے گئے امامت کی جب نماز صبح ادا کی ہر ایک نے ہاتھ چوما اور چلے گئے سنا ہی
کہ ایک سیاح مکہ مبارک سے آیا ایک تسبیح لایا کہا مینے شب جمعہ کو مکہ مبارک مین یہ تسبیح
پائی حاضرین سے پوچھا کہ یہ کسکی ملک ہے بولے کہ یہ تسبیح شیخ شرف الدین منیری کی ہے
کہ بہار مین رہتے ہین ہر شب جمعہ مین یہان حاضر ہوتے ہین مینے اس تسبیح کو اوٹھا لیا
تو تمہارے پاس پہونچا دون سنا ہی کہ ایکبار ماہ رمضان مین کسی گانو مین نماز عشا

اور تراویح اداکرنیکو حاضر ہوئے تھے راتکو وہین رہے اوس دیہ کا مالک اپنے ساتھ
لیگیا تو افطار کرادی اوسکی محافظت خاطر کیلیے ساتھ گئے کھانا پیش کیا آپنے اوسکے
ساتھ موافقت فرمائی اوسکے نفرون نے دیکھا بولے ہمارے آقا کو شرم نہین آتی کہ ایسے
ناکس کے ساتھ کھانا کھاتا ہی فرمایا اوس رات میرا وقت خوش ہوا ترجمہ **مناقب
الاصفیا تمام ہوا** یہان سے آپکے مناقب اور کتابون سے ترجمہ کرتا ہون مگر جو
حال مکرر ہی وہ بطور تلخیص لکھا جاتا ہی حضرت مخدوم جہان اور نیز حضرت شیخ حسین معز
بلخی کے ملفوظ مین ہی کہ یاران شیخ نظام الدین نے حضرت مخدوم جہان کے حضور مین
عرض کیا کہ حضرت شیخ نظام الدین کے ملفوظ مین آیا ہی کہ پیغامبر علیہ السلام اپنی انگوٹھی کو
کہ انگشت مبارک مین تھی پھراتے تھے تو اوس مشغولی مین خدایتعالی سے غافل ہو گئے
فرمان حق پہونچا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا الخ حضرت مخدوم جہان نے فرمایا
کہ ایسے بزرگوار سے اسطرحپر نہوگا کاتب کی غلطی ہوگی پیغامبرون سے غفلت جائز نہین یہ
لوگ پلک جھپکنے بھر خدایتعالی سے غافل نہین ہوتے وہ لوگ اوس ملفوظ کو لے آئے
حضرت شیخ نے فرمایا سہو کاتب ہے اسکو درست کرڈالو اون لوگون نے کہا میری طاقت
نہین آپ ہی اپنے ہاتھ سے درست کیجے حضرت شیخ نے اپنے ہاتھ سے اوسکو حک
فرمایا اور درست کیا **گنج لایخفی ملفوظ شیخ حسین معز بلخی** مین ہی کہ مولانا نظام
مولی بہار مین تھے خدمت شیخ نظام الدین نے اونکو خلافت دی تھی حکم بجالانیکی
نظر سے ایک شخص کو طاقیہ دی دوسرے کو نہی کہتے تھے مین کس لایق ہون کہ سجادہ
پر بیٹھون اور مرید کرون یہ اور لوگون کا کام ہے اور یہ نظام مولی حضرت شیخ کے
یار تھے اپکی تلاش مین نکلتے اور پہاڑون اور جن مقامون مین کہ حضرت شیخ مشغول
رہتے تھے اپکو ڈھونڈھ نکالتے اور بعضے یاران شیخ نظام الدین بھی اوسوقت مین بہار مین
تھے مولانا نظام مولی کے ساتھ ہو جاتے آخر کار ان لوگون نے حضرت شیخ سے

سجادہ پر بیٹھنے کیلئے التماس کیا اور اسکے انجام کے بعد یعنی جب آپ سجادہ پر بیٹھے
اور لوگ مرید ہونے لگے اور تعظیم اور قدمبوسی کرنے لگے حضرت شیخ روضہ مبارک
یاران شیخ نظام الدین اور نظام مولی کی طرف لائے اور فرمایا کہ اے یارو تمہاری
مجالست مجھکو اس حد پر لائی کہ اس بت خانہ مین بٹھلایا اور جبتک پاے مبارک
مین قوت تھی ایک دو مہینے باہر رہتے تھے جب قوت نرہی گھر مین رہنے لگے شیخ حمید الدین
حضرت شیخ سے محبت رکھتے تھے خلوتون مین ساتھ رہتے ایکبار آدھی رات کو آدھے
شب ماہ تھی حضرت شیخ باہر آئے صحن مین سایہ دیوار مین بیٹھے شیخ حمید الدین بھی ایک
ساعت بیٹھے رہے بولے اگر یہ چبوترہ کچھ بڑھے صحن مصفا نظر آئے حضرت شیخ اوٹھ
کھڑے ہوئے فرمایا بیٹے بابا اس آدھی رات کو امور دینی مین کچھ مشکل پیش آئی ہے
اور مشکلات کے حل کیلئے آئے ہین کہتے ہین چبوترہ بڑھاؤ یہ نہین کہتے کہ اس بتخانہ
کو اینٹ اینٹ کر ڈالو اور ویران کر دو مونس القلوب ملفوظ شیخ احمد بن حسن
بن حسین معز بلخی مین ہے کہ جناب سید کبیر حضرت امیر سید جلال الدین بخاری کے
نواسے حاضر تھے حضرت خواندگار رحمہ اللہ یعنی شیخ احمد بن حسن بلخی نے فرمایا کہ حضرت
مخدوم جہان نے ایک جوڑا کفش حضرت امیر سید جلال الدین بخاری کو بھیجا اور انہون
نے دستار مخدوم جہان کی پاس بھیجی انکے مریدون نے پوچھا تو فرمایا کہ انہون نے
کفش بھیجی اس مطلب سے کہ ہم آپکے خاک پا مین ہمنے دیکھا کہ انہون نے اسقدر چیز نوازش کی
اور تواضع اور انکسار کیا ہمنے پگڑی بھیجی اس مطلب سے کہ آپ ہمارے سرتاج ہین جناب
سید کبیر مذکور نے عرض کیا کہ ان دونون کے درمیان دل سے دلمین کچھ بات تھی طائرون
کی زبان طائر ہی جانین بیت درکار ہی صحبت سلیمان ٭ چاہے جو کوئی زبان مرغان
پھر فرمایا ایکدن حضرت مخدوم جہانؒ دونون ہاتھون کو پشت مبارک پر باندھے ہوے
صحن خانہ مین ٹہلتے تھے اور نہایت متعلق تھے یہانتک کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا تھا

ایک ساعت کے بعد پانی مانگا اور وضو کیا اور دوگانہ ادا کی اور فرمایا الحمد للہ ایک قطب خاندان حضرت رسالت سے گئے اور شرف الدین نے اونکے طفیل سے رہائی پائی ف اوسوقت کے قطب نے انتقال کیا تھا او حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ کو تشویش تھی کہ قطبیت مجھکو نہو جائے سو وہ قطبیت حضرت سید جلال بخاری کو ہوئی مخدوم جہانیان جہان گشت آپ ہی ہین انتہی ایضاً ایک جوگی نے ایک جوز اکسیر سے بھرا ہوا آپکے حضور مین پیش کیا جب وہ پھر گیا آپنے ایک حجام کو کہ سامنے کھڑا تھا فرمایا کہ اسکو لیجا فلان کنوئین مین ڈالدے اوس حجام نے اوسکو لیجا کر بے تامل کنوئین مین ڈالدیا آپکے انتقال کے بعد جب کچھ مدت گذر گئی حجام مذکور کے جی مین آیا کیا کیا مینے کہ ویسی کیمیا کو ضایع کیا اگر رکھ لیتا کہ میرے فرزندونکو قیامت تک کافی ہوتا ف یہ آپکے یمن و برکت اور سایۂ ولایت کا اثر تھا کہ اوسوقت اوسکے دلمین طمع کا خطرہ نہ آیا تھا ایضاً حضرت خواندگار عظمہ اللہ نے فرمایا سبحان اللہ نہیے حوصلہ حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہ العزیز حال و مقام جو حضرت کو تھا معلوم ہے لیکن کسیوقت سر بخن ظاہر نکیا نہ بے قوت و نہ بے مقام تمکین کہ حضرت کو حاصل ہوا تھا اور وہ جو ایکبار گرمی وقت مین ایک بات فرمائی تھی اوسکے واسطے کسقدر عذر کیا ہے وہ واقعہ ایسا تھا کہ ایکدن حضرت مخدوم کو حال تھا جب ایسا وقت ہوتا دروازہ بند رکھتے تھے وہان کوئی نجاتا تھا ناگاہ اوسوقت قاضی شمس الدین دمشقی آئے شیخ چولہائی دروازہ پر تھے اونکو منع نکر سکے قاضی صاحب اندر گئے شاید کہ حضرت مخدوم نے اونکی تعظیم جسطرح پہ کہ عادت تھی نکی قاضی صاحبنے سوال کیا شیخی کیا ہے حضرت مخدوم نے فرمایا صوفی وہ ہے کہ ننانوے صفات باری عز اسمہ سے موصوف ہو شیخی بالاتر اوس سے ہے قاضی صاحب فوراً پھر آئے جب آپ ہوش مین آئے فرمایا چولہائی یہان کوئی آیا تھا چولہائی نے عرض کیا قاضی شمس الدین آئے تھے

فرمایا پھر میرے منھ سے کوئی بات نکلی تھی عرض کیا آپنے یہ بات فرمائی کہ صوفی وہ ہے
الی اخرہ اوسیوقت آپنے ڈولا طلب کیا سوار ہوکر قاضی صاحب کے پاس گئے اور
فرمایا اس ایام مین مجھکو غلبہ پیری سے کبھی کبھی بطریق بادکے زحمت ہوجاتی ہے
اوسوقت مین نہین جانتا کہ میری زبان سے کیا نکلتا ہے اگر آپکے حضور مین اسطرحکی
باتین کچھ بول گیا ہون تو معاف کیجیے مین اوس سے استغفار کرتا ہون اور سر نو سے
ایمان لاتا ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ معذرت کی اور پلٹ آئے ف یہ قصہ مناقب الاصفیا سے
لکھا جاچکا ہے چونکہ اسمین تصریح تھی اسواسطے پھر لکھا گیا اور شیخ چولہائی رحمہ اللہ علیہ
کے مسلمان ہونے کا قصہ یہ ہے کہ جس زمانہ مین آپ جنگل بہیا مین تھے ایکدن چولہائی
کے گاوہان تھے یعنی گوالے گائین چرارہے تھے آپنے فرمایا کہ اس گاؤ سے تھوڑا
دودھ ہمکو دوہ دو چولہائی نے کہا یہ گوسالہ ہے ابھی اسنے بچہ نہین دیا ہے آپنے
فرمایا دوہو تو چولہائی نے کہا ابھی نر سے جفت بھی نہین ہوئی ہے پھر آپنے فرمایا
دوہ کر دیکھو بہت اصرار سے چولہائی غصہ مین آکر دوہنے لگے تو اتنا دودھ ہوا
کہ برتن بھر گیا پھر تو بے دام ودرم غلام ہوگئے کہنے لگے کہ اب ہم یہ قدم کہان چھوڑینگے
گاون کو وہین چھوڑا اور گھر بار سبکو ترک کرکے ذاکر وشاغل ہوئے اور کامل و
واصل ہوئے فقیر راقم کہتا ہے کہ ہملوگون نے وہ گائین دیکھی تھین ہرنون کیطرح
جنگل بہیا مین چھٹی ہوئی رہتی تھین اور آدمیون کو دیکھکر بھاگتی تھین ہر ایکطرف
سے مناہی تھی کوئی شخص اونکو صید و قید نکر سکتا تھا زمانہ خلفشار مین جنگل
کٹوادیا گیا اب نظر نہین آتین ایضاً آپ ترک راجگیر کے ارادہ سے سلطان فیروز
کے ہان چلے اثناے راہ مین قاضی اشرف الدین سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہین
فرمایا ایک غرض کیلیے جاتا ہون قاضی صاحب نے کہا کس غرض کیلیے فرمایا

دلمین آیا ہو کہ راجگیر کو ترک کر دون اسلئے دہلی جاتا ہون بادشاہ کے پاس کہ سندونکو واپس کر دون قاضی اشرف الدین نے کہا اگر آپ راجگیر کو ترک کر دین تو ہمارے زمانہ کے جنید ہین آپنے فرمایا کہ اگر کوئی ایک دیہ کے ترک کرنے سے جنید زمانہ ہو جایگا تو پھر کیا چاہیئے الغرض جب سلطان کے نزدیک پہونچے بعضے ہمنشینون نے بادشاہ سے کہا زہے حرص شیخ کہ راجگیر کے سے پرگنہ پر استقامت اور صبر نہین کرتے کہ پھر بارگاہ مین آئے ہین سلطان فیروز نے کہا اگر شیخ اس بار تمام اقطاع بہار مانگینگے دونگا سب شرمندہ ہوئے پھر جب آپ بادشاہ کے دروازہ پر پہونچے بادشاہ نے استقبال کیا اور بتعظیم و تکریم تمام اندر لیگیا عرض کیا کہ حضرت مخدوم نے کیونکر قدم سعادت بندہ کے سر پر نزول فرمایا ہے آپنے فرمایا ایک غرض کیلئے آیا ہون اگر عہد کیجئے کہ میری بات رکھ لیجئیگا اور قبول کیجئے گا تو عرض کرون سلطان نے عہد کیا کہ جو کچھ فرمائیگا جی سے اطاعت کرونگا اوسکے بعد آپنے سندونکو آستین مبارک سے نکالا اور بادشاہ کے ہاتھ مین دیا فرمایا کہ خدا کیواسطے پھیر لیجئے کہ یہ میرے کام نہین آتا سلطان اور اوسکے ہمنشین سب حیران رہ گئے اور اس سبب سے کہ پہلے ہی عہد واثق ہو چکا تھا کچھ کہہ نہ سکا پھر التماس کیا کہ حضرت مخدوم نے جب ایسا کیا تو کچھ خرچ نقد مجھسے قبول فرمایئے پھر بادشاہ نے روپے پیش کئے آپنے بادشاہ کے حضور مین قبول کیا جب بادشاہ کے دروازہ سے آگے بڑھے سب فقیرونکو دیا اور روانہ ہوئے

ایضاً آپ پڑھنے کو مخدوم علامہ شرف الدین توامہ بخاری رحمہ اللہ علیہ کے ساتھ گئے اور علوم دینیہ کل حاصل کیا مولانا نے فرمایا میرے پاس کتنے علم نادر اور بھی ہین وہ بھی حاصل کر لو جیسا کہ علم کیمیا و سیمیا و ہیمیا اور علم تسخیر وغیرہ آپنے فرمایا جیسے علم فقہ اور اصول وغیرہ جو حاصل کیا اسکے سبب سے اپنے اوپر ندامت کر رہا ہون کیونکہ اتنا وقت اسمین صرف کیا اور اپنے پروردگار کی عبادت نکی اب مجھکو او ن علمونکی حاجت

نہین جب مخدوم مولانا شرف الدین علیہ الرحمہ نے یہ باتین سنین اور یہ ہمت دیکھی سات بار
آپکے گرد پھرے اور بولے ایسی ہمت کے قربان **ایضاً** حضرت مخدوم شیخ مظفر مرحوم
نے آپسے پوچھا کہ ایام شروع مجاہدہ مین کسی وقت ذوق بھی تھا فرمایا کہ جسوقت مین
کوہ راجگیر مین تھا مخمصہ ہوا یعنی حالت اضطرار مین کسی مباح چیز کی تلاش مین چلا
دامن کوہ مین ایک مرد کو دیکھا کہ کھانا کھا رہا ہے اور اوسکے ملازم دو برامو کے جھل بلا رہے
ہین مین اوسکے نزدیک گیا اور کہا اَلتَّوفِيقُ شَيْءٌ عَزِيزٌ یعنی توفیق عمدہ چیز ہے
اوس مرد نے کہا آؤ کھانا کھاؤ مین گیا اور بقدر حاجت لقمہ اوٹھاتا تھا اوسکے لوگون نے
جب اسطرح پر دیکھا آئے اور خواجہ کو جھڑکا کہ اے خواجہ تمکو شرم نہین کہ ایسے شخص کے
ساتھ کھانا کھا رہے ہو مجھکو اس بات نے مزا دیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا تین دن تک
اوس خوشی مین پہاڑ پر تواجد مین رہا **ایضاً** ایکدن مخدوم مولانا نظام الدین
رحمہ اللہ علیہ منبر پر تذکیر بیان کر رہے تھے ناگاہ یہ دو بیتین پڑھین سہ اے
قوم بحج رفتہ کجا ئید کجا ئید * معشوق ہمین جاست بیائید بیائید * آنانکہ طلبگار
خدائید خدائید * حاجت بطلب نیست شمائید شمائید * آپکا وقت خوش ہوا اتنا سر مبارک
ستون پر مارا کہ سر مبارک مجروح ہوا جب دوسرے دن مولانا نظام الدین مرحوم حسب معمول
قدیم پابوسی کیلئے آئے آپنے فرمایا مولانا آپنے اپنی طرف سے قصور نکیا تھا لیکن او بار جو
ہمکو ہے وہ کب چھوڑتا ہے **ایضاً** حضرت خداوندگار عظمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے
اپنی کتابون مین لکھا ہے کہ جبتک کسی مین رطوبت بشریت باقی ہے وصول بحق نہین ہے
استاد علامہ نے عرض کیا کہ لفظ رطوبت آیا ہے فرمایا ہان اور ٹھیک ہے ظاہر ہے کہ جب
کوئی ترک طعام و آب کرتا ہے اوسکا معدہ صاف ہوتا ہے اور رطوبت زائل ہوتی ہے
اوس بارگاہ کے لایق ہوتا ہے کہتے ہین ایک بزرگ تھے کہ چالیس دن کے بعد افطار کرتے
تھے اور حضرت عبداللہ خفیف شیرازی ہمیشہ سات دانہ موزمنقی سے افطار فرماتے تھے

ایک خادم نے دو دانہ منقی زیادہ دیدے تھے آپکو رات بھر عبادت مین حلاوت نملی صبح کو اوسکو آپنے اپنی خدمت سے علیحدہ کر دیا پھر حضرت خواندگار نے فرمایا ایک دن حجام حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہ العزیز کا سر مونڈتا تھا کہین سر مبارک استرہ سے مجروح ہوگیا تھوڑا سا آب رقیق نکلا تھا حجام نے کپڑے مین اوٹھالیا فرمایا خون ہے یا کیا ہے حجام نے کہا تھوڑا پتلا سا پانی نظر آتا ہے فرمایا سبحان اللہ شرف الدین کے بدن مین ہنوز تری باقی ہے اوسکے بعد حضرت خواندگار عظمہ اللہ نے فرمایا کہ آپکو چالیس برس تک پیشاب و پائخانہ نتھا یہ بات اسی سے ہے کہ رطوبت بشریت آپ سے زائل ہوگئی تھی قطعہ زندہ بحق و جلوہ حق ہست غذا لیش * روح ست سراپا تن زار شرف الدین
از قیمت کونین فزون یافت شہ عشق * چون زد بمحک نقد عیار شرف الدین۔ حضرت مخدوم شیخ حسین قدس اللہ سرہ سے مینے سنا ہے کہ حضرت مخدوم شیخ مظفر مرحوم فرماتے تھے کہ ایک دن مینے آپسے پوچھا کہ آپنے چالیس برس کچھ کھایا نہین ہے آپنے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کہ کچھ کھایا نہین ہے بلکہ اس مدت مین مینے غلہ نہین کھایا ہے لیکن کبھی کسی درخت کا میوہ اور پتی اور گھاس کھا لیتا تھا اوسکے بعد فرمایا حضرت خواندگار عظمہ اللہ نے جب کئی برس گذر گئے کہ غلہ کی بو آپکے دماغ مین پہونچی بیابانون مین رہتے تھے خداوند تعالیٰ مادہ ہرنکو بھیجتا تھا تو جہان حضرت حضرت مخدوم جہان کے قریب کسی پتھر مین کچھ گڑھا رہتا وہان دودھ اوتارتی تھین یعنی ہر اپنے پستانونکو اوس گڑھے پر جھکا دیتین اور دودھ ٹپک پڑتا اسکیا آستانہ نے عرض کیا کہ حضرت مخدوم جہان اوس دودھ ستے کھاتے تھے فرمایا کہ ہان اوسکے بعد فرمایا کہ جب حضرت مخدوم جہان سجادہ پر بیٹھے ایکدن حضرت مخدوم کے کوئی قرابتی آئے تھے اور آپکی والدہ اونکے لیے روٹی اور مرغ پکاتی تھین حضرت مخدوم جہان نے دھوان دیکھا فرمایا چولہائی ماموں کا معینہ تمنے پہونچایا حضرت مخدوم

والدہ کو ماموں کہتے تھے بضم میم و واو مجہول شیخ چولہائی نے عرض کیا لاچکا ہون آپنے
فرمایا پھر یہ دھوان کیسا ہی شیخ چولہائی نے کیفیت حال عرض کی آپنے والدہ کے
پاس جاکر التماس کیا کہ مینے اپنا مُنہ کالا کر کے ایسے شرط کی تھی پھر آپ ایسا کرنے لگین
جب حضرت بی بی قدس اللہ سرہا نے یہ بات سنی مرغ کچا پکا اور روٹیان اور آٹا
ویسا ہی اون قرابتی کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ لیجاؤ کہین پکوا کر کھا لینا ف اولیا
مستورین کی راہ مین بہت سلامت اور آسانی ہی اور وہ ننگ و ناموس کے مکلف
ہین اور اولیا مشہورین کی راہ بہت دشوار ہے علے الخصوص جو مقتدا ے دین
اور حجت اسلام مین اونکے افعال و اقوال کی سند لیجاتی ہے ناموس شریعت
و طریقت اون سے تعلق رکھتا ہی سو آپ مشاہیر اولیا سے تھے آپکے گھر مین دنکو
کچھ پکتا نتھا اور آپکی والدہ ماجدہ ضعیفہ تھین اونکے لئے بازار سے کچھ مقرر تھا
کہ شیخ چولہائی لے آتے تھے دھوان دیکھکر آپکو غیرت آئی کہ فقیر کے گھر سے دن کو
دھوان اوٹھے ایضاً ایکدن قاضی زاہد علیہ الرحمہ نے آپسے پوچھا کہ حضرت نے
اتنی ریاضتین کین اور خلوتین اختیار کین کیا کیا حاصل تھا فرمایا جس زمانہ
مین جنگل بہیا مین تھا ایک رات مجھکو غسل کی حاجت ہوئی صبح کو پانی کے کنارہ
گیا کہ غسل کرون ہوا اور سردی سخت تھی دلمین آیا کہ رخصت شرع ہی تیمم کرون نماز
پڑھون پھر مینے کہا کہ یہ خیال شیطانی ہے اور نفس کا مکر ہے کہ شرع مین پناہ ڈھونڈھتا
ہے جبتک کپڑا اوتارون کہین نفس دوسرا وسوسہ نڈالے اور راہ عزیمت سے
باز رکھے خرقہ سمیت پانی مین کودا جب باہر نکلا بیہوش ہوگیا نماز صبح قضا ہوئی اوس
واقعہ مین یہی حاصل ہوا ایضاً حضرت مخدوم شیخ حسین فرماتے تھے کہ ایکدن
قاضی زاہد نے حضرت مخدوم جہان سے یہی بات پوچھی آپنے فرمایا ایک دو بار مجھکو
ذوق حاصل ہوا تھا ایک تو وہی کہ کپڑا پہنے ہوئے پانی مین کودا دوسرے

ایکدن مین بیابان مین پھر رہا تھا ایک مقام مین ایک چرواہا گاؤں کو چرا رہا تھا اورکئی گوسالے اوسمین تھے اور اوسکے قریب کئی گھر آباد تھے اون گوسالون مین سے ایک گوسالہ اچھا معلوم ہوا مین اوسکو دیکھ رہا تھا اور چرواہا ایک درخت کے سایہ مین سو یا ہوا تھا اوسوقت کئی عورتین ہندو اوس بستی سے گوبر چننے کو آئین اونمین ایک ڈائن تھی گوسالہ کو چوٹ پہونچائی اور چلی گئی اوسیوقت گوسالہ زمین پر گرا اور لوٹنے لگا چرواہا جو جاگا عورتین چلی گئی تھین اور مین کھڑا تھا مجھکو پکڑا کہ میرے گوسالہ کو تو نے مارا ہے ایک لاٹھی زور سے مجھکو ماری اور چاہتا تھا کہ اور مارے مینے کہا مجھکو کیون مارتا ہے بولا میرے گوسالہ کو تو نے مارا ہے مینے کہا کہ اگر تیرا گوسالہ اچھا ہوجاے تو مجھکو تو نہ ستاے بولا ہان اب مجھکو دو مشکلین پڑین اگر چپ رہتا ہون تو چرواہے کے ہاتھ سے رہائی نہین اور اگر کہتا ہون اوس عورت کا راز فاش ہوتا ہے الغرض حیلہ سے اوس عورت کے پاس گیا اور حکمت سے اوسکو کہا کہ حال یہ ہے اگر تو کوئی تدبیر کرے کہ گوسالہ اچھا ہوجاے تو تیرا بھید بھی پوشیدہ رہتا ہے اور مین بھی رہائی پاتا ہون ورنہ تو بھی فضیحت ہوگی اور مین بھی گرفتار رہونگا پھر اوس عورت نے کوئی طلسم کیا کہ وہ گوسالہ اچھا ہوگیا مجھکو چرواہے کی لاٹھی کھانے مین ایک ذوق اور مزا حاصل ہوتا تھا

شعر خوار ہون کوے طلب مین مری توقیر یہی ہے خاک ہوجاؤن تری راہ مین اکسیر یہ ہے

ایضاً جب حضرت مخدوم شیخ احمد چرمپوش رحمۃ اللہ علیہ نے رحلت فرمائی حضرت مخدوم جہان حاضر تھے لوگ قبر کھود رہے تھے انگشت یعنی کوئلے نکلا اس سبب سے آپنے اپنا مدفن شہر کے باہر اختیار کیا کہ شہر مین ایسی چیزین نکلتی ہین اوسوقت مین یہان آبادی نہ تھی جب حضرت شیخ احمد چرمپوش قدس اللہ سرہ کے مدفن سے پیلے سر اسر دیہین چلے آئے جہان روضہ متبرکہ ہے اور مقام اپنے لیے اختیار کیا اور

بعضے یار کہ ساتھ تھے اونکو بھی جگہ تقسیم کر دی **ف** حضرت شیخ احمد چرمپوش
حضرت مخدوم جہان کے خالہ زاد بھائی تھے **شعر تاریخ** رفت چون در خلد شیخ
چرمپوش * سال مخدوم یگانہ یافتند۔ بہت حالات مخدوم جہان کے ایسے ہین
کہ کتابون مین مذکور نہین جن جن مقامون مین آپکا گذر ہوا وہان کے لوگ بیان
کرتے ہین فقیر مترجم نے اونکو ترک کیا جیسا کہ ایک موضع ہے سایئن ہرلہ ایکبار
آپ وہان گئے شیخ چولہائی کنوئین سے پانی نکالنے لگے تو بولے مخدوم اسمین
مینڈک بہت ہین آپنے فرمایا چپ چپ وہ سب مولوی ہین لوگ آجتک بنظر حصول
علم اوس کنوئین کا پانی دور دور سے اکر پیتے ہین **واقعہ وفات** نقل ہر
وصیت نامہ سے جو زین بدر عربی رحمہ اللہ علیہ نے بتصریح لکھا ہو مگر فقیر مترجم
بطور اختصار لکھتا ہی روز چارشنبہ شوال کی پانچوین کو نماز صبح کے بعد
حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہ نئے رواق مین پر سر سجادہ تکیہ فرمائے
ہوئے تھے اور حضرت شیخ خلیل الدین برادر حقیقی اور خادم خاص اور بعضے اور
یار و مرید کہ خدمت حضوری مین شب و روز بیدار رہتے تھے اور کتنے اعزہ اور
بھی حاضر تھے حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہ نے زبان مبارک پر جاری کیا
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر ان لوگون کیطرف مخاطب ہوکر
فرمایا تم بھی کہو حسب فرمان سب نے موافقت کی پھر مسکراتے ہوئے بطور تعجب
کے فرمایا کہ سبحان اللہ وہ ملعون اسوقت چند مسئلہ توحید مین کچھ چاہتا ہی
کہ ڈولا دے فضل خدا سے کیا التفات اور لاحول پڑھنے لگے اور حاضرین کو فرمایا
کہ تم بھی پڑھو پھر دعاؤن اور وظیفون مین مشغول ہوئے یہانتک کہ چاشت سے
فارغ ہوئے پھر کچھ دیر کے بعد بآواز بلند آغاز کیا الحمد للہ والحمد للہ خدانے کرم
کیا المنۃ للہ المنۃ للہ خوشی دل اور قوت باطن سے باربار یہی اعادہ فرماتے تھے

کہ الحمد للہ المنۃ لتند پھر رواق سے صحن رواق مین آکر تکیہ فرمایا تھوڑی دیر
کے بعد دست مبارک بڑھایا اور بطور مصافحہ قاضی شمس الدین کا ہاتھ پکڑا
اور تھوڑی دیر پکڑے رہے پھر چھوڑ دیا وداع اونہین سے شروع تھا پھر
قاضی زاہد کا ہاتھ پکڑ کر سینہ مبارک پر رکھا اور فرمایا زاہد ہم وہی ہین پھر فرمایا
ہم وہی دیوانے ہین ہم وہی دیوانے ہین پھر مقام تواضع مین نزول فرمایا اور
کہا بلکہ ہم خاک کفش دیوانگان ہین پھر ہر ایک کو بہت بڑی بشارت دیکر ہر ایک
ہاتھ اور ڈاڑھی کو بوسہ دیا اور رحمت پروردگار عزوجل اور مغفرت کا امیدوار
کیا اور یہ آیت باواز بلند پڑھی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعا اور یہ بیت زبان شکر فشان پر جاری کی بیت خدایا
رحمتت دریای عام است ❊ وزانجا قطرۂ ما را تمام است - پھر حاضرین سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ اگر کل تم سے پوچھین کہ کیا لائے ہو تو کہنا لا تقنطوا من رحمۃ
اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا ہم لائے ہین اور اگر مجھسے پوچھینگے مین بھی
یہی کہونگا پھر کلمہ شہادت باواز بلند پڑھنے لگے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ
لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور یہ دعا بھی پڑھی
رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینًا وبمحمد علیہ السلام نبیًا و
بالقرآن اماما وبالکعبۃ قبلۃ وبالمؤمنین اخوانًا وبالجنۃ
ثوابا وبالنار عقابا پھر مولانا تقی الدین اودہی کیطرف منہ کر کے ہاتھ
بڑھایا اور آغوش مین لیا اور فرمایا عاقبت بخیر ہو اور بہت مہربانی فرمائی پھر
پکارا آموں مولانا آموں دروازہ کے پاس رواق کے اندر تھے لبیک کہتے ہوے
دوڑے قدمبوس ہوے اونکا ہاتھ پکڑا اور اپنے منہ اور سینۂ مبارک پر ملنے
لگے اور فرمایا تمنے میری بہت خدمت کی ہے تمکو نہ چھوڑونگا خاطر جمع رکھو ہم سب

لوگ ایک جگہ رہین گے اگر کل تمسے پوچھین کہ تم کیا لاے ہو تو کہیو لاتقنطوا
من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً اگر مجھسے پوچھین گے مین
بھی یہی کہونگا حاضرین سے کہدو کہ خاطر جمع رکھین اگر میری آبرو رہیگی کسی شخص
کو نہ چھوڑونگا اسیطرح ہر ایک آتے تھے اور قدمبوس ہوتے تھے اور تجدید
بیعت کی درخواست کرتے تھے اور آپ ہاتھ پکڑکر اسی بات پر اکتفا کرتے تھے
کہ مینے قبول کیا اور دلجوئی کرتے تھے اور لوگونکی خدمت اور محبت کا شکریہ ادا
کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے اور رخصت ہوتے تھے پھر مولانا شہاب الدین
ناگوری آے آپنے کئی بار اونکے سر اور منہ اور ریش اور دستار کو بوسہ دیا آہ آہ الحمد للہ
الحمد للہ کہتے ہوے اپنا ہاتھ اونپر اوتارتے تھے اور درود پڑھتے تھے اور مولانا
شہاب الدین جب جب حضرت مخدوم کے جمال باکمال پر نظر کرتے تھے درود پڑھتے
تھے پھر فرمایا تمنے میری بہت خدمت کی ہے اور حسن خلق کے ساتھ تمنے میری
موافقت اور ملازمت بیحد کی ہے عاقبت بخیر ہو مولانا شہاب الدین نے مولانا مظفر
بلخی اور مولانا نصیر الدین جونپوری کی یاد دلائی اور عرض کیا کہ ان لوگون کے
باب مین کیا ارشاد ہوتا ہے آپنے بہت خوش ہوکر مسکراتے ہوے فرمایا اور پانچون
انگلیون سے سینہ مبارک کیطرف اشارہ کیا کہ مظفر میری جان ہے اور میرا جانان ہے
اور مولانا نصیر الدین بھی ایسے ہی ہین جو کچھ خلافت اور مقتدائی مین چاہیئے
سب ان لوگون مین موجود ہے پھر قاضی شمس الدین آئے اور حضرت مخدوم کے
پہلو مین بیٹھے مولانا شہاب الدین اور بلال اور عتیق نے عرض کیا کہ قاضی شمس الدین
کے باب مین کیا حکم ہوتا ہے فرمایا قاضی شمس الدین کو کیا کہونگا قاضی شمس الدین
میرا فرزند ہے مکتوبات مین کتنی جگہ کہین اوسکو فرزند لکھا ہے کہین برادر عیسلم
درویشی کے ظاہر ہونیکا باعث وہی ہے اوسی کیواسطے اتنا کہنا اور لکھنا ہوا ہے

نہین تو کون لکھتا پھر مولانا نظام الدین اودھی قدمبوس ہوئے آپنے فرمایا بیچارہ
وہان سے قصد کرکے میرے پاس آیا تھا آپکے سر مبارک پر طاقیہ تھی اوتار کر دیا اور
عاقبت کی دعا دی اور فرمایا کہ یار وجاؤ اور اپنے دین و ایمان کا غم کھاؤ اور مشغول
بحق رہو پھر حضرت شیخ خلیل الدین برادر حقیقی اور خادم خاص کہ آپکے پہلو مین بیٹھے تھے
اونھون نے آپکا ہاتھ پکڑا آپنے اونکی طرف مونہہ کیا اور فرمایا خلیل خاطر جمع رکھ اور
کچھ وصیت فرمانے لگے حضرت شیخ خلیل الدین درد برادری اور دیدار پیر و مرشد
کے فوت ہونے سے نہایت شکستہ دل ہوکر آبدیدہ ہوئے شعر جاتے ہوسے
کہتے ہو قیامت کو ملینگے کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور آپنے نہایت
شفقت سے فرمایا خاطر جمع رکھو اور دل قوی رکھو اوسکے بعد بیچارہ مسکین یعنی
زین بدر عربی نے سر زمین پر رکھا ترسان و لرزان تجدید بیعت اور توبہ کی نیت سے
سلطان العارفین قدس اللہ سرہ کا دست مبارک پکڑا اور چوما اور اپنے سر اور آنکھون
اور پلکون پر پھرایا ارشاد ہوا کون ہے عرض کیا اس آستانہ کا کتا زین بدر ہی توبہ
کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ تجدید بیعت قبول فرمایئے آپنے فوراً فرمایا جاؤ مینے تمکو قبول
کیا اور تمھارے تمام گھر کو قبول کیا اور تمھارا خیلخانہ سب جو تیرے متعلق ہے سبکو
قبول کیا اور کپڑے پہنانا تمھارے ذمہ تھا تمھارے فرزندونکو بھی اختیار
دیا خاطر جمع رکھو اگر میری آبرو رہیگی مین تمکو بھی نہ چھوڑونگا بیچارہ نے عرض کیا
کہ مخدوم جہان کے غلامونکو یہ حاصل ہے فرمایا بہت کچھ امید ہے اسیطرح لوگ
آتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ ایمان کا غم کھاؤ اور رحمت و مغفرت کا امیدوار
کرتے تھے اور بار بار آیت لا تقنطوا پڑھتے تھے اور فرمایا کہ مین جو کہتا تھا
عاقبت عاقبت وہ یہی عاقبت ہے یعنی وہ یہی وقت ہے پھر آپنے ایک لڑکے کو
دیکھکر پنج آیت پڑھنے کی فرمایش کی اور وہ سامنے ادب سے بیٹھکر یہ آیت معظم

پڑھنے لگا محمد رسول اللہ والذین معہ آپ تکیہ فرمائے ہوئے تھے اوٹھ
بیٹھے باادب دوزانو حسب معمول قدیم بحضور تمام سننے لگے جب وہ پڑھ چکا آپنے فرمایا
خوب اداکتا ہی اوسکے بعد پیراہن جسم مبارک سے اوتارنے لگے وضو کیلئے پانی مانگا
اور آستین مبارک چڑھائی اور مسواک مانگی اور بسم اللہ بآواز بلند پڑھی اور وضو شروع کیا
اور دعائین ہر محل مین پڑھتے تھے دونون ہاتھ دھوئے کہنیون تک اور مونہہ دھونا
سہو ہوگیا شیخ خلیل الدین نے یاد دلایا کہ مونہہ نہین دھویا ہی آپنے سرنو سے وضو کیا
تسمیہ اور دعائین جسطرح پرکہ آئی ہین ہر محل مین پڑھتے تھے باحتیاط تمام اور
حاضرین تعجب کرتے تھے کہ اسحالت مین اسقدر احتیاط قاضی زاہد نے داہنے
پانو دھونے مین ہاتھ بڑھاکر چاہا کہ مدد کرین آپنے باز رکھا فرمایا ٹھہرو اپنے سے
وضو کیا پھر شانہ طلب کیا اور ریش مبارک مین شانہ کیا اور جانماز مانگی دو رکعت
ادا کی آخر کار نماز مغرب کے تھوڑی دیر کے بعد آپنے بسم اللہ بآواز بلند شروع کی
اور بار بار اعادہ کرتے تھے پھر آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظلمین پڑھی پھر بار بار بسم اللہ بآواز بلند اور کلمہ شہادت پڑھا پھر
لاحول پڑھی اور کلمہ طیبہ پڑھتے تھے بسم اللہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کئی بار یہ کلمہ پڑھا اور محمد رسول اللہ
کہنے کے بعد بہت ذوق اور قوت دل اور اشتیاق سے کئی بار زبان سے نکلتا تھا
محمد محمد محمد پھر درود پڑھا پھر آیت ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء آخر
تک پھر یہ دعا پڑھی رضیت باللہ ربا آخر تک پھر تین بار کلمہ طیب پڑھا پھر ہاتھ
آسمان کیطرف اوٹھاکر بطور مناجات یہ دعا پڑھی اللّٰھم اصلح امۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کئی بار عاصیان امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے دعا کی پھر شروع
کیا اللھم اصلح امۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم اغفر لامۃ محمد

اللھم تجاوز عن امۃ محمد اللھم اغث امۃ محمد اللھم اعن امۃ محمد
اللھم انصر من نصر دین محمد اللھم فرج عن امۃ محمد فرجا عاجلا
اللھم اخذل من خذل دین محمد برحمتک یا ارحم الراحمین دعائے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آواز کم ہوگئی یہ آیت سنی جاتی تھی کہ لا خوف علیھم
ولا ھم یحزنون لا الہ الا اللہ پھر لا الہ الا اللہ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اور جان بحق تسلیم کی **شعر** این جان عاریت کہ بحافظ سپرد دوست ٭ روزے
رخش ببینم وتسلیم وے کنم **ابیات** چون سوئے آخرت علم برداشت ٭ گفت بسم اللہ
قدم برداشت ٭ دم گرمے کہ بر کشید از دل ٭ زدہ آتش بخرمن حاصل ٭ کردہ ہارا ہمہ
ناکردہ ٭ زابتدا باز ابتدا کردہ۔ سات سو بیاسی ہجری میں شب ششم شوال کو کہ شب پنجشنبہ
تھی نماز عشا کے وقت انتقال ہوا اور روز پنجشنبہ چاشت کے وقت مدفون ہوئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **قطعہ** بہار باک بن ہوا دس گل فردوس کار وصفہ
بہار اسکی سدا ہی مثل فردوس برین رکھے ٭ نہیں آگاہ میں صوفی سے لیکن آپکے در پہ
پڑا اک ناتوان۔ دنا ہو چوکھٹ پہ جبین رکھے۔ جب آپکے والد ماجد مخدوم شیخ یحیٰی منیری
قدس اللہ سرہ نے سنہ ۶۹۰ چھ سو نوے ہجری میں کہ لفظ مخدوم سے ظاہر ہے انتقال
فرمایا آپکی عمر مبارک ادنتیس برس کی تھی ادس وقت آپ سنارگانو میں تحصیل علم
کرتے تھے اور قریب فراغ تھے بعد فراغ منیر میں آئے اور وہاں سے دہلی گئے اور
مرید ہوئے تو آپکا سن شریف تیس برس کا تھا **قطعہ تاریخ** چون مقتدائے دین شرف الدین
منیری ٭ یکسال بعد ازان کہ پدر شد جنان مقیم ٭ بیعت نمود پیر ش از ان بہر فاقہ یافت
گر دید سال بیعت او گوہر یتیم۔ بعد بیعت خواجہ نے آپکو وداع کیا دو ایک منزل آئے تھے
کہ خبر انتقال خواجہ سنی سنین ہجرت چھ سو اکانوے تھے کہ لفظ اخص سے نکلتے ہیں حضرت
مخدوم جہان کی ولادت باسعادت چھ سو اکسٹھ ہجری میں ہے اور وفات سات سو بیاسی

ہین اور سینین عمر شریف ایکسو اکیس برس تاریخ شرف آگین ولادت آنشاہ ابر شریف
سال رحلت آن ماہ عمر مخدوم زندہ دایم رضی اللہ عنہ طاب ثراہ - بزرگون
سے سنتے آتے ہین کہ آپکی ولادت ماہ شعبان مین ہی شاید اونتیسوین تاریخ یا دہ دن
گذر کر رات کو نقل ہے کہ رمضان المبارک کی چاند رات ابر محیط تھا رویت
ہلال نہوئی صبح کو لوگ تحقیق رویت کیلئے حضرت مخدوم شیخ یحیی منیری علیہ الرحمۃ
کے پاس آئے ہوئے تھے کہ حویلی سے خبر آئی کہ آج صبح سے لڑکی نے دودھ نہین پیا ہے
آپنے فرمایا کہ خیر ہی چاند ہوا اور سب لوگون نے روزہ رکھا مونس القلوب مین ہے
کہ جس رات حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہ نے انتقال فرمایا حضرت مولانا مظفر
قدس اللہ سرہ نے عدن مین خواب دیکھا کہ حضرت مخدوم جہان یہ دوہرہ پڑھتے ہے
ہین دوہرہ آیئن رات سبہائیان ؛ جن کارن دھتا کہائیان - آپنے تاریخ
لکھ لی پھر جب بہار مین آئے تو آپکا انتقال اوسی تاریخ کے موافق تھا ایضًا آپکی
قبر مبارک تھوڑا چکتی تھی ایک رات اپنے مخدوم شیخ حسین اور مخدوم قاضی عالم
اور ملک عبد الرحمن مقطع اور ایک معمار کو خواب دکھلایا کہ گھر ٹپکتا ہی اور ہمکو کچہ تکلیف
دیتا ہی جب صبح ہوئی مخدوم شیخ حسین اور مخدوم قاضی عالم اپنے اپنے گھر سے
چلے تھے کہ اثنا راہ مین ملاقات ہوئی پھر ملک عبد الرحمان کو خبر کی اور اوس
معمار کو بلوایا اور سب روضہ متبرکہ مین گئے اور پردہ گھیرا اور قبر مبارک کو کھولا
اور معمار آنکھ مین پٹی باندھکر قبر مبارک مین گیا پھر ایک آنکھ کھولکر دیکھا کہ ایک
سوئی کے برابر سوراخ ہوگیا اور کفن مبارک ویسا ہی سفید وصاف وتر وتازہ ہی اور
کچھ تغیر نہین ہوا ہی اور ریش مبارک کے بال اور ہاتھ اور پانو کے ناخن بڑھ گئے ہین
پھر تلاش کرنے لگا کہ کیا چیز آپکو تکلیف دیتی ہی کہتے ہین کہ ایک کنکری پہلو سے
مبارک کے نیچے پڑ گئی تھی معمار مذکور اوسکے اوٹھا لینے مین دلیری نکرسکتا تھا

آپنے پہلو بدلا جیسے کوئی کروٹ لیتا ہی پس ساز مذکور نے وہ کنکری اوٹھالی اور یہ
باتین جو دیکھین ایک ہیبت طاری ہوئی فوراً قبر سے نکلا اور قبر برابر کی لیکن اوسکی
وہ ایک آنکھ ترقیدہ ہوگئی فقیر راقم سے ایک بزرگ فرماتے تھے کہ حضرت مخدوم علیہ الرحمہ
کو جو اتباع سنت اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت تھی برکت نیت
سے اونکے بعد وفات بھی یہ سنت ادا ہوئی مونس القلوب مین اس نقل کے پہلے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کا یہ واقعہ لکھا ہی کہ پہلے گنبد اقدس مین اوپر کو نزول انوار کے
واسطے کچھ کھلا رکھا تھا اتفاقاً ایک بلی وہان گئی اور گنبد مبارک کے اندر گر کر مر گئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو خواب دکھلایا اور ایک شخص آنکھ مین پٹی باندھکر اندر اوترا اور
اوس مردہ بلی کی ہڈیان نکالین شاید اوسنے کہین آنکھین کھولین بہت روشنی تھی آنکھونکو
تاب نہوئی ترقیدہ ہوگئین اور زبان گنگ ہوگئی کہ عالم وہان کا بیان نکرسکا **نقل** ہی
کہ ایک عورت حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ کے مزار مبارک پر آئی اور وہ حایض تھی
کہین اوسکا کرسف مزار مبارک کے قریب گر گیا کسی خادم نے اوسکو ڈانٹا اور ایک
طمانچہ مارا کہ یہان اس حالت سے کیون آئی تھی اس ناپاک کپڑے کو اوٹھا لے اور اوس
کپڑے کو اوس سے اوٹھوایا اور زمین دھلوائی رات کو حضرت مخدوم کو خواب مین حالت
عتاب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اگر وہ ناپاک آئی تھی تو میرے یہان آئی تھی یا تیرے
یہان تونے اوسکو مجمع مین ذلیل کیا اور اوس خادم کا داہنا ہاتھ خشک ہو گیا مہینون
تک الحاح وزاری کی تو حکم ہوا کہ اوس سے جا کر قصور معاف کروا الغرض کچھ دنون
اوسکی تلاش مین حیران وسرگردان رہا آخر سراغ پا کر اوسکے گھر گیا تقصیر معاف کروائی
تو ہاتھ اچھا ہو گیا سبحان اللہ کیون نہو یہ لوگ سایۂ رحمت پروردگار ہین اور رحمۃ للعالمین
کے نائب اور خلیفہ ہین وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
واتباعہ اجمعین

ذریعہ دولت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے امابعد راقم آثم کمترین
پروردۂ خوان نعمت خاندان شرف اور خاک کفش غلامان آستانۂ دولت ہے زہے شرف
زہے دولت والحمد للہ علی ذالک شعر شاید ہی صوفی ہو کل جسکو ترے در پر
روتا ہوا دیکھا ہو جتنے پہ جبین سکھے۔ اصلح حالہ واحسن مآلہ خواجہ تاشان والاشان کی خدمت
مین عرض رسا ہی کہ جب وسیلۂ شرف کہ حضرت مخدوم جہان شیخ شرف الدین احمد یحییٰ
منیری قدس اللہ سرہ وافاض علینا برہ کے حالات مین ہر لکھنے لگا تو بعض اعزہ نے درخواست
کی کہ حضرت مخدوم شاہ دولت منیری اعلی اللہ درجاتہ وافاض علینا برکاتہ کے
حالات بھی لکھے جائین تو فائدہ سے خالی نہو مینے بسر وچشم قبول کیا شعر تھا تنگ ہمکو
نام سے صوفی کی درجہ ہے کہلاتے ہین ترے ہمین اب نام چاہیے۔ اور ابھی وہ رسالہ اختتام
کو نہ پہونچا تھا کہ اسکو بھی لکھنا شروع کیا اور ذریعۂ دولت نام رکھا جی مین آیا کہ پہلے
حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ کا ذکر بھی کیا جائے تو اور بھی موجب افزونی برکت
کا ہو اور نور علی نور ہو جائے یہ تجویز ٹھہری کہ آپ سے حضرت مخدوم شاہ دولت منیری علیہ الرحمہ
تک لکھ ڈالون پھر فرمایش ہوئی کہ حضرت سے آخر شجرہ تک پیرون کا احوال بھی لکھا جائے
تو فائدہ تام حاصل ہو واضح ہو کہ پیران سلسلہ کا احوال بھی لکھا جائے اور بزرگون کا ذکر
جو لیا ہے تو انکا حال اور سال ولادت ووصال جہانتک مجکو ملا اسمین داخل کیا اور وہان فائدہ
الحمد یافتہ رشید ہ رتبت کہ صاحب کمال بے عیب حضرت مخدوم شاہ شعیب ابن مخدوم

شاہ جلال ابن مخدوم شاہ عبد العزیز ابن امام محمد تاج فقیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مناقب الاصفیا
مین حضرت مخدوم جہان کا نسب بیان نکیا ہضما للنفس کہ نسب پر فخر کرنا حرام ہی یا شہرت
کے سبب سے کہ آفتاب کے مانند روشن تھا اور آپکا نسب اور حضرت مخدوم جہان کا نسب
ایک ہی نسب مخدوم جہان حضرت مخدوم شیخ شرف الدین ابن مخدوم شاہ یحییٰ
ابن مخدوم شاہ اسرائیل ابن امام محمد تاج فقیہ ابن مولانا ابوبکر ابن ابو الفتح ابن ابو القاسم ابن
ابو الصائم ابن ابو دہر ابن ابو اللیث ابن ابو سرہ ابن ابو دین ابن ابو مسعود ابن ابو ذر ابن زبیر
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف واضح ہو کہ کہین کسی کاتب نے غلطی سے ابو ذر
کو ابو درد الکھدیا تھا اور لوگون مین اختلاف پڑگیا ہی تحقیق یہ ہی کہ ابو ذر رض زبیر ابن عبد المطلب
کے بیٹے ہین اور زبیر کی کنیت ابو صعب ہے اور ابو درداء انصاری ہین ہاشمی مطلبی نہین جنکو
شک ہو جامع التواریخ وغیرہ مین دیکھ لین اور فقیر نے حضرت شیخ ابو الفتح ہدیۃ اللہ سرمست
ابن مخدوم شاہ قاضن شطاری علیہ الرحمہ کا لکھا ہوا بدست خاص دیکھا ہی اور وہ نوشتہ
منیر مین ہنوز موجود ہی اوسمین ابو ذر بن زبیر لکھا ہی اور یہ نسب نامہ مخدوم جو مینے لکھا ہے
یہ اوسیکی نقل ہی اور ابو الفتح ہدیۃ اللہ بھی تاج فقیہی ہین حال امام محمد تاج فقیہ رح
وفتح منیر منیر بفتح اول و ثالث وسکون ثانی و رابع ہی اور اب کثرت استعمال سے بفتح میم
وکسر نون و یای مجہول مشہور ہی اور عجم مین بضم میم بولتے ہین چنانچہ استاد مرحوم اسد اللہ
خان غالب دہلوی خدا اونکی مغفرت کرے خط جو مجھکو لکھتے تھے میم کو پیش دیدیتے تھے
صاحب تواریخ فرشتہ ذکر حکومت فیروز رائے ولد کیشو راج ولد مہاراج ولد کشن ولد پورب
ولد ہند ابن حام ابن نوح علیہ السلام مین لکھتے ہین کہ بلدۂ منیر اوسکے زمانہ مین بنا ہوا اور اوسنے
بنا کیا سلطنت منوچہر شاہ ایران اور سام نریمان پہلوان کے زمانہ مین اور اوسکے دادا مہاراج
ولد کشن نے کہ فریدون کا ہمعصر تھا بلدۂ بہار بنا کیا اور اہل علم وفضل کو اطراف واکناف
سے بلوا بلوا کر اوس شہر مین مقیم کیا اور عبادتخانے اور مدرسے بہت بنوائے اور ادن

انقطاع وحدود کے محاصل کو طلبۂ علم کے خرچ مین وقف کیا اور وجہ تسمیہ بہار کی یہی ہے
کہ بہار بباء موحدہ مکسورہ زبان سنسکرت مین مدرسہ کو کہتے ہین انتہی الغرض منیر مین ایک
راجہ تھا کہ اپنے مذہب مین بہت سخت اور بڑا ظالم تھا اور اوسکا بہت بڑا علاقہ تھا اور اوسکے
علاقہ بھر مین ایک ہی گھر مسلمان کا تھا جنکا نام مومن عارف تھا اور قبر اونکی منیر مین ہے وہ
مرد کامل اور صاحب کرامات تھے راجہ اونپر طرح طرح کے ظلم اور سختیان کرتا تھا اور چاہتا
تھا کہ وہ اوسکی عملداری سے نکل جائین اور وہ ایسے بزرگ تھے کہ پنجوقتی نماز بیت اللہ مین جاکر
ادا کرتے تھے جب راجہ کا ظلم حد سے زیادہ ہوا وہ مدینہ مین گئے اور روضۂ منورہ پر جاکر استغاثہ
کیا اوس رات کو امام محمد تاج فقیہ نے کہ شہر بیت المقدس محلہ قدس خلیل مین رہتے تھے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور فرمان جہاد صادر ہوا اور یہ بھی ارشاد
ہوا کہ ہم بعضے امرا و ملوک کو بھی حکم کرتے ہین وہ لوگ بھی مدد دینگے الغرض امام والا مقام
نے سبھون کو ارادۂ سفر و عزم جہاد بیان کیا اور بہت مسلمان ساتھ ہوئے اور راہ کے
درمیان جہان پہونچے وہان کے مسلمانون نے ساتھ دیا اور بعضے بادشاہون نے
بحکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کہ عالم رویا مین مشرف بزیارت ہوئے اپنے عزیزونکو سالار
فوج کرکے لشکر ساتھ کر دیا چنانچہ تاج الدین کھانڈ گاہ اور میر علی ترک اور ایک شہید شاہزادون
سے ہین اور میر سید جعفر اور میر سید مظفر بھی سردارون سے تھے اور سالار کل افواج حضرت
قطب سالار علمبردار ربانی تھے جنکا مزار موضع مہدانوان مین ہے الغرض جب لشکر
اسلام اوسکے ملک کے سرحد پر پہونچا وہان سے جہاد شروع ہوا جب غازیان دین بفتح
وفیروزی قریب منیر پہونچے وہان کا راجہ اپنے اہل وعیال کو لیکر کہین فرار کرگیا پھر اوسکی
خبر معلوم نہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ راہ مین کسی غازی کے ہاتھ سے مارا گیا الغرض
بفتح و ظفر منیر مین پہونچے اور علم اسلام نصب کیا اور رواق مین جو ایک پتھر کا تکیہ ہے
اور تکیہ بولا جاتا ہے امام محمد تاج فقیہ اوسپر تکیہ لگاکر بیٹھے اور تلوار دھوئی بڑی درگاہ

جہان حضرت مخدوم شاہ یحیی منیری کا مزار ہے کوئی پرستش کی جگہ تھی غازیون نے
بتون کو توڑا اور اوسکے دروازہ پر جو ایک تصویر ہے پتھر کی اوسکو شکستہ کرکے
جہاد کی نشانی چھوڑ دی قطعہ تاریخ یافت چون بر راجہ منیر ظفر ۔ داد امام از دین جہانی
رانوی ۔ ہست منقول از بزرگان سلف ۔ سال آن دین محمد شیدقوی ۔ شہیدون
کے نام جو مشہور اور کرسی نامہ مین مسطور ہین یہ ہین علوی شہید میر سید علی ترک
ترک شہید فرید شہید تاج شہید معصوم شہید چندن شہید جنید شہید اسحاق شہید
یعقوب شہید یوسف شہید پہلوان شہید صوفی شہید شاہ عبدالغنی شہید شاہ
عبدالسبحان شہید قبول شہید دوست محمد شہید علاءالدین شہید سید جلال شہید
تیرو شہید سید روشن علی شہید شاہ غلام حسین شہید مصطفٰے خان شہید یوسف
بیگ شہید شیخ عاصم شہید داؤد شہید رضی اللہ عنہم اجمعین حاصل کلام حضرت
امام محمد تاج فقیہ کا دل اس لقرستان مین نہ لگا بعد فتح صاحبزادونکو اپنی جگہ پر
چھوڑکر وطن کی طرف مراجعت کی صاحبزادے تین تھے مخدوم شاہ اسرائیل اور
مخدوم شاہ اسمعیل اور مخدوم خاعبدالعزیز اور بعضے کہتے ہین کہ مخدوم شاہ
یحیی منیری کی ولادت وطن ہی مین ہوئی تھی آپ اپنے جد امجد کے ساتھ آئے
تھے اور مخدوم شاہ رکن الدین مرغیلانی مخدوم شاہ یحیی منیری کے استاد ہین
آپ بھی ساتھ آئے تھے اور ایک رسالہ مین جو کسی بزرگ نے حضرت مخدوم شاہ
شعیب علیہ الرحمہ کے احوال مین لکھا ہے یون مسطور ہے کہ امام محمد تاج فقیہ نے بحکم رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محلہ قدس خلیل سے کہ بیت المقدس کے محلون سے ہے
آکر منیر مین دین اسلام جاری کیا شرافت حسب و نسب اور کمالات کسب کا آپکے کب
بیان ہوسکتا ہے کہ تمام بہار اور اوسکے اطراف و اکناف مین آپکی اولاد سے بزرگان
صاحب ولایت ہین آپ اپنے ساتھ تین بیٹونکو لئے ہوئے آئے اور اونکو اپنی جگہ پر

چھوڑا اور ملک کو تقسیم کر دیا سرکار بہار مخدوم شیخ اسرائیل کو اور سرکار ترہت
مخدوم شیخ اسمعیل کو بخشا اور مخدوم شیخ عبدالعزیز کو شیخ اسرائیل کے سپرد کیا
اور فرمایا کہ یہ تمھارا چھوٹا بھائی ہے تم اسکے باپ کی جگہ پر ہو عبدالعزیز تمھارے حصہ مین
شریک ہے آپنے بدل وجان قبول کیا پھر فرمایا کہ تم لوگ ہندوستان مین رہو اسلام
جاری کرو اور خلق خدا کو نیکی کی راہ دکھاؤ مین مدینہ منورہ مین آستانۂ معظمہ پر جاتا
ہون انتہےٰ **نقل ہے** کہ حضرت مخدوم شاہ یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کے زمانہ مین
ایک بادشاہ غازی و مجاہد جہاد کرتے ہوئے دیار مشرق مین پہونچے آپنے سلطنت
اونکے نذر کی اونہون نے کہا کہ مین جہاد کرتا ہون مال غنیمت لیتا ہون مسلمان کا مال و
ملک نہین لیتا آپنے فرمایا کہ بادشاہی اور ملک وراثت اور ملک نہین داد الہی ہے جسکو
چاہے دے مجھسے یہ بار نہین اوٹھتا عبادت مین حرج ہوتا ہی پھر عدل و انصاف
کیلئے وصیت کی اور سلطنت اونکے گلے مڑھی اور خود سبکدوش ہوئے اور بادشاہ
غازی خرچ خانقاہ وغیرہ کیلئے چند مواضع آپکے متعلق کر گئے آپنے بفراغ خاطر خداوند
تعالیٰ کی عبادت اور رضا و محبت مین عمر عزیز بسر کی آخرکار شعبان کی گیارہوین چھہ
سو نوے ہجری مین ملک لازوال بہشت مین اریکہ **فی ظلال علی**
الارائک متکئون پر مقیم ہوئے فقیر نے ایک پارینہ کتاب کے ایک ورق پر
ایک شعر لکھا ہوا دیکھا اور باقی کیڑون نے چاٹ لیا تھا وہ شعر یہ ہے **قطب**
اقطاب زمان مخدوم یحییٰ بادشاہ * چون ز تخت ظاہری در خلوت باطن نہفت *
یقین ہوا کہ ضرور تاریخ ہوگی تو مینے دو شعر اور کہکر اوسمین ملادے اور مادہ تاریخ وفات
شریف کہ لفظ مخدوم ہے اور سلف سے منقول ہے اوسکو اور ایک مادۂ تاریخ او اپنی طرف
سے نکالکر اوسمین داخل کر دیا **قطعہ تاریخ** قطب اقطاب زمان مخدوم یحییٰ بادشاہ
چون ز تخت ظاہری در خلوت باطن نہفت * آنکہ پیرایۂ الفقر فخری ناز داشت

ترک شاہی کردہ باشاہ مجاہد داد ہفت + شد دو تاریخش ز القاب شریفش خود عیان
آن یکی مجید دوم دیگر تارک دیہیم گفت + جس زمانہ مین آپنے رحلت فرمائی حضرت
مخدوم جہان شرف الدین منیری علیہ الرحمہ کا سن شریف اونتیس[۲۹] برس کا تھا اور جب
دہلی مین جاکر مرید ہوئے تو سن مبارک تیس[۳۰] برس کا تھا اونہین دنون آپکے پیر خواجہ
خواجگان حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی علیہ الرحمہ کا انتقال ہو شعر تاریخ سال
شیخ زمان نجیب الدین + گفت ہاتف کہ خواجہ دین بود + ایضاً نجیب دین کہ اخص
الخواص بود بجاست + کہ سال رحلت او ہجوا اخص آمد[۶۹۱]

ذکر حضرت مخدوم شیخ مظفر بلخی[۶۹۱] قدس اللہ سرہ

پہلے آپکا حال مناقب الاصفیا سے ترجمہ کیا جاتا ہی خداوند تعالی ہم بیچارونکو اعتقاد
صادق وخالص عطا فرمائے اور آفات نفس سے بچائے اور پیشواؤن کے زیر
قدم منزل مقصود پر پہونچائے۔ **قولہ** خداوندا کہ شاہ تجرید + **مظفر** مظہر
برہان تفرید + وہ سلطان جہان تجرید کے وہ قہرمان ایوان تفرید کے وہ آفتاب
آسمان درباخت وبرخاست کے وہ ایسے گذری ہوئی ہمت اونکے مقام سے درجات
کے وہ فنا دیکھی ہوئی تجلی ذات کی وہ بقا پائے ہوئے بھید مین صفات کی وہ
باکباز میدان ملک وملکوت کی وہ شہباز ہوائے جبروت ولاہوت کے وہ صوفی
متکبر ساتھ کبریائے ربانی کے وہ لاڈلے بارگاہ بلند سبحانی کے وہ جان شیخ
جہان اور روان معروف کرخی برہان الحق والدین شیخ مظفر شمس بلخی اجلہ پیران
طریقت اور اعزۂ اصحاب حقیقت سے تھے **ف** ایک عزیز جو اس تالیف مین
موکد ہین مجھپر متقاضی ہوئے کہ یہ جملہ جو ہی کہ متکبر ساتھ کبریائے ربانی کے میری
سمجھ مین نہ آیا اسکا مدعا بھی لکھدیا جائے **نقل** ہے کہ امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ سے لوگون نے کہا کہ آپ مین سب کمال کی صفتین ہین زہد وکرم

وغیرہ اور آپ خاندان نبوت کے قرۃ العین ہین لیکن متکبر بہت ہین فرمایا مین متکبر نہین ہون جناب کبریا کا تکبر تمھین ہے کہ جب میرا کبر خدا ہو گیا اوسکا کبر مجھ مین آیا اور میری جگہ پر بیٹھا اپنے کبر سے تکبر کرنا نچاہیئے لیکن اوسکے کبر سے تکبر کرنا چاہیئے

بیت دل من ہست صاف آئینہ ؛ صورتے کاندروست جلوہ اوست۔ انتہے

مراتب معرفت اور اوسکے دقایق مین اور اسرار توحید اور اوسکے حقایق مین کمال رکھتے تھے ریاضت و مجاہدہ مین سالکون مین راسخ تر تھے سیر الی اللہ مین آپکو قرار نتھا جبتک مقصود کو نہ پہونچے اور سیر فی اللہ مین چین نہ لیا جبتک میدان عشق نامتناہی مین نہ پڑے عشق خدا تعالے کے سوا کسی چیز پر نہ ٹھہرے درد محبت حق مین معروف تھے دنیا کیا ہی آخرت آپکی ہمت کے آگے کچھ قدر نہ رکھتی تھی ہر طور مین عالی کلام تھے شیر مرد آپکی بات پر عمل کرے پست ہمت بھاگنے کی راہ لے ہر طور مین شورش رکھتے تھے سالکان چالاک وجانباز کے مرشد تھے جو کہ جان وتن پر کھیل جاتا آپکی خدمت وصحبت کے لایق ہوتا اور جو کہ ایسا نہوتا آپکی صحبت مین قدم نرکھہ سکتا ابتدائے حال مین آپکو علم شریعت کا شغل پورے طور پر تھا جس درویش کے پاس جاتے مشکلات علم کو پوچھتے جب جواب مین تشفی نہین ہوتی اعتقاد درست نہین کرتے آپکے والد شیخ شمس الدین شیخ احمد چرمپوش کے خلیفہ تھے آپ فرماتے شیخ احمد مرد بزرگ ہین خوارق عادت بہت رکھتے ہین یعنی صاحب کرامات ہین لیکن ہمارا اعتقاد اوسپر ہے کہ علم مین راسخ ہو اون دنون حضرت مخدوم جہان شیخ شرف الدین منیری کے تبحر کا شہرہ شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت چارون طرح کے علم مین ایک جہان کو گھیرے ہوئے تھا آپکی طبیعت کی خواہش مخدوم جہان کی طرف تھی لیکن باپ کی رضامندی کے سبب سے توجہ مین دیر کرتے تھے باپ نے جب معلوم کیا فرمایا اے تمھاری رائے پر جہان تمھارا عقیدہ

[illegible] زبان توجہ کر کے پھر مخدوم جہان کی خدمت میں آئے اور جو کچھ مشکلات علمی رکھتے
تھے پوچھا مخدوم جہان نے اونکے جواب شافی دیے اگرچہ آپنے زیادتی علم سے
لا نسلم بہت کہا مخدوم جہان بسبب اوس اخلاق کے جو آپ رکھتے تھے اونکی باتوں
کو [illegible] بولے بیان واضح سے اونکی مشکلونکو حل کیا آخر مجلس میں اپنی گستاخی
کی دلیری پر پشیمان ہوئے اور اخلاق مخدوم جہان پر بے اختیار دلدادہ ہو گئے
پھر ربط قلب حضرت مخدوم جہان کے ساتھ پیدا ہوا [illegible] خداوند والا
کے فیض اور فضل سے جو باطن سے ظاہر ہوئی [illegible] کی مخدوم
جہان نے اونکو شرف ارادت سے مشرف کیا پھر مشغولی راہ طریقت کی درخواست
کی مخدوم جہان نے فرمایا راہ طریقت کی مشغولی بغیر علم کے نہیں ہوتی تمنے جو
علم پڑھا جاہ اور منزلت کی نیت سے تھا کچھ اتنا ثمرہ نہ دیگا خلوص نیت سے اللہ
کیواسطے پھر کے نئے سرسے پڑھو اور تحقیق کرو تو کمال کا پھل لانیوالا ہو اور
ترقی سلوک کا سبب ہو اوس عالی ہمت نے ویسا ہی کیا اوسی وقت وداع ہوئے
پیادہ پا چلے کئی کوس گئے تھے کہ پاؤں میں چھالے پڑ گئے چلنے کی طاقت
نہ رہی کسی درخت کے نیچے تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ ایک ملک زادہ حضرت
مخدوم جہان کے مریدوں میں سے اپنے مقررہ کیواسطے دہلی کو جاتا تھا اوسی درخت
کے نیچے اوترا اور پہچانا پوچھا کہاں جاتے ہو حضرت شیخ [illegible]
[illegible] ملک زادہ نے خوش ہوکر فوراً ایک گھوڑا سواری [illegible]
[illegible] ملک زادہ نے کاروبار [illegible]
میں [illegible] رجوع کیا اندازہ دو سال [illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible] اختیار کرد [illegible] اگرچہ راغب [illegible]

الوالامر کی قبول کیا تو ایک دن کوٹھے پر تدریس مین مشغول تھے ناگاہ قوال آ گئے
اور کچھ گانے لگے آپکو ایک حالت طاری ہوئی کہ فوراً اپنے کوٹھے سے نیچے گرایعنی
کود پڑے خدا تعالی نے بچالیا کچھ ضرر نہ پہونچا اوسی حالت مین گھر کو لٹا دیا بہار
کیطرف روانہ ہوئے مخدوم جہان کے حضور مین پہونچے مریدان عالی ہمت کو کام
اونکی ہمت کے موافق فرماتے ہین واللہ اعلم اسمین حکمت یہ ہوگی کہ جاہ یعنی عزت
جو زیادتی علم سے آپکو حاصل ہوئی ہو ٹوٹ جائے اور اپنے کو جاہلون مین شمار
کرین جب تخلیص نیت اللہ کیواسطے طلب کریگا خدا تعالی اوسکو آفت جاہ سے
کہ زنار آہنی ہو بچا لیگا پیران صادق مریدونکو حال کے موافق کام فرماتے ہین
ف مترجم یہان ایک نقل خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کی لکھتا ہو آپ کے پاس
ایک زاہد آیا اور کہا مجھکو خدا تک پہونچا سکتے ہو فرمایا ہان مگر مین جو کہونگا وہ تو
نکر سکیگا زاہد نے کہا فرمائیے کرونگا کہ برسون سے اس کام کا طالب ہون خواجہ
نے کہا ایک توبڑہ مین جوز بھر کر لا اور جس محلہ مین لوگ تجھکو عزیز اور بزرگ سمجھتے
ہین وہان لیجا اور لڑکون کو کہہ جو مجھکو جتنی دھولین جڑیگا اوتنے ہی جوز گنکر
اوسکو دونگا اور جو دھول نہ جمائیگا اوسکو جوز نہ دونگا زاہد نے کہا لا الہ الا اللہ
خواجہ نے فرمایا سبحان اللہ اگر یہ کلمہ کوئی کافر کہے مسلمان ہو اور تو اس کلمہ کے کہنے
سے مشرک ہوا زاہد نے کہا کیونکر خواجہ نے کہا اس سبب سے کہ تو نے اپنے کو بزرگ
سمجھا اور اپنی بزرگی کے لئے یہ کلمہ پڑھا نعظیم حق کے لئے نہین زاہد نے کہا مین یہ نہین
کرسکتا خواجہ نے کہا تو تیرا علاج نہین مین نہ کہتا تھا کہ جو مین کہونگا وہ تو نکر سکیگا اتنہے
سنا ہی کہ مخدوم جہان علیہ الرحمہ نے آپکو فقیران خانقاہ کی خدمت فرمائی تھی
آپ اوسمین خوش رہتے فقرا جس کام کو کہتے آپ اطاعت کرتے عزت اور ذلت کیطرف
التفات نہ فرماتے کپڑے اگر پھٹ جاتے پیوند لگا لیتے اور گریبان دے ڈالتے

ایکدن مخدوم جہان نے دیکھا کہ کپڑے اونکے بہت پھٹ گئے ہین اور نہایت
ذلت کیصورت مین پہونچے ہین باایہمہ خوش ہین بزبان حال یہ کہتے تھے **شعر**
مین خوش ہون خواری و تنہائی اچھی ہے مجھکو + کہ التفات مرے حال پر کسیکو نہین
فرمایا مولانا مظفر کو لطیف اور بیش قیمت کپڑے دین اور مکان لطیف اور ہوادار
اونکے لئے بنادین اور خوابگاہ کے کپڑے لطیف اور نرم دین اور طرح طرح کے
لطیف کھانے پہونچائین لوگون نے ویسا ہی کیا لیکن آپ خدا تعالی کی محبت او
طلب مین ایسے تھے کہ یہ سب آپکو کانٹون کے برابر معلوم ہوتا تھا آپ پر فقر کا بھید
روشن ہوچکا تھا ان چیزون مین مشغول نہوتے تھے اور زبان حال آپکی یہ تھی کہ کہتے
تھے **بیت** جان آدم چون پسر فقر سوخت + ہشت جنت را بیک گندم فروخت ؛
ایکدن شیخ مظفر دہلیز پہ ہاتھ اونچا کئے ہوے کھڑے تھے آپکی نظر مبارک پڑی
دیکھا کہ گوشت بدن مین نہین رہا ہے پوست استخوان سے چسپیدہ ہے پہلو نکلا ہوا ہے
حضرت شیخ جہان نے قاضی زاہد کیطرف رخ کیا فرمایا زاہد دیکھتے ہو کیا سدھ ہوگیا
ہے یہ کہ لانسلم کہتا ہوا آیا تھا اور بہت کچھ انعام و اکرام ارزانی فرمایا سنا ہے
کہ ایکدن اپنے مشغلہ یعنی مشغولی کے مقام سے باہر آئے اور کہا کہ مین مشغلہ مین
بیٹھا ہون اور میرے دلمین فلانہ یعنی منکوحہ کا ذکر بار بار بے اختیار گزرتا ہے مشغلہ مین
بیٹھنا کیا فائدہ کریگا مخدوم جہان نے ظاہر مین اون سے کچھ نہ فرمایا تھوڑی
دیر بیٹھے رہے اوسکے بعد کہا کہ مینے فلانہ کو طلاق دیا مخدوم جہان نے یہ بات جب
اون سے سنی فرمایا تمکو خلوت کی حاجت نہین جہان رہو اور جس حال مین رہو
برابر ہے اپنی بلندی ہمت کے سبب ساخت و برخاست مین پیر کے دل کے محبوب ہوے
یہ جو کہگئے ہین کہ پیر و مرید کی تلاش مین ہین تو اپنے کو مریدون کے آئینہ مین دیکھین
وہ مرید آپ تھے مجذوبون سے بقوت جذبہ اور پیر کی رہبری سے عقبات سے

ترقی کی اور احوال کے ظہور سے مقامات تمکین میں پہونچے باوجود اسکے کہ مقام تمکین
میں تھے آپکا شور اور غلبۂ حال حد سے زیادہ تھا متاع دنیاوی جایز نہیں رکھتے کہ
آپکے پاس رہے جب گھر میں کچھ متاع دنیاوی دیکھتے خلق کو کہتے کہ لوٹ لو نقل ہے
کہ صحیح مسلم نسخہ صحیح نہایت تصحیح کے ساتھ کاغذ ابریشمی پر بخط عربی لکھا ہوا تھا
شیخ الاسلام شیخ حسین معز شمس بلخی کو صحیح مسلم کی قرائت اوسی نسخہ میں تھی اور وہ
نسخہ شیخ حسین کو عطا کیا تھا اور کبھی دیکھنے کو شیخ حسین سے مانگ لیتے ایکدن نسخہ
[illegible] کے تھا ایک سائل آیا آپسے کچھ مانگا آپکے پاس نہ رکھتے تھے وہی نسخہ
سائل [illegible] کو دیا شیخ حسین نے سناگئے اور کہا آپنے یہ نسخہ مجھکو عطا کیا تھا فرمایا
[illegible] دیا تم بھی دیدو پھر انہوں نے تین سو ٹنکوں پر اوس سائل سے مول لیا
[illegible] ایک عزیز ملاقات کو آیا تھا لے نقرہ لایا وہ چاندی کے ٹنکے ہر ایک
[illegible] پر تقسیم کر دیئے دو ٹنکے رہ گئے تھے خادم نے کسی طاق پر رکھدیئے
[illegible] پر نماز میں مشغول ہوئے جب تحریمہ نماز کیواسطے باندھتے ہیں دو ستور
[illegible] آتے ہیں لاحول کہکر دفع کرتے ہیں جب کئی بار یہ معاملہ ہوا خادم کو فرمایا
[illegible] تلاش کرکے آلایش دنیا گھر میں رہگئی ہو کہ ہر بار نماز میں مزاحمت کرتی ہے
[illegible] تفحص کیا ہر چند تفحص کیا کوئی چیز دنیاوی نہ پائی پھر آیا عرض کیا پھر
جب نماز میں مشغول ہوئے پھر وہی دو ستور صورت پکڑ کر سامنے آئے خادم کو
[illegible] خوب ڈھونڈھا کسی طاق پر دو ٹنکے تھے سامنے لایا فرمایا
[illegible] باہر آیا پھر کہ یا وہ صورت ستوروں کی دفع ہوئی کہا الحمد
لله والمنة لله سنا ہے کہ جس زمانہ میں حضرت شیخ جہان
[illegible] مشغول ہوتے تھے شیخ مظفر کے مشغولی کیلئے حجرہ تعین کیا تھا
اوسی حجرہ میں مشغول ہوتے تھے اوس تعین سے تیس اور کئی دن گذر گئے

کہ امیر شنجو قوال نے آکر دروازہ حجرہ کے آگے یہ بیتین اوٹھائین **ابیات** کیش مارسم شکستن نبود عہد وفا را * اللہ اللہ تو فراموش مکن صحبت ما را * درین دیار گذشتی وسالہا بگذشت * ہنوز بوے تو می آید از منازلہا * آپکو طاقت نہ رہی جلد توڑا فوڑا حجرہ سے تواجد کرتے ہوئے نکلے آپکے در باخت اور برخاست کو کیا کہہ سکتے ہین خوارق عادات یعنی کرامات مین ایک شان عجیب رکھتے تھے کہ ظاہر نہوتی مگر غلبہ وقت مین یا کسی مرید کی مصلحت سے **نقل** ہے کہ ایک دن اپنے پیر کے ساتھ کسی مجلس مین حاضر ہوے شیخ منہاج الدین اوس مجلس مین حاضر تھے بات فضیلت حج مین چلی شیخ منہاج الدین نے بطور تعریض کے آپکے پیر کی طرف کہا کہ حج سب مسلمانون پر فرض ہے اور ایک طرح کا فخر فعل حج سے ظاہر کیا آپکو شیخ منہاج الدین کی باتون کے سننے سے ایک قسم کی حرارت باطن مین پیدا ہوئی ضبط نکر سکے آستین شیخ منہاج الدین کو دکھلائی اور بولے کتنا حج حج کا ذکر کر دگے غلامان شیخ شرف الدین کی آستین مین دیکھو شیخ منہاج الدین نے جو نگاہ کی کعبہ مبارک کو آپکی آستین مین دیکھا تعجب مین رہے آپکے پیر کو یہ بات خوش نہ آئی آپکو کہا کہ جتنا تو اپنی کرامت مین مشغول ہوا اوتنا ہی کرامت دینے والے سے روگردانی کی **منا ہی** کہ جناب شیخ شمس الدین دہلی مین کسی عہدہ کا شغل رکھتے تھے ایکدن اہل دیوان مین سے کسی شخص نے گوشۂ چشم سے ایک اشارہ کسی چیز کیطرف کیا شیخ شمس الدین کی نظر اوسپر پڑی دلمین گذرا کہ یہ نفاق کی علامت ہے ایسی مجلس مین رہنا نچاہئے شغل جو رکھتے تھے ترک کیا اور دہلی سے نکلے جب بہار کے قریب پہونچے شیخ احمد چرمپوش اونکے آنے سے آگاہ ہوئے فرمایا ایک دوست آتا ہے اپنے یارون کو لیکر استقبال کیا ملاقات کے بعد شیخ شمس الدین مرید ہوے اور شیخ احمد چرمپوش کی خانقاہ مین مشغول ہوئے اور اپنے حرم کیطرف لکھ بھیجا کہ مینے ترک دنیا کیا

تم اگر میری موافقت کرو اسباب واموال کو بیٹون کے سپرد کرکے اسطرف چلی آؤ او ننکے
حرم نے شیخ مظفر اور شیخ معزالدین دونون بیٹونکو کہا تملوگ اسباب واملاک لے لو
ہم تمھارے باپ کی موافقت کرینگے ان لوگون نے کہا باپ کی موافقت کے لیے
ہملوگ اولی ہین ہم بھی والد کی موافقت کرینگے پھر گھر لٹواکر چلے بہار آسئے۔
ف حضرت شیخ بہرام بہاری علیہ الرحمہ کہ حضرت شیخ حسین معز شمس بلخی کے مرید
وخلیفہ ہین اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ بعضے تواریخ بلخ مین ہے کہ شاہ ادہم بن سلیمان
ایک درویش عارف وکامل تھے کہ سلطان ابراہیم بن ناصر الدین جو حضرت
امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے تھا اوسکی بیٹی پر عاشق
ہوے ورداوس سے کدخدا ہوے اوسے ابراہیم بن ادہم پیدا ہوے اوس بادشاہ
کے دوسرا لڑکا نہ تھا اوسکے بعد ابراہیم ادہم بادشاہ ہوے آخر کار آپنے جب بادشاہی
ترک کی آپکے فرزندون مین بادشاہی رہی سلطان مظفر اور سلطان معز شمس بلخی
تک ان لوگون نے بھی بادشاہی ترک کی ہے جب حضرت شیخ احمد چرمپوش کے کمال
کا شہرہ بلخ مین پہونچا تھا شاہ مظفر اور شاہ معزالدین سلطنت بلخ کو چھوڑکر اپنے
والد ماجد شاہ شمس الدین کی موافقت مین کہ حضرت احمد چرمپوش کے خلیفہ تھے
بارادہ بیعت بہار مین آئے شیخ معزالدین شیخ احمد چرمپوش سے مرید ہوئے
اور شیخ مظفر باجازت پدر مخدوم جہان سے یہ خبر سنکر حضرت شیخ احمد چرمپوش
نے مولانا مظفر کو لاولد کہا اس بات سے مولانا بہت ملول ہوے حضرت
مخدوم جہان نے فرمایا کہ خاطر جمع رکھو خوش ہو کہ فرزندان شیخ معزالدین تمہارے
فرزند ہین پھر حضرت مخدوم نے مولانا کو طالبون اور مریدون کے وضو کے لیے
آب کشی کی خدمت دی غرور شاہی اور نفس امارہ کے توڑنے کے ارادہ سے
جب مولانا مظفر کمال شیخی کے درجہ کو پہونچے تو ان کلمات سے آپکو سرفرازی

بخشی کر تن شرف الدین جان مظفر جان شرف الدین تن مظفر مظفر شرف الدین شرف الدین مظفر پھر حضرت مولانا کو عدن کی ولایت سپرد ہوئی کہ وہان کی زمین مردہ قبول نکرتی تھی جب کوئی مردہ مدفون کیا جاتا تھا زمین باہر پھینک دیتی تھی آپکے قدموں کی برکت سے یہ بات موقوف ہوئی یہ قول موافق ہی قول بزرگان منیر سے اور فقیر نے اپنے پیشواؤن سے ایسا ہی سنا ہی اور شیخ حسین بچپن سے حضرت مولانا مظفر کے کنار شفقت مین پلے اور آپکے کہلائے اور حضرت مولانا کا فیضان سلسلہ شیخ حسین سے جاری ہوا اور آجتک جاری ہی اور شیخ حسین کے تین بیٹے تھے شاہ سلیمان اور شاہ سیف الدین ایک بطن سے کہ ننہال اونکا گھیری خانپور مین تھا اور شاہ حسن ایک بطن سے کہ مان اونکی بی بی عروس تھین مولانا مظفر کے برادر حقیقی مولانا قمر الدین کی بیٹی **نسب مولانا** حضرت مولانا مظفر ابن سلطان سید شمس الدین ابن سید علی ابن سید حمید الدین ابن سید سراج الدین ابن سید بزرگ ابن سید محمود ابن سلطان ابراہیم ابن سید ادہم ابن سید سلیمان ابن سید ناصر الدین ابن محمد ابن یعقوب ابن احمد ابن اسحٰق ابن زید ابن محمد ابن قاسم ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن شاہ مردان علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ یہ نسب نامہ لکھنے کے وقت نسخہ مطلوب المبارک ملفوظ مولانا شیخ آموں علیہ الرحمہ سے بھی صحیح کر لیا گیا ہی وہ بھی سلطان شمس الدین و سلطان علی لکھتے ہین یہ موافق ہی قول شیخ بہرام بہاری سے اور دلیل ہی اس بات کے اثبات کی کہ سلطنت سید شمس الدین اور مولانا تک تھی اور فقیر راقم نے بھی اپنے پیشواؤن سے ایسا ہی سنا ہی واللہ اعلم بالصواب گنج لا یخفیٰ ملفوظ شیخ حسین معز بلخی مین ہی کہ سمندر کے گھر مین مجلس تھی حضرت مولانا مظفر کو بھی بلوایا تھا حضرت مخدوم جہان کے یارون

مین سے بعضے لوگ اور بھی تھے سب نے سماع کیا برخاست کے بعد اپنے یارون
کیطرف رخ کرکے فرمایا کہ سماع کی زبان سے مین آپ لوگون کو کچھ پیام دیتا ہون
اور سماع آپ لوگونکو کچھ کہتا ہی اور یہ قطعہ پڑھا **قطعہ** گروہ نفس پرستان سماع اگر
دانند ✦ یکی دو حرف بگویم من از زبان سماع ✦ برے زیر پا بگویید ہر چہ غیر سماع ✦ سماع
ازان شما و شما ازان سماع ✦ غلہ کوٹھیون مین ویسا ہی کپڑے گٹھری مین اوسیطرح
پر کس چیز کو چھوڑ کہ پاے کو بی کرتے ہو۔ گنج لایخفے اور مونس القلوب مین ہے
کہ ایکبار حضرت مخدوم شیخ مظفر مرحوم کو بہار کے عالمون کے ساتھ بحث کا اتفاق
ہوا آپ فرماتے تھے کہ مسموع یعنی جو کچھ سننے مین آتا ہی اور مقرو یعنی جو کچھ پڑھا
جاتا ہی اور مکتوب یعنی جو کچھ لکھا جاتا ہی اور محفوظ یعنی جو کچھ دلون مین یاد ہے
حقیقۃً وہی کلام نفسی ہی بغیر حلول کے اور وہ لوگ کہتے تھے کہ یہ کلام نفسی نہین ہے
بلکہ کلام نفسی پر دال ہی جب بہت مجادلہ ہوا آپنے فرمایا کہ تملوگ کیا سمجھوگے
تمھارے استادون نے نہین سمجھا ہی یہ بات اون لوگون کو گران گذری محضر کیا
اور مخدوم مرحوم نے بھی ایک رسالہ لکھا اوسمین دلائل منقول و معقول بہت لاے
صبح کو مخدوم جہان کے حضور مین لیکر آے عرض کیا کہ متعلمان بہار نے محضر کیا ہی
اگر حکم ہو تو جاؤن اور جواب دون حضرت مخدوم جہان نے اوس رسالہ کو ملاحظہ
فرمایا ناخوش ہوکر اوس رسالہ کو پارہ پارہ کیا اور فرمایا مولانا تم میرے پاس
مسلمان ہونے کو آئے ہو یا بحث کرنیکو یہ جو تمنے لکھا ہی بارے کون سمجھیگا یہ لوگ
تو جامد الطبیع ہین جب دیر ہوئی دو طالب العلم مخدوم مرحوم کے بلانے کو آپکے
ہان آئے وہان سنا کہ آپ مخدوم جہان کے ہان گئے ہین یہان آئے اور شرط
آداب بجا لاکر بیٹھ گئے حضرت مخدوم جہان نے فرمایا ایک تو خود سمجھتے نہین اور اوسپر
دوسرون کے ساتھ بحث کرتے ہین طالب علمون نے جب یہ سنا سمجھا کہ حضرت

مخدوم جہان حضرت مولانا مظفر کے موافق ہین پھر گئے پھر جب وہ لوگ بعضے دہلی
مین گئے وہان کے علمار نے وہی باتین ثابت کین جو مخدوم مرحوم فرماتے تھے
مونس القلوب ملفوظ شیخ احمد بن حسن بلخی مین ہر کہ حضرت مخدوم جہان حضرت
مولانا مظفر سے دو بار ناخوش ہوے تھے ایک تو وہی کہ اوس رسالہ کو چاک
کیا دوسرا واقعہ یہ ہر کہ شیخ منہاج الدین علیہ الرحمۃ بار ہا حضرت مخدوم جہان پر
بطور طعن کے الزام دھرتے تھے کہ مخدوم حج کو نہ گئے اور مخدوم جہان عذر
شرعی بیان کرتے کہ مادر ضعیفہ کا حق پابند کئے ہوئے ہے اور حاجی منہاج الدین
رحمۃ اللہ علیہ نے سات حج کئے تھے مخدوم شیخ مظفر مرحوم نے اونکو آستین
دکھلائی اور حاجی صاحب نے جو نظر کی تمام مکہ مدینہ اور حرم اور اونکے مقامات
کو دیکھ لیا اور شرمندہ ہو گئے بلکہ دو ایک شخص اور بھی وہان تھے اون لوگون
نے بھی دیکھا حضرت مخدوم جہان کو یہ بات پسند نہ آئی ناخوش ہوے اور
اس معاملہ مین تین دن تک مولانا مظفر سے بولے نہ تھے اور آپنے مولانا مظفر
کے حق مین فرمایا ہر کہ اگر مین نہوتا تم مانند منصور کے ہوجاتے **ایضاً** حضرت
مخدوم مرحوم نے حضرت مخدوم جہان کو لکھ بھیجا کہ مین جس راہ مین وضو کرنے
کو جاتا ہون درخت مجھسے بولتے ہین ایک درخت کہتا ہر کہ مجھسے چاندی بنتی ہر
حضرت مخدوم جہان نے جواب مین لکھا کہ آزمایش کرو اگر جھوٹھ ہو تخیل شیطانی
ہے لاحول پڑھو اور اگر سچ ہو مجھے دکھلاؤ مخدوم مرحوم نے ایک انگے کی کنگن
پر اوسکا شیرہ ٹپکایا فوراً چاندی ہو گیا ویسا ہی حضرت مخدوم جہان کے پاس
بھیجدیا جب آپنے دیکھا کہ تحقیق ہر لکھ بھیجا کہ اے برادر ایسی چیزین بہت دکھلائی
جائینگی چاہیے کہ تم التفات نہ کرو کہ کام اس سے آگے ہے پھر آپ کبھی ان چیزون پر
التفات نہ کرتے تھے اگرچہ بہت کچھ دیکھتے اور بہت کچھ سنتے **ایضاً** حضرت

مخدوم مرحوم کی خانقاہ مین کبھی دو وقت کھانا ہوتا تھا ایک وقت نماز
عشا کے بعد تر و خشک تھوڑا اور بہت جو کچھ موجود ہوتا حاضر کیا جاتا تھا
اور کھاتے تھے جو صوفی کہ دو بار کھاتا اوسکو اپنی صحبت سے جدا کر دیتے
تھے اور فرماتے تھے کہ میرے پاس جو آتے ہو کھانے پینے کو آتے ہو
اگر میرے پاس رہو گرسنگی اور برہنگی اور تشنگی اختیار کرو وگرنہ کیا فائدہ
ایضاً حضرت مخدوم جہان کے دو خلیفہ تھے مخدوم شیخ مظفر مرحوم اور
شیخ نصیر الدین سنامی جب مخدوم مرحوم آتے تھے حضرت مخدوم جہان
کبھی دروازہ کے آگے تک اور کبھی کم و بیش بے شبہ استقبال کرتے تھے
اور جب شیخ نصیر الدین آتے تھے مخدوم جہان دو زانو ہو بیٹھتے تھے قاضی
زاہد نے حضرت مخدوم جہان سے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا مین کیا کرون
جب مولانا مظفر آتے ہین کوئی کہتا ہے کہ ماہ آتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ شاہ آتا ہے
اور جب شیخ نصیر الدین آتے ہین کہتا ہے مولانا آتا ہے ایضاً جب حضرت مخدوم
مرحوم مجرد ہوئے جو کچھ ملک رکھتے تھے سبکو لٹوا دیا اور ایک کمل پہنے ہوئے
آئے حضرت مخدوم جہان نے بہت بہت کرم فرمایا اور نوازش کی کئی دن
کے بعد شیخ نصیر الدین بھی اوسیطرح پر ایک کمل پہنے ہوئے آئے حضرت
مخدوم جہان کو جو ربط شیخ نصیر الدین کے ساتھ قدیم تھا وہ بھی نہ رہا
اور اونکی طرف خوش ہو کر نہ دیکھتے تھے اور جواب نہ دیتے تھے جب کئی دن
اسطرح گذرے مخدوم مرحوم نے اونکو کہا تمنے اپنے کپڑے کیا کئے کپڑے پہنکر
حضور مین جاؤ شیخ نصیر الدین نے ویسا ہی کیا اوسیوقت آپنے پوچھا کہ مولانا
نصیر الدین کہان تھے ایضاً کوئی چالیس بار آپنے اپنا گھر لٹوا دیا ہے
جب کچھ جمع ہوتا تھا لٹوا دیتے تھے مخدوم شیخ حسین فرماتے تھے جب

آپ گھر لٹوا دیتے تھے مین چھوٹا سا تھا کبھی میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل آتے تھے
اور کبھی مجھکو بھی بھول جاتے تھے کوئی دوسرا آدمی میرا ہاتھ پکڑ کر ہجوم سے
باہر لاتا تھا بعضے وقت کتابین لٹ جاتی تھین اور مخدوم شیخ حسین قیمت دیکر
پھیر لیتے تھے ایکدن کوئی سائل آیا حضرت شیخ حسین کا بقچہ سامنے رکھا ہوا تھا
آپنے اوسکو دیدیا اوسمین اسباب اور مال تھا دو تین دن کے بعد مخدوم شیخ
حسین اوس بقچے کو ڈھونڈھنے لگے تو آپنے فرمایا تم جانتے ہو کہ مین ایسا بے دیانت
ہون تو میرے پاس کیون تم کوئی چیز رکھتے ہو اونہون نے عرض کیا کہ سعادت
میری ہے اگر آپ مجھے بھی کسیکو بخشدین دولت میری ہے **ایضاً** جب حضرت مخدوم
جہان نے رحلت فرمائی مخدوم شیخ مظفر مرحوم حاضر نہ تھے جبتک آپ آوین حضرت
مخدوم جہان کی خانقاہ مین بعضے مریدون نے کلاہ دینا شروع کیا جب مخدوم
مرحوم پہونچے ایکدن روضۂ متبرکہ مین اجماع تھا آپنے شروع کیا کہ آپ لوگ
ہر ایک جو کلاہ دیتے ہین کس دلیل سے دیتے ہین مولانا شہاب الدین مانکپوری
بولے میرے پاس حضرت مخدوم کی ٹوپیان تھین وہی دیتا تھا سب نے کہا کہ اسکی کچھ
اصل نہین اونہون نے ترک کیا بعضے بولے کہ حضرت مخدوم نے مجھکو اپنا
غلاف دیا تھا اوسی سے کلاہ دیتا تھا پھر لوگون نے مخدوم مرحوم سے پوچھا
کہ آپ کیا حجت رکھتے ہین اور آپکا اجازت نامہ خاص حضرت مخدوم جہان کے
ہاتھ کا لکھا ہوا گھر مین تھا فرمایا میان حسین جاؤ اجازت نامہ لاؤ مخدوم شیخ
حسین چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ میرا پیر مردہ نہین ہے
مینے ایسا پیر نہین کیا ہے کہ مرجائے آؤ سب لوگ عرض کرین حضرت شیخ جسکو فرمائین
وہ خلیفہ ہو یہ بات کہی اور قبر مبارک کیطرف چلے قاضی مخدوم عالم نے فرمایا
تملوگ چاہتے ہو کہ فتنہ قائم ہو مین جانتا ہون کہ جب یہ عرض کرینگے حضرت

مخدوم اونکو جواب دینگے یہ سنکر سب لوگ باز رہے اور حضرت مخدوم مرحوم سجادہ پر بیٹھے **ایضاً** کسی شخص نے آپسے عرض کیا آپ بندہ کو اپنے وقت مین یاد کرین اور دعا سے مدد فرمائین آپنے فرمایا لعنت اوس وقت پر کہ جسمین تو یاد آئے **ایضاً** آپکو جو حاجت اور مشکل کہ پیش آتی تھی اور جہان کہین رہتے تھے حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ کیطرف توجہ کرتے تھے اور رابطۂ قلب سے مدد پہونچتی تھی اور وہ مشکل حل ہو جاتی تھی **ف** بزرگان طریقت فرماتے ہین کہ رابطۂ قلب جتنا مستحکم ہوگا اوتنا ہی فائدہ پہونچے گا اگرچہ اوسکو خبر اور تمیز نہو اور جسقدر اوصاف ذمیمہ کبر و کینہ وحب جاہ وحب دنیا وغیرہ سے دل پاک ہوگا اوتنا ہی فائدہ اور امتیاز ہوگا اور جب صفات ذمیمہ سے دل بالکل پاک ہو جائیگا مرتبۂ یقین اور معائنہ حاصل ہوگا جیسا کہ بہشت مین کہ مومنون کا دل صفات ذمیمہ سے پاک ہوگا اگر ایک مومن دوسرے مومن کی ملاقات کا قصد کریگا تو اوسکو بھی بوجہ ربط قلب اور آگاہی دل اور کشش محبت کے اوسکی ملاقات کی خواہش پیدا ہوگی اور اپنے مقام سے دونون چلین گے اور ملاقات کرینگے اور جو جیتے جی مرگئے اونکا عالم یہ ہے کہ ابدانہم فی الدنیا وقلوبہم فی الاخرۃ یعنی اونکا بدن دنیا مین ہے اور اونکا دل عقبٰے مین ہے بیت بوالعجب قومے کہ پیش از مردن خود مردہ اند ہمیش از ان کاید نویدے رخت آنجا بردہ اند۔ حاصل کلام جس زمانہ مین آپ مکۂ مبارک مین تھے کوئی حاجت پیش آئی حضرت مخدوم جہان کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور مدعا حاصل نہوتا تھا حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین مظفر یہ زمین پیغامبرون کی ہے شرف الدین نہایت ادب سے جو اونکو ہے اس زمین مین تصرف نہین کرتے اگرچہ کر سکتے ہین تمکو جو حاجت ہو مجھسے کہو مین

اوسکو رد اکردین اور اگر شرف الدین ہی سے کہتا ہو تو یہان سے اوٹھ جانا چاہئے
مخدوم مرحوم وہان سے اوٹھے اور مکہ شریف سے کئی کوس باہر آئے وہان
حضرت مخدوم جہان حاضر ہوئے اور وہ مشکل حل کی **ف** حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم اگر فرماتے کہ تم مجھی سے پوچھو تو مولانا مظفر حضور ہی مین عرض
کرتے مگر آپنے دو باتون مین اختیار دیا تو مولانا نے ایسا کیا اور یہ ادب تھا اپنی
کو بارگاہ رسالت مین عرض کرنیکے لائق نہ سمجھا اور مقربان بارگاہ عالی کا وسیلہ
ڈھونڈھا **ایضاً** جس زمانہ مین آپ مکہ مبارک مین تھے غار حرا کے قریب دامن کوہ
مین مشغول رہتے تھے مولانا بہاوالدین بھی آپکے قریب ایک مقام مین مشغول تھے
مولانا بہاؤالدین کے دلمین آیا کہ اسوقت مجھکو کیا حضور حاصل ہوا ہے کہ کسی
چیز کی طرف التفات نہین رہا ہے اتنے مین ایک پتھر پہاڑ کے اوپر سے الگ ہوا اور شور
وزور سے لڑھکتا ہوا نیچے کو چلا آپ سے بہت قریب تھا اور مولانا بہاؤالدین سے
دور تھا مولانا بہاوالدین کو طاقت نہ رہی اپنی جگہ سے اوٹھکر بھاگے اور مخدوم
مرحوم کو کچھ التفات بھی نہ تھا جب پتھر نیچے گر گیا آپنے فرمایا مولانا بہاؤالدین آپکو
خوب حضور حاصل ہوا ہے مولانا بہاؤالدین شرمندہ ہوے اور اوس خطرہ سے توبہ کی
حضرت مولانا مظفر علیہ الرحمہ پر یہ شعر خواجہ سعدی قدس اللہ سرہ کا صادق آیا جسکا
ترجمہ یہ ہے **شعر** پہاڑ سے جو کوئی سنگ آسیا لڑھکے + نہین ہے عارف اگر راہ
سنگ سے اوٹھ جاے۔ **ایضاً** ایک دن ملک خداوند نے اشراف شہر کی دعوت
کی اور حضرت مخدوم شیخ مظفر مرحوم اور مخدوم مولانا نظام الدین کے درمیان آکر
بیٹھا اور عرض کیا کہ مینے سنا تھا کہ جو شخص دو مغفورون کے درمیان بیٹھیگا وہ
بھی مغفور ہوگا اسلئے یہ جرات کی **ایضاً** آپ تین بھائی تھے مولانا مظفر بھی
مولانا معز الدین پھر مولانا قمر الدین اور مولانا قمر الدین بھی اہل تھے ہر علم مین مستعد

اکثر مسئلہ روح مین آپ سے سوال کرتے آپ فرماتے اسمین رخصت نہین ہے ہر چند پوچھو
یہ باز نہین آتے تھے اور استعجاب کرتے تھے ایکدن جب پرسش زیادہ کی آپکی
زبان مبارک سے نکلا کہ دانت بند ہوجائین رہو اور اونکو شیرینی نمکین کھانے کی بہت
عادت تھی ایکدن نمکین کھا رہے تھے نمکین دانت پر دانت بیٹھ گئے کتنی ہی تدبیرین کین نہ
کھلے اونکا انتقال اسی مین ہوا انتقال کے بعد آپنے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا
مسئلہ روح جو پوچھتے تھے حل ہوا بولے ہان حق آپکی طرف تھا کہ بیان نہین
کرتے تھے **ف** ایدھر زبان بند ہوگئی اودھر آپکے فیضان قلبی سے مسئلہ
روح منکشف ہونے لگا **بیت** بستان زبان از رقیبان راز ہر کہ تا راز سلطان
نگویند باز **ایضاً** آپکا عجیب طور تھا ایک لونڈی مول لی اور اوس سے محبت ہوئی
فوراً اوسکو آزاد کیا اور شوہر کردیا اسیطرح کم وبیش سٹّو لونڈیان ہونگی کہ آزاد
کرکے شوہر دیا تھا اور پانچ عورت منکوحہ کو طلاق دیا جب کچھ محبت ہوئی
فوراً طلاق دیا اون لونڈیون مین سے جنکو آزاد کرکے نکاح کردیا تھا پانچ چھ کو مینے
بھی دیکھا ہے کہ والد ماجد کے حضور مین آتی تھین مگر بی بی ضیا کہ جب آپنے چاہا
کہ اونکو بھی اور ونکیطرح آزاد کرین اور شوہر کے حوالہ کردین اونہون نے
حضرت کا پاؤن پکڑ لیا اور کہا کہ مجھکو آپکے ساتھ خلوت غیر کی محبت ہے خدمت
مین رکھئے کہ دولت خدمت سے محروم نہ رہون تو وہ رہین اور آپکو حضرت
[illegible] زبان سے ارشاد کیا تھا کہ مظفر تم سوزش رکھتے ہو تم سے کوئی لڑکا نہوگا
[illegible] الاصفیاء مین ہے کہ آپکے بھائی شیخ معزالدین کی موت کا حادثہ
[illegible] اور وہ اسطرح پر ہے کہ شیخ معزالدین کو علالت کا غلبہ ہوا حضرت
شیخ مظفر [illegible] سر وقت حاضر ہو زبان مبارک سے فرمایا کہ معزالدین مناسب
یہ تھا کہ [illegible] مجھکو لے جاتے کیونکہ مین تمسے بڑا ہون پھر فرمایا کہ ہمارے اور

تمھارے درمیان یہی پیراہن ہے پیراہن کا گریبان ہاتھ مین لیکر اشارہ فرمایا
ماہ شوال کی نوین تھی کہ شیخ معز الدین نے دار فنا سے دار بقا مین کوچ فرمایا مقام
بی بی خدیجہ رضہ اور فضیل عیاض رح مین ان لوگون کے قریب دفن کیا اوسکے بعد جب
مکہ مبارک سے چلے راہ عدن کے درمیان پیراہن مبارک پھٹ گیا خیاط کو اشارہ
کیا کہ پیوند لگا دے حضرت شیخ حسین نے عرض کیا کہ نیا کپڑا موجود ہے اجازت
ہو تو لاؤن فرمایا وہ کپڑا تم پہنو بہت الحاح کیا کہ پیراہن نہین پہنتے ہین تو دستار
سر پر باندھئے فرمایا تم دستار باندھو ہم نہ باندھینگے پھر شیخ حسین نے کیا ایسے
الفاظ زبان مبارک سے نکالے کہ یہ لوگ بیچارے امیدوار ہین کہ حق تعالے نے
حضور کی نظر مین ان لوگون کو جہان سے اوٹھا لے تو آپ ان لوگون کی نماز جنازہ
پڑھین کہ یہ لوگ نجات پاوین حضرت مخدوم مظفر نے مونھ قبلہ کیطرف کیا اور ہاتھ
آسمان کیطرف اوٹھائے فرمایا حق تعالی تمھاری دعا قبول کرے سنا ہے
کہ جب عدن مین ایک مدت بسر کی آخر کار جب بیمار ہوئے کوئی اکیس روز بلکہ زیادہ
کچھ کھانا پینا نہ تھا اور کسی کے ساتھ بات چیت بھی نہ تھی جب کوئی کچھ پوچھتا
فرماتے کہ اسوقت مجھکو تشویش نہ دو مجھکو کام مین رہنے دو اور اکثر شیخ حسین سے
ارشاد ہوتا کہ شیخ کو دیکھتا ہون لیکن مجھکو کچھ فرماتے نہین کیا ہوگا ایک دن صبح
کو دولت اور سعادت کے ساتھ ارشاد ہوا کہ شیخ حسین مجھکو اوٹھاؤ اور تکیہ دو کہ
مینے آجکی رات مطلب کے موافق حضرت شیخ کو دیکھا ہے اور ملاقات کی ہے اور یہ
بھی فرمایا کہ آجکی رات ایک خواب دیکھا ہے لیکن نہ کہونگا حضرت شیخ حسین نے
عرض کیا کہ جب نہ فرمائینگے تو حضرت نے کسلئے فرمایا کہ مینے ایک خواب دیکھا ہے
مہربانی سے ارشاد ہو تو ارشاد ہوا ایک رمز کہتا ہون اوس خواب سے وہ رمز
ہے من احب لقاء الله احب الله لقائه یعنی جو دوست رکھتا ہے

ملاقات اللہ کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی پھر اپنے عالم مین مشغول ہوئے
جب آپکو سفر آخرت پہونچا اور بیماری نے غلبہ کیا حضرت شیخ الاسلام شیخ حسین
برادر زادہ کو رحمت کی نشانیان دین اور بہت طرح کی اپنے اور پیرونکی نعمتین عطا فرمائین
اور وداع کیا اور فرمایا کہ بہار مین جاؤ عرض کیا اوس مقام مین بہت سے پیر ہین
میری کیا طاقت ہے کہ وہان سر اوٹھاؤن فرمایا واللہ جب تو سر اوٹھاوے
مین کوئی سر رکھون اور کچھ نصیحت کی اور رحلت فرمائی جنت العدن مین روح
پاک کا مسکن ہوا اور زمین عدن مین جسم مبارک کا مدفن ف رمضان کی
تیسری ۷۸۸ھ سات سو اٹھاسی ہجری مین یہ واقعہ ہوا شعر تاریخ روح مولانا
مظفر کہ چون نقل مکان ٭ از عدن در عدن شد تاریخ مخدوم زمان ٭ قطعہ
تاریخ چشمۂ فیض ذات اوست کزو ٭ رفتہ ہر سو جوئبار شرف ٭ سال نقل
مظفر بلخی جستم و یافتم بہار شرف - **ذکر حضرت مخدوم شیخ حسین معز
بلخی قدس سرہ۔** حضرت مخدوم شیخ حسین معز شمس بلخی قدس اللہ سرہ
مرید اور خلیفہ اور تربیت یافتہ خدمت مخدوم جہان شیخ شرف الدین منیری کے
ہین اور حضرت مخدوم شیخ مظفر بلخی سے بھی تربیت و تعلیم و اجازت و خلافت ہے
مونس القلوب مین ہے کہ آپ ظفر آباد مین متولد ہوے قبل اسکے کہ خبر پہونچے
پہلے حضرت مخدوم جہان نے حضرت مولانا مظفر کو خبر دی اور مبارکباد کہا کہ تمہارے
بیٹا ہوا ہے اونہون نے عرض کیا کہ میرے عورت ہی نہین بیٹا کہان سے ہوگا
آپنے فرمایا مولانا معز الدین کے بیٹا ہوا ہے اور اونکے فرزند تمہارے فرزند
ہین پھر مولانا از دیار ظفر آباد سے حضرت شیخ معز الدین کی عرضی لائے کہ
فلان روز بیٹا پیدا ہوا ہے حضرت مخدوم جہان نے پیراہن مبارک عطا کیا اور
فرمایا جب پیراہن کی حاجت ہو اسی پیراہن سے سلوا کے پہنانا اور

رہیتے تو اچھی طرح دیکھنے مین آتا **ایضاً** آپنے کہ معظم مین جب یہ درود تالیف
کیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَاءَ
نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ حضرت مولانا بھی یہین
تھے اوسی شب کو آپنے حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
کہ فرماتے ہین کہ مظفر اس رات کو تمہارے بھتیجے نے مجھکو ایسا تحفہ بھیجا ہے
کہ آجتک کسی نے ایسا تحفہ بہت کم بھیجا ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ درود پڑھا اور حضرت مولانا نے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
یاد کرلیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ پہلے اسکے ایک حسین
میرے محبوب تھے حسین ابن علی اب دو حسین میرے محبوب ہین ایک وہی حسین
ابن علی دوسرا حسین ابن معز تمہارا برادر زادہ مولانا جب جاگے اوسی وقت
جس حجرہ مین کہ شیخ حسین رہتے تھے گئے اور دروازہ ڈھکدھکایا اور ابتدا
بسلام کیا اور تعظیم و تواضع بہت کی اور خواب کا قصہ کہا شیخ حسین نے کہا کہ رات
ایسا خیال گذرا اور یہ درود انشا کیا اور اس ایام مین بہت قافلے اطراف و
جوانب سے آئے تھے تیس یا چالیس اولیاء اللہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو اوس رات خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین برادر زادہ مظفر ایسا درود تالیف
کرکے میرے پاس لایا ہے اوسکو یادکرلو صبح کو ہر ایک حضرت مولانا مظفر کے
پاس آئے اور خواب کا حال کہا اور وہ درود لیا اور اپنے ولایتون مین لیگئے
بعض بزرگان نیز نے اس درود کے آخر مین بَارِكْ وَسَلِّمْ بھی لکھا ہے
اور اسی طرح پڑھتے ہین **ایضاً** آپکے پاس جو کوئی آتا غنی اور فقیر مسلمان
اور کافر بر حسب حال اوسکے کچھ دیکر رخصت کرتے خالی ہاتھ کوئی کم پھرتا
ایضاً حضرت شیخ حسین فرماتے تھے کہ مخدوم شیخ ... مرحوم ...

تہجد کیلئے اوٹھاتے تھے اور ثرید تیار کرکے رکھتے تھے جب مین جاگتا تھا
فرماتے تھے کہ پہلے نماز پڑھ لو پھر ثرید کھا واسطرح مجھکو تہجد پڑھوانا شروع
کیا ایضاً صاحب ملفوظ اپنے جد امجد شیخ حسین علیہ الرحمہ کے خانقاہ کا ذکر
کرتے ہین کہ سبحان اللہ کیا خانقاہ تھی تیس چالیس صوفی تھے کہ ہمیشہ باوضو
متوجہ الی اللہ ذکر وفکر حق مین مشغول رہتے تھے اوسکتے روزہ رکھتے
تھے ان لوگون کی صحبت کے صدقہ مین میری بھی دل لگی تھی اوران کا موت
کی ... تھی جب رات ہوتی تھی مجلس مین بیٹھتا تھا خوب خوب صورتین اچھی اچھی
خوشبوئیان اور خوب خوب آوازین غیب سے ظاہر ہوتی تھین یہان تک
کہ تمام دن میرا دماغ معطر رہتا تھا اور مین ہر روز رات کا منتظر رہتا تھا
قاضی نعمت اس حال سے مطلع ہوئے اور انکو خبر دی آپ نے مجھکو بلایا
اور فرمایا میان احمد یہ بات تمسے نہ جائیگی لیکن ابھی سے جب تم اسمین ہوگے
تحصیل علم سے باز رہوگے ابھی کچھ علم حاصل کرو ایضاً آپکے زمانہ مین ساٹھ
ستر قوال جمع ہوتے تھے اور صوفی اور ملک زادے اور اشراف جہان تک
نظر جاتی تھی اوس مجلس مین رہتے تھے جب سب قوال ایکبار ملکر گاتے تھے
غلغلہ ہوجاتا تھا آپنے فرمایا ہے کہ سماع مختلف شریح ہے واسطے دفع مرض مریدان
کے مباح رکھا ہے۔ ایضاً آپنے دو مٹکے گھی شکر کے ایک والد مرحوم کو اور
ایک اونکے بھائی شیخ سلیمان مرحوم کو بھیجے جو شخص کہ مٹکا لیگیا تھا پہلے
چچا صاحب کے پاس لیگیا وہ اوٹھے اور مٹکا لیا اور تعظیم سے اپنے سر پر
لیلئے اور رکھ دینے کو فرمایا پھر والد ماجد کے پاس لیگیا آپ اوٹھے اور
اوس مٹکے کو سر پر لیا اور وہین سے چھوڑ دیا مٹکا زمین مین گرا اور ٹوٹ گیا
یارونکو کہا لو یارو لو کھاؤ یارو ان ... لوٹ لیا ... آپ ... کر ڈالی جب

اوس آدمی نے یہ حال کہا آپنے والد مرحوم کے باب مین فرمایا کہ ایسے دل سے
البتہ کچھ کام ہوگا اور چچا مرحوم کے باب مین کئی بار فرمایا کہ افسوس سلیمان نے
سنے رکھ لیا اور خرچ نکیا ف یہ ایک امتحان تھا مخدوم شیخ حسین کیطرف سے
سو وہی ظہور مین آیا کہ فیضان سلسلہ حضرت شیخ حسن ابن حسین بلخی سے تمام
جاری ہوا اور جاری ہے اور حضرت شیخ سلیمان ابن حسین سے فقط ایک اپنے ہی
گھر مین رہا اور اب اوس گھر مین بھی کوئی نرہا ایک وارث تھے پندرہ بیس
برس ہوئے کہ بسبب نرہنے کسی بزرگ کے دوسری جگہ جاکر مرید ہوئے اور وہ سلسلہ
شیخ حسن بن حسین سے ملتا ہے ایضاً آپکی خدمت مین جب کوئی تعلیم طریقت
کے لئے آتا تھا اوسکو ایک برتن چھوٹا سا وضو کیلئے ملتا تھا اور کھانے کے
ساتھ نان خورش تھوڑی آتی تھی اگر وہ اوتنے ہی پانی سے وضو کر لیتا
اور اوتنے ہی ترکاری مین آخر تک لگا لگا کر کھاتا تو اوسکو رکھ لیتے ورنہ جواب
دیتے کہ یہ مسرف ہے اس راہ کے قابل نہین ایضاً ایک دن ایک مرد اپنے
لڑکے کو کہ کم سن تھا مرید کروانیکو لایا آپنے اوسکو توبہ تلقین کی اوسکے بعد
اوسکے دلمین آیا کہ بارے یہ میرا لڑکا ابھی بالغ نہین ہوا ہے اور ابھی اسنے
کوئی گناہ نہین کیا ہے یہ توبہ کیونکر ہوگی آپنے بنور باطن سمجھ لیا اور فرمایا کہ جب
یہ لڑکا بالغ ہوگا اور بڑا ہوگا اگر اوسوقت مین اس سے کوئی گناہ صادر ہوگا یہ توبہ
اوس گناہ کی کفارت ہوگی یہ سنکر وہ مرد ڈر گیا اور بقدم بوس ہوا اور عذر خواہی
کی کہ گستاخی میری بغیر قصد تھی بیٹے توبہ کی حاجت فرمائیے ایضاً شیخ
سعد عدن مین ایک مرد بزرگ اور مقتدا تھے جب رسالہ جہرات خمس دیکھا پسند
کیا اور کہا کہ ہند مین بھی ایسے درویش ہین اور مجھسے پوچھا تمنے اونکو دیکھا ہے
مینے کہا ہان دیکھا ہے اور اونکی خدمت بہت کی ہے اور آپ سے یہ کتاب پڑھی ہے

شیخ سعد علیہ الرحمہ نے اس سبب سے باعتقاد میرے ہاتھ اور پانون چومے اور فرمایا
یہ رسالہ مین تیسے پڑھونگا کہ تمنے مصنف سے پڑھا ہے مینے کہا آپکو کیا حاجت ہے کہ
مجھسے پڑھیے اونہون نے نہ چھوڑا اور وہ رسالہ پورا مجھسے پڑھا اور تحقیق کیا اور چند
بیتین فارسی کی جو اوس رسالہ مین ہین فرمایا مجھکو سمجھادیجئے مطلب دونون بیتون کے
زبان عربی مین اونکو سمجھادئے تو شیخ مذکور نے فرمایا واللہ دینی و دین شیخ
حسین واحد لو علم اهل عهدنا بعقیدتی لرجمونی یعنی قسم
خدا کی دین میرا اور دین شیخ حسین کا ایک ہے اگر جان لین میری زمانہ والے میرے عقیدہ
کو ہر آئینہ سنگسار کرین مجھکو اور وہ دو بیتین یہ ہین ~ گر یار باجوانان خواہد نشست
و رندان * ما نیز توبہ کردیم از زاہدی و پیری * در بتکدہ گر خیال معشوق ما ہست * رفتن
بطواف کعبہ از عقل خطا ہست - **ایضاً** جب آپکا انتقال قریب ہوا والد ماجد نے
عرض کیا کہ ہمکو جو حاجت ہوتی تھی دینی یا دنیا دی حضور مین عرض کرتے تھے اب
حضرت کو یہ حال پیش آیا ہے ہمارا کیا حال ہوگا اور عرض حاجت کس سے کرینگے
آپنے فرمایا کیون تعلق کرتے ہو جو تصرف کہ دلی کو دنیا مین یک چند ہے جب اوس عالم
مین جائیگا دوچند ہوگا کیونکہ دنیا مین روح محبوس اور مقید ہے فوراً بذات خود مشرق و
مغرب مین نہین جاسکتی لیکن جب قالب سے جدا ہوئی اور مجرد ہوئی پلک مارنے
مین جاسکتی ہے اور طرفۃ العین مین ایک جہان کا کام کرسکتی ہے تمکو جو حاجت پیش آئے
میری طرف توجہ کرنا اور حضرت مخدوم جہان سے عرض کرنا تمہارا کام ہوجائیگا انشاء اللہ
تعالی آپکے ملفوظ گنج لایخفے مین ہے کہ روز سہ شنبہ وقت ظہر ماہ ذیحجہ کی چوبیسوین ۲۴
آٹھ سو چوالیس ہجری مین آپکی جان مبارک کو مقام فی مقعد صدق عند
ملیک مقتدر پر معراج ہوا **شعر تاریخ** سال وفات شہ بلخی حسین * شد گل
باآب بہار سرف * **ایضاً** دل حزین پے تاریخ نوشتہ توحید * فرد دآہ وگفتہ
۸۴۴

کچھ آپکے حالات کتابوں میں زیادہ نہ پائے جتنا کچھ ہند کو پہونچا ہے اہل بصیرت کو
کافی ہے دریافت معانی کیلیے جو آپکی ذات بابرکات میں حاصل تھے مونس القلوب
میں ہے کہ آپکا جود و ایثار ایسا تھا کہ جو کچھ پاتے تھے اپنے پاس نہ رکھتے تھے اور شاہزادہ
جو اپنے والد سے اونکو ملتا تھا وہ دیا نہ دیا اوس سے فارغ ہو جاتے تھے ایکدن
حضرت شیخ حسین فرماتے تھے کہ میاں حسن کو اگر تمام گھر مال سے بھر دیں یہ
[illegible] اور ویسی ہی بستا میاں حسن کہ جو آکر پاویں ہمیں بھی کسیکو بخشدیں
[illegible] شیخ احمد بن حسین فرماتے ہیں کہ والد مرحوم فرماتے تھے کہ کچھ دنوں اپنے
[illegible] اور اعتراض ریاضی کو ترک کر دیا تھا ایک رات مخدوم شیخ حسین قدس
اللہ سرہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کیوں ہمارا کار زار ہماری ہی نہیں کرتے
میں نے عرض کیا کہ میری نظر اپنے اوپر پڑی ہوئی ہے جو کہ خود آلودگی میں غرق
ہے وہ دوسرے کا ہاتھ کیونکر پکڑے اور کیونکر دستگیری دے حضرت شیخ حسین
آستین مبارک سے ایک کاغذ نکالا میرے ہاتھ میں دیا جب میں نے اوسکو کھولا
دیکھا پیران فردوس کا شجرہ تھا سبز لکھا ہوا تھا پھر آپنے فرمایا پڑھو دیکھو ہمارا
نام بھی انہیں پیروں کے نام کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ نہیں جو اپنے پس پشت دیکھو
جب میں نے پیچھے نظر کی دیکھا کہ حضرت مخدوم شیخ مظفر کھڑے ہیں انکے پیچھے
مخدوم جہاں اونکے پیچھے حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ اسرارہم
اسیطرح تا حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم پھر آپنے فرمایا جسکے ایسے ایسے
پیشوا ہوں اوسکو کیا پروا ہو جب صبح ہوئی میں نے فرمان شیخ کی اطاعت کی تب
تصنیف حضرات خمس جو عربی میں شیخ حسین سے ہے آپنے اوسکی شرح لکھی ہے
موسوم بہ کاشف الاسرار اور رسالہ لطائف المعانی بھی آپ سے ہے یہ دونوں
رسالے گویا دو گواہ ہیں آپکے احوال لطیفہ اور مقامات شریفہ کے اسرار توحید

ومعرفت اور غوامض عشق ومحبت اور دقایق حقایق سے معمور ہین ایضاً آپسے
کسی نے سوال کیا کہ باوجود اتنی عبادت کے تخصیص کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم وقت انتقال کے مسواک مین مشغول ہوئے آپنے جواب دیا کہ حضرت
رسالت صلے اللہ علیہ وسلم جتنی عبادتین اور ریاضتین کہ بشر سے ممکن ہین ظاہری
وباطنی وقلبی وقالبی سب بجا لائے تھے اور کوئی چیز نہ چھوڑی تھی یہان کمالیت
تمام حاصل کی تھی جب اوسوقت مین آخرت مین قدم رکھتے تھے سب اپنے
اعمال اور کردار کو ناکردہ سمجھا اور پھر کے بطریق مبتدیون کے عمل سر نوسے آغاز
کیا کیونکہ وضو ابتداے طاعت ہے اور مسواک ابتداے وضو اور یہ کمال الکمال ہے
کہ النہایۃ ھی الرجوع الی البدایۃ ایضاً کسی نے پوچھا کہ خواجہ بایزید
علیہ الرحمہ ابتداے حال مین کہتے تھے سبحانی ما اعظم شانی اور انتقال کے
وقت اوس سے توبہ کی اور کہا کہ ان قلت یوما سبحانی ما اعظم شانی فانا
الیوم مجوسی اقطع زناری واقول اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد
ان محمداً عبدہٗ ورسولہ یعنی اگر آج کہون مین سبحانی ما اعظم شانی
توآج مین مجوسی ہون توڑتا ہون اپنے زنار کو اور کہتا ہون اشھد ان لا الہ
الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ یہ آنا ہے اعلی سے طرف
ادنی کے یہ کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کہ یہ اعلی سے ادنی کی طرف آنا نہین ہے بلکہ یہ اعلی
سے اعلے کی طرف ترقی کرنا ہے کیونکہ پہلے کہتے تھے سبحانی ما اعظم شانی
پاکی کی اپنی طرف نسبت کرتے تھے اور نشان حق کی اپنے مین دیکھتے تھے اور اب
سب چیزون مین دیکھی فرق جو کرتے تھے اوس سے توبہ کی اور توحید مقید سے توحید
مطلق مین آئے کہا ان قلت یوما سبحانی ما اعظم شانی الحدیث الخ
دانستم ہمہ پندار بود * ہرچہ پرستم ہمہ زنار بود۔ ایضاً والدۂ ماجدہ بیمار ہوئین

اور اونکی بیماری حد سے گذر گئی تھی اور کئی بار ایسی نوبت پہونچی تھی کہ جینے کی
امید نہ رہی تھی اس دفعہ بھی وہی حال ہو گیا تھا اور والد مرحوم کئی دن سے
بیماری پر تھے جب گھر آئے تو مجھکو اور میرے بھائیون اور بہنون اور سب
لوگون کو والدۂ مرحومہ کے پلنگ کے گرد روتے ہوئے دیکھا بہت شکستہ دل
اور مضطر ہوئے فرمایا مین ان لوگونکی بے مادری نہین دیکھ سکتا میرا ہاتھ پکڑا
اور حضرت شیخ حسین کے روضۂ مبارک پر آئے اور پائین قبر حضرت ممدوح آکر
قبر مبارک پر منہ رکھدیا گویا قدم مبارک پر گرے ہین تھوڑی دیر کے بعد سر اوٹھایا
اور اپنے ہاتھ سے جس جگہ پر کہ اب قبر مبارک ہے نشان دیدیا اور والدہ سے
پہلے ہی والد مرحوم سے کہا تھا کہ میری جگہ تمھارے پیتانے ہے پھر وہین اوسی
وقت والد مرحوم کو تپ آگئی یہان تک کہ خود گھر نہ آسکے پھر لوگ ڈولا کرکے آپکو
گھر لائے دو تین روز کے بعد روز دوشنبہ شعبان کی اکیسوین ۸۵۵ھ آٹھ سو
پچپن ہجری مین بادۂ وصال نوشجان فرمائی اور والدہ ماجدہ سے سبقت
کی اور لڑکونکی بے مادری نہ دیکھی اور والدہ مرحومہ کا انتقال شعبان مذکورہ
کی اونتیسوین کو ہوا شعر تاریخ گزیدہ از غم خواجہ حسن سر انگشت ۔ بگفت طبع
کہ بوے گل بہار شرف ۔ ذکر حضرت مخدوم شیخ احمد بن حسن بلخی قدس
اللہ سرہ حضرت مخدوم شیخ احمد بن حسن بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت
اور اجازت اپنے پدر بزرگوار سے ہے اور تعلیم شریعت اور فیضان طریقت
اپنے جد امجد سے بھی آپ اپنے ماثر ظ مونس القلوب مین فرماتے ہین
کہ میرا تولد نامہ حضرت مخدوم شیخ حسین قدس اللہ سرہ نے اپنے قلم مبارک
سے اسطرح پر لکھا تھا ولد الولد الاعز المسمی بشیخ احمد بن حسن
بن حسین الملقب ببرہان الدین المکنی بابی القاسم انبتہ اللہ

فرید نام ایک چھوٹی سی ٹوپی لئے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ جب مین پیدا ہوا تھا تو میرے
والد نے حضرت مخدوم شیخ حسین قدس سرہ سے ایک طاقیہ مانگی تھی اور حضرت
نے طاقیہ پنجگانہ جو چھٹی کے دن پہناتے ہین دی تھی اب وہ ٹوپی میرے سر پر نہین آتی
ہے بابت چھوٹی ہو گئی ہے مینے کہا کہ حضور مین عرض کرون دیکھون کیا حکم ہوتا ہے آپنے وہ ٹوپی
لی اور دونون ہاتھ اوسکے اندر دے اور پھرانے لگے اور حضرت مخدوم جہان کا
قصہ جو آپنے ٹوپی حضرت شیخ حسین کو دی تھی اور تمام عمر اوسکو آپنے پہنا جسکا ذکر
پہلے ہو چکا ہے بیان فرماتے تھے جب وہ قصہ تمام ہوا شیخ فرید کو پکارا کہ آؤ شیخ
فرید نے سر جھکایا آپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اونکے سر پر رکھا تو اتنی بڑی
تھی کہ بھوون تک پہونچی **ایضاً** ایکدن آپکے حضور مین صاحبزادے شیخ ابراہیم المعروف
بہ سلطان آئے آپنے فرمایا کہ مجھے بار بار خطرہ گذرتا تھا کہ اگر مین ابراہیم ادہم کی اولاد
سے ہون تو میرے ایک بیٹا ہو مین اوسکا نام ابراہیم رکھون ایکدن حضرت مخدوم جہان
کے حضور مین یہ خطرہ عرض کیا فرمان ہوا کہ ہوگا آخر کا چندے کے بعد ابراہیم
پیدا ہو گئے اور چند روز کے بعد ایسے بیار ہو گئے کہ کام ہاتھ سے جاتا رہا
اور تدبیر سے گذر گیا آدھی رات ہوگی کہ مین حضرت مخدوم جہان کے روضہ مین گیا
زبان عجز و اضطرار سے حال عرض کیا جمال مبارک کو خواب مین دیکھا کہ آپ ایک تخت
پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہین لیکن مجھسے منہ پھیرے ہوئے ہین جیسے کوئی کسی سے
ناخوش ہو مین ویسا ہی باادب سر جھکائے کھڑا رہا پھر کمال مرحمت سے تسکین
فرمائی کہ جاؤ ٹھہر یگا - **ف** یہ خطرہ فضول نہ تھا بلکہ ہونیوالا تھا ارادت الٰہی
تھی کہ قلب مبارک پر وارد ہوئی تھی **شعر** خیال روے بتان نیست در سرم بوجہ
کہ از جمال تو ہر صورتے نشان دارد **ایضاً** ایک روز فرمایا کہ سو ہزار شکر خدا کا
کہ ہمکو بندگان شیخ شرف الدین مین گردانا اور پھر فرمایا سب مسلمانو نپر پانچ شکر

واجب ہین ایک یہ کہ حق تعالیٰ مجھکو وجود مین لایا دوسرا یہ کہ حیوان پیدا کیا جماد نہ بنایا تیسرا یہ کہ دوسرا
حیوان نہ بنایا آدمی بنایا چوتھا یہ کہ مسلمان بنایا پانچوان یہ کہ حضرت خاتم الرسل کی امت بنایا
لیکن بندگان حضرت شیخ شرف الدین قدس اللہ سرہ العزیز پر چھہ شکر واجب ہین پانچ تو یہی
جو مذکور ہوئی چھٹا یہ کہ غلام شیخ شرف الدین بنایا **الحمد للہ علی ذلک اشعار**
از بندہ چہ آید بجز اقرار غلامی ٭ کان آمدہ فخر من وعار شرف الدین ٭ سایم بدرش جبہہ کزان
داغ بمحشر ٭ زود آمدہ باشم بشمار شرف الدین ٭ بنگر شرف اختر فیروزی بختم ٭ طالع شدہ از
برج حصار شرف الدین۔ **ف** یہ قول دقیانہ سے ہی دو چار باتین آپکے اقوال سے تیمناً
اور تبرکاً لکھی جاتی ہین۔ **قولہ** عالم مین جو کچھ ہی طالب خدا ہی لیکن وہ نہین جانتا **وان من
شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم** یعنی نہین ہی کوئی چیز
مگر یہ کہ وہ چیز تسبیح کہتی ہی ساتھ حمد خدا کے ولیکن تم اوسکی تسبیح نہین سمجھتے **بیت**
پیش تو این سنگریزہ ساکت ہست ٭ پیش ما حقا فصیح وناطق است ٭ جو مخلوق کہ ہی تسبیح
کہنے پر مجبور ہی یعنی اوسکو ایسا ہی پیدا کیا ہی کہ تسبیح کہے بے اختیار اوسکے اوس سے
تسبیح صادر ہوتی ہی مگر انسان پیدا کیا گیا ہی کہ وہ اوسپر مجبور نہین ہی بلکہ مختار ہی اور اسمین
سر ہے اور اصل اسکی یہ ہی کہ جو مخلوق کہ ہی صفات خداوند تعالیٰ سے کسی ایک صفت
کا مظہر ہے اور معلوم ہی کہ صفت ذات کی محکوم ہی اوسکا کچھ اختیار نہین ہی لیکن آدمی
ذات کا مظہر ہی سب صفتون کے ساتھ اور جو چیز کہ عالم مین ہی آئینہ اور عکس واجب کا ہے
پس جو عکس اور پرتو واجب کا ہی بواسطہ جان تقاضا کرتا ہی جیسا کہ آدمی کہ عکس اور پرتو
خداوند تعالیٰ کا ہی جاندار ہی **شعر** صد ہزاران پرتوے دارد شاہد ہر پرتوے ما ٭ رو بہر آئینہ آرد
جان در و پیدا شود۔ اور جو عکس اور پرتو ممکن کا ہی جان تقاضا نہین کرتا جیسے عکس
اور پرتو آدمی کا کہ اسکا کچھ اثر نہین اور یہ جو ممکن کے عکس اور پرتو کو جان نہین ہے
سبب یہ ہی کہ بسبب واسطہ کے پیدا ہوا ہے آپکا روز وصال رمضان کی اونتیسوین

سنہ ۸۹۱ آٹھ سوا کانوے ہجری ہو شعر تاریخ چو شیخ احمد بلخی کہ بود منبع فیض + بجنلد رفت شدہ سال رحلتش فیاض - قطعہ تاریخ بباغ خلد خرامید احمد بلخی + کہ بود ہر سخنش نافۂ تتار شرف + پہ پیدبوز کلامم چو سال برخواندم + ہوا طیب بوے گل بہار شرف +

ذکر حضرت مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ سلطان قدس اللہ سرہ - حضرت مخدوم شیخ ابراہیم المعروف سلطان ابن احمد بلخی رحمۃ اللہ علیہ کو نعمت و دولت ظاہری و باطنی اپنے پدر عالی وقار سے ملی آپکی تاریخ وصال رمضان کی اونیسوین سنہ ۹۱۴ نوسو چودہ ہجری ہو قطعہ تاریخ بسال رحلت مخدوم شیخ ابراہیم + کہ بود فقر و نثار از و شعار شرف + بصبح صدق صدا خیر شد نسیم نفس کہ موج باد بجوے گل بہار شرف - ف مخفی نرہے کہ یہ پانچ تاریخین بہ ترتیب واقع ہوئی ہین او تاریخ آخر سبکی جامع ہو اور ہر تاریخ مین ابتدا سے آخر تاریخ تک ایک اضافت بڑھتی گئی ہو اور آخر تاریخ مین جو لفظ بوے ہو حرف با اوسمین بدل اضافت ہے اور بمعنی مصاحبت اگر لیا جائے تو بھی قباحت نہین اب ترتیب خیال کیجئے کہ بہار شرف مولانا مظفر ہین اور اوس بہار کے گل شیخ حسین اور اوس گل کی بوے شیخ حسن اور اوس بوے کے باد کہ اوس بو کو لیکر پھیلاتی ہے اور یارون کے دماغ کو معطر کرتی ہو شیخ احمد اور اوس باد کی موج شیخ ابراہیم ہین قدس اللہ اسرارہم حضرت شیخ ابراہیم سوا شعبیہ فردوسیہ کے سب سلسلونین ہین آپکے بعد شجرۂ عالیہ فردوسیہ کی کئی شاخین نکلی ہین حضرات بلخیہ مین اور منیر شریف مین حضرت شیخ درویش سے سلسلہ ملتا ہو

ذکر حضرت مخدوم شیخ درویش بلخی قدس اللہ سرہ - حضرت مخدوم شیخ درویش ابن ابراہیم بلخی علیہ الرحمہ کو ارادت و اجازت و ارشاد اپنے باپ سے ہو اور اجازت اپنے منجھلے بھائی حضرت شیخ محمود بن ابراہیم سے بھی ہو اور حضرت شیخ محمود ممدوح کو بیعت وغیرہ اپنے باپ سے

اور اجازت اپنے بڑے بھائی حضرت شیخ حافظ ابن ابراہیم سے بھی ہو ذکر حضرت
مخدوم شاہ بڈن قدس اللہ سرہ حضرت ملک العلما مخدوم شیخ بڈن
ابن شیخ رکن الدین بلخی منیری قدس اللہ سرہ العزیز کو بیعت وخلافت وتربیت
حضرت شیخ درویش سے ہو آپ حضرت مخدوم شاہ دولت منیری کے ماموں ہوتے
تھے اوسوقت مین سکہ فردوسیہ مین آپکے نام سے جاری تھا اپنے بزرگان منیر سے
سنا ہو کہ فرید خان کہ پرگنہ شہسرام وغیرہ کا جاگیردار تھا اور ایکبار ایک شیر کو مارا تھا
اوسدن سے شیر خان لقب پایا اور جب بادشاہ ہوا شیر شاہ مشہور ہوا حضرت مخدوم
شاہ بڈن کا مرید تھا ایک بار آپنے خوش ہوکر فرمایا کہ شیر خان دہلی کا قصد کر تخت
خالی ہو جا تجھکو بادشاہی ہوگی وہ خوش ہوکر چلا اور پیر کے فرمانے پر وثوق تھا
جی مین کہا کہ بادشاہی تو ضرور ہوگی ذرا سیر کرتا چلون چین سے سیر کرتا ہوا چھ مہینے کے
بعد دہلی مین پہونچا جبتک ہمایون شاہ کہ کہین ملک گیری کو گئے تھے دہلی مین پھر
آئے شیر خان کی گون کچھ نہ لگی شکست کھائی بگڑ کر غصہ مین آیا کہ میرا پیر اور جھوٹھا
پلٹ کر منیر مین آیا اور اپنے پیر کو اور اونکے فرزندونکو قتل کیا آپکے بیٹے شیخ قطب
موحد کہین گئے ہوئے تھے منیر مین نہ تھے اوسکے ہاتھ سے سلامت رہے پھر
جب بادشاہ ہوا شرمندہ ہوا کہ میرے پیر سچے تھے مینے جلدی کی اور رکھنے حضرت
مخدوم شیخ قطب موحد کے حضور مین بھیجے اور معافی تقصیر اور ملاقات چاہی اپنے
قبول نکیا اور فرمایا کہ ہم پیر کش سے ملاقات نہین کرتے وہ رعیت پرور اور عدل
گستر ہو خدا تعالی عاقبت بخیر کرے لیکن آتش عقبیٰ کے عوض دنیا مین آگ سے جلکر
مریگا اور ایسا ہی ہوا کہ ایک لڑائی مین تودہ بارود مین آگ لگ گئی اور شیر شاہ جلکر
نیم جان ہوگیا اور مرتے وقت الحمد للہ کہا اور جان بحق تسلیم کی ع شیر شہ
رفت چون مدار بقا + گشت تاریخ اوز آتش مرد - اور شیر شاہ نوسو باون ۹۵۲ ہجری

ہجری مین تخت نشین ہوا اور اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کیا غالباً حضرت مخدوم
شاہ بڑن علیہ الرحمہ کا وصال اوسی سال یا اوسکے ایک سال پہلے ہو سال شہادت
آپکا تحقیق نہین ہے اس قصہ سے جو مذکور ہوا قیاس کیا جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر حضرت مخدوم شیخ قطب موحد بلخی قدس اللہ سرہ حضرت مخدوم
شیخ قطب موحد بن مخدوم شاہ بڑن بلخی منیری قدس اللہ سرہ علوم شریعت وطریقت
مین شاگرد اور جانشین اپنے پدر والا گہر کے ہین **نقل ہے** کہ آپ ایکدن حضرت
مخدوم شیخ یحیٰی منیری کی درگاہ مین بیٹھے تھے کہ تان سین جو حضرت شیخ محمد غوث
گوالیاری شطاری علیہ الرحمہ کے مرید اور علم موسیقی مین استاد بے بدل اور ضرب المثل
تھے منیر مین آئے ہوئے تھے زیارت کو آئے اور تمنا کی کہ اگر کوئی ساتھی ہوتا تو مین مزار
مبارک پر مجرا کرتا حضرت شیخ قطب موحد اوسوقت حالت ذوق مین تھے فرمایا مین ساتھ
دونگا الغرض تان سین نے تان اوڑائی اور آپنے موافقت کی تو بلا فرق یہ معلوم ہوتا تھا
کہ دو تان سین گا رہے ہین برخاست کے بعد تانسین نے پوچھا کہ آپنے یہ علم کس سے سیکھا ہے
فرمایا کہ مین تو فقیر زادہ ہون گانا نہین جانتا مین مثل طوطی کے تھا کہ جو تم کہتے تھے وہی
کہتا تھا **ف** حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ظہور
حاجی حضور کے ہین اور وہ حضرت شیخ ابو الفتح ہدیۃ اللہ پیر سرمست کے اور وہ
اپنے والد ماجد مخدوم شاہ قاضن شطاری کے رحمۃ اللہ علیہم آپنے کہ عامل بھی تھے زہرہ
کو تانسین کے تابع اور مسخر کر دیا تھا کہ گانے کے وقت اونکو مدد پہونچتی تھی **قطعہ تاریخ**
محمد غوث جانباز رہ حق * کہ عامل بود وکامل نیز آن غوث * زدنیا رفت چون در عالم
قدس * برآمد سال نقلش غوث بے لوث ۔ جواہر خمسہ آپکی تالیفات سے ہے

ذکر حضرت مخدوم شاہ دولت منیری قدس اللہ سرہ حضرت
مخدوم شیخ ابا یزید المعروف شاہ دولت ابن عبد الملک منیری قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت شیخ قطب موحد کے پھوپھیرے بھائی ہوتے تھے اور شاگرد آپکے تھے خدمت
حضوری مین رہتے تھے اور مخدوم شیخ قطب موحد کے کوئی فرزند نہ تھا آپکو بہت
چاہتے تھے اور تعلیم و تربیت مین کوشش بلیغ فرماتے تھے ایکدن کچھ لوگ حسد و شماتت
کیطرح پر کچھ بول گئے کہ سب نعمت یہانکی یہی لوٹ لینگے اور سب دولت انھین کے
نصیب کی ہو آپکو یہ بات تلخ گذری وطن سے سفر اختیار کیا کہ اب اور کہین جاکر مرید
ہون طلب پیر مین نکلے اور دہلی کیطرف چلے واللہ اعلم کتنی دور گئے تھے کہ پیچھے
سے داہنے کلّے پر ایک طمانچہ پڑا اور ایک آواز آئی کہ کہان جاتا ہے پھر کر جو دیکھا حضرت
مخدوم شیخ شرف الدین تھے پھر فرمایا کہ جا قطب موحد سے مرید ہو اور باطن مین
تیری بیعت مین لیتا ہون اور ہاتھ پکڑا اور بیعت لی حضرت وہان سے پھرے اور یہان
حضرت شیخ قطب موحد کو بھی حضرت مخدوم جہان نے ارشاد کیا تھا کہ آپ گھر سے
نکلکر تالاب پر آپکے انتظار مین ٹہل رہے تھے اتنے مین شاہ دولت پہونچے آپنے کہا
کہ آؤ میری دولت اوسدن سے دولت لقب ہوا اور اسی لقب سے مشہور ہوئے اور پہلے
اسکے ابایزید نام تھا الغرض آپنے بیعت لی اور اپنا جانشین کیا اور اپنے اور پیرونکی
نعمت و دولت عطا فرمائی نسب آپکا یہ ہے کہ مخدوم شاہ دولت ابن شیخ عبد الملک
ابن شیخ اشرف ابن محمود ابن سلطان ابن حسام الدین عرف جہان شہ ابن شیخ
اشرف ابن مخدوم شاہ خلیل الدین ابن مخدوم شاہ یحییٰ منیری الی آخرہ اور حضرت
مخدوم شاہ دولت منیری کو اپنے شیخ بزرگوار شاہ قطب موحد کے سوا اور تین
بزرگون سے بھی خلافت ہے آپکو کہین سفر کا اتفاق نہوا یہ بزرگان دین منیر ہی
مین تشریف لائے اور آپکو بحکم حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ اون سے اجازت
و استفادت ہوئی ایک حضرت میران سید ناصر فردوسی دوسرے حضرت شیخ محمد ٹھسے
طیب زنجانی تیسرے حضرت مخدوم شیخ جمال الدین حافظ منجمن جلال ناصحی

جاننی کہ مخدوم شیخ شہاب الدین قتال زاہدی ابن حضرت مخدوم شاہ بدرالدین بدرعالم زاہدی کے نواسے تھے اور اونکا مزار مبارک موضع بسہیا ضلع سارن مین ہی اور مظہر آثار ولایت اور مرجع خلقت ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ جمال الدین حافظ منجمن کے بیٹے آپ سے راہ طریقت کے طالب ہوے آپنے فرمایا کہ میرے پاس اب کچھ نہین رہا سب شاہ دولت لیگئے منیر مین جاؤ اور اونسے طالب ہو الغرض یہان بھیجا اور وہ آپکی صحبت مین درجہ کمال کو پہونچے ہندوستان کے بیشتر صوبہ حضرت مخدوم شاہ دولت سے مرید تھے اور اکثر ملازمان بادشاہ کہ اضلاع پٹنہ و سارن و آرہ و چھپرہ وغیرہ مین بذریعہ عہدہ و منصب رہتے تھے آپہی کے مرید تھے اور مرض الموت مین یا بعد وفات بامید نجات یہان آئے اور یہین مدفون ہوئے اون مین سے بہتونکی قبر پر فنا [illegible] مسجد بنی ہوئی ہی بادشاہ دہلی کا وزیر جسکا خانخانان لقب ہوتا ہی اوس وقت مین آپہی کا مرید تھا نقل ہے کہ خانخانان جب آپ سے مرید ہونیکو آئے اور بعد [illegible] کے صبح کو جب رخصت ہونے لگے تو حضرت مخدوم نے ملازمین کو فرمایا کہ [illegible] مین کچھ حاضر ہو تو لا دو دال اور خشکہ شبینہ ملا تو خانخانان کھا بہت خوش [illegible] کہ بہت خوش مزہ ہی پھر عرض کیا کہ ہر روز کے اوس کا امیدوار ہون [illegible] فرمایا کہ فقیر کو دریغ نہین الا دہان کیونکر پہونچ سکتا ہی عرض کیا کہ حضور [illegible] پہونچ [illegible] سنا ہی کہ خانخانان نے سانڈنیون اور گھوڑون کی ڈاک لگائی تھی [illegible] دونون وقت کا اوس دوسرے وقت خانخانان [illegible] دسترخوان پر پہونچ [illegible] ہی کہ ابراہیم خان کاکڑ قوم کا پٹھان کہ آپکے مرید تھے بہت مفلس تھے بامید پرورش و سپارش در دولت پر حاضر ہوے تھے اور [illegible] خانخانان کبھی دہلی سے آگئے تو آپنے سپارش کی اور خانخانان ابراہیم خان کو بتعظیم و تکریم اپنے ساتھ لیگئے اور فوج مین نوکر رکھوا دیا انہون نے

کارنمایان کیئے اور روز بروز ترقی کرتے تھے یہانتک کہ صوبہ گجرات کے صوبہ دار ہوئے اونہون نے سنگ تراشونکو بلواکر پتھر کی عمارت ترشوائی اور مزار مبارک کے گنبد اور برجیونکی صورت قایم کی اور اون پتھرونکو کشتیون پر منیر روانہ کیا اور تنگر قلیخان بدخشانی کے اہتمام سے کہ وہی میر عمارت تھے مقبرہ مبارک تیار ہوا ایک بزرگ ملا ابن اللہ عاصی تخلص ساکن سندیلہ کہ آپکے مریدون سے تھے اوسکی تاریخ لکھی کہ کتابہ کے پتھر پر منقوش ہے رباعی تاریخ از بہر نثار این بنا ے آبادہ ازدرج دلم دو در تاریخ فتادہ اول بشمر روضۂ احباب و دوم ماند بہشت جاودان این باد۔ اور روضہ مبارک کے صدر دروازہ کی یہ تاریخ سنگ کتابہ پر کندہ ہو مصرع تاریخ در دولت کشادہ باد دوام۔ اور ابراہیم خان کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت مخدوم شاہ یحیٰی منیری کا روضہ بنوائین آپکی اجازت نہ ہوئی خواب دکھلایا کہ اپنے پیر کا روضہ بنواؤ ع بہ مزار ما غریبان گنبد گردون بس ہست۔ تو حضرت مخدوم شاہ یحیٰی منیری کے مزار مبارک سے پچھم ایک مسجد بنوائی عاصی مرحوم کو اللہ بخشے کہ اوس مسجد کی کیا اچھی تاریخ کہی ہو اور سبھی تاریخین نادر و لاجواب ہین مصرع تاریخ کرد ابراہیم بیت اللہ بنا نقل ہو کہ ایک جوگی آپکے حضور مین آیا اور ایک سنگ پارس نذر رکھا جس سے سونا بنتا ہو جیسا کہ کوئی شاعر کہہ گیا ہے بیت آہن کہ بپارس آشنا شد فی الحال بصورت طلا شد ۔ آپنے اوسکو تالاب مین پھینکدیا جوگی بہت بگڑا کہ میرا تحفہ نادر تھا میری تمام عمر کی کمائی تمنے ناقدردانی سے ضایع کیا آپنے فرمایا کہ تالاب مین جاکر نکال لے تمہارا پتھر لیکر دوبارہ چھونا او سنے جو غوطہ لگاکر آنکھین کھولین تو اوسمین بہت سے سنگ پارس دیکھے اپنا پتھر اوٹھا لیا نقل ہے کہ کسی نے آپکو عرضداشت لکھی کہ سوا لاکھ روپیے نذر کے میرے

پاس یہ کھیے ہین کوئی خادم حضور کا آئے اور اوسکو لیجائے آپکے بہت سے مرید تھے لیکن
آپنے ملا اشرف علیہ الرحمہ کو اس کام کے لئے روانہ کیا وہ گئے اور وہان سے گاڑیو بھر
روپئے اور بہت سے اور بھی تحفے لیکر منیر کیطرف چلے راہ مین پہلے جو کچھ نقد و جنس
اونکو ملے تھے مسکین و محتاج کو دے پھر پیر کے مال مین ہاتھ لگایا لٹاتے ہوئے
چلے جب منیر مین پہونچے تو ایک جانماز کے سوا اور کچھ نہ بچا تھا وہ مصلے حضور مین
پیش کیا اور کیفیت عرض کی آپ بہت خوش ہوئے اور بہت اعزاز و اکرام کیا اور فرمایا
کہ یہ تمھارا امتحان تھا اگر تم ایک پشیز بھی لاتے تو مین تمکو اپنی صحبت سے جدا
کر دیتا **ابیات** گفت آوردے اگر تو یک پشیز * نزد من دیگر نبودے عزیز *
کردمے از صحبت خویشت جدا * امتحانت بود این بہر خدا * با مرید و پیر باید اتحاد
ذوق شوق و ظن بود نے اعتقاد۔ **نقل** ہے کہ حضرت مخدوم کے حین حیات مین
آپکے بڑے بیٹے شیخ منور شہید کچھ لوگون کے ساتھ تفرج کرتے ہوئے موضع
غیاث پور مین کہ منیر سے بہت قریب ہو گذرے وہان کا زمیندار کہ قوم ہنود سے تھا
بسبب کسی عداوت کے کوئی حیلہ لگا کر بجنگ پیش آیا اور آپنے اوسکے ہاتھ سے
شہد شہادت نوش فرمایا جب لاش مبارک حضرت مخدوم کے حضور مین آئی
فرمایا کس اندھے نے میرے بچہ کو مارا دیکھا نہین ادھر یہ بات زبان مبارک سے
نکلی اور ادھر وہ ظالم اندھا ہو گیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا جو اوسکا قایم مقام
ہوا اوسنے بھی کوری اور نابینائی وراثت مین پائی علی ہذا القیاس اوسکے
کئی پشتون تک ترکۂ آبائی پاتے چلے گئے آخر اون کور باطنون نے ایک
بت پر پگڑی باندھی اور یہ بلا اوسکے سر ٹالی آپ سے کوئی مکتوب اور کوئی
تالیف و تصنیف منقول نہین ہے آپنے حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ کی تصنیف
پر قناعت اور کفایت کی آپ مین محو و فنائی تھے اور تربیت باطن آپکی روح

پر فتوح سے تھی اور قدم بر قدم آپکے تھے اور حسن سیرت اور کمال معنی کے سوا جمال صورت
مین بھی ممتاز تھے آپکو ذیقعدہ کی چودھوین ۱۱۰۱ھ ایکہزار ستره ہجری مین دولت وصال
نقد وقت ہوئی کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب بزرگون سے سنا ہو
کہ عمر شریف ایکسو پچیس ۱۲۵ برس کی تھی **قطعہ تاریخ** قطب اقطاب زمان قدوہ دین ہو آنکہ
از مہر و مہ انور بودہ ٭ شاہ دولت کہ سوے عالم قدس ٭ چون زگیتی بسفر در بودہ ٭ سال
ہجرش خرد عاصی یافت ٭ وارث حال پیمبر بودہ۔ **ذکر حضرت شیخ فرید الدین
محمد ماہرو قدس اللہ سرہ**۔ حضرت مخدوم شیخ فرید الدین محمد ماہرو ابن شاہ
دولت منیری قدس اللہ سرہ مرید اور نائب اپنے پدر عالی دودمان کے تھے اور آپ کے
وفات کے بعد مسند دولت پر بیٹھے آپ بہت حسین اور صاحب جمال تھے اسلئے ماہرو
مشہور ہوئے **نقل ہی** کہ ایک افغان کی بیٹی حضرت مخدوم شاہ دولت کے حجرہ کو
اپنے گیسوؤن سے جھاڑو دیتی تھی آپنے اوس سے پوچھا کہ کیا چاہتی ہو عرض کیا کہ مین حضرت
کے صاحبزادہ ماہرو پر عاشق ہون لونڈی ہونا چاہتی ہون آپنے صاحبزادہ والا
تبار سے اوسکا نکاح کردیا اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا کہ حضرت مخدوم شاہ دولت علیہ الرحمہ
نے بعد تحصیل علم شریعت و تلقین احکام طریقت اجازت وخلافت دیکر ملک بنگالہ کیطرف
روانہ کیا وہان کے قاضی نے اونکے جمال صورت اور کمال سیرت کو دیکھکر چاہا کہ اپنی
لڑکی کو اون سے بیاہ دے تو اونہون نے عذر کیا کہ میری مان برابر کی نہین قوم کی پیٹھانی ہین
قاضی صاحب نے فرمایا کہ یہ عذر تو مجھکو کرنا تھا مگر مجھکو منظور ہی پھر اونہون نے اپنے
جد امجد حضرت مخدوم شاہ دولت منیری قدس اللہ سرہ کو عرضی لکھی تو آپ نے جواب
لکھا کہ قاضی صاحب کو اپنا چچا سمجھو اور اونکی اطاعت کرو الغرض وہ وہان کے خدا
ہوگے واللہ اعلم بالصواب **نقل** ہے کہ حضرت شاہ ماہرو علیہ الرحمہ بڑے رنگیلے تھے
رنگین لباس سے بہت شوق تھا اور بڑے طرحدار تھے بیگانہ روی آشنا خوے

اور زبان حال یہ فرماتے تھے شعر جو بیٹھے یار جوانون مین اور رندو مین + تو توبہ بیٹھے
کبھی کی زہد اور پیری سے شعر میخانہ ہو گر رہگذر کوے صنم مین + سر کیون در میخانہ
سے رکھون مین حرم مین + خانخانان حضرت مخدوم شاہ دولت کا شہرہ سنکر بیعت ہونے
کے ارادہ سے منیر کیطرف روانہ ہوے جب سردحہ کے جنگل مین پہونچے تو حضرت شاہ
ماہرو کو دیکھا اس حالت سے کہ لباس رنگین ہے اور کاکلین چھوٹی ہوئی ہین اور پان
کھائے ہوے ہین اور معلوم ہوا کہ شکار کو نکلے ہین خیمہ کھڑا ہوا تھا خانخانان کے
دلمین کراہت آئی کہ کچھ نہین فقط نام ہی نام ہے جسکا بیٹا ایسا آوارہ ہو اور اوس سے
اصلاح نہو سکے وہ دوسرے کی کیا دستگیری کریگا اور ارادہ کیا کہ پھر چلین اور یہان
دل مبارک آئینہ صاف کے مانند تھا اس خطرہ کا عکس اوسمین جلوہ گر ہوا آپنے فرمایا
کہ فقیر کی دعوت قبول ہو خانخانان حیران ہوا کہ انکے ساتھ آدمی تھوڑے اسباب
و سامان کم اور یہان حشم و خدم یہ کیا بولتے ہین بہرکیف دعوت قبول کی اور در پردہ آدمیون
کو متعین کیا کہ دیکھو یہ کیا کرتے ہین جب کھانیکا وقت آیا اور کھانا نکلنے لگا لوگون
نے خبر پہونچائی کہ کہین سے کوئی چیز نہین منگوائی گئی ہے دو چار دیگچے ہین کہ اونہین مین
جو غلّہ وغیرہ ساتھ تھا پکایا گیا ہے اور اون دیگون پر چادرین پڑی ہوئی ہین بسم اللہ
الرحمن الرحیم کہہ کہہ کر اونہین دیگون سے ہر قسم کے بادشاہانہ کھانے نکال رہے ہین
خانخانان نے اوس خطرہ سے توبہ کی اور منیر مین آکر مرید ہوا نقل ہے کہ آپکو
فنون سپاہگری مین خصوصًا تیراندازی مین کمال حاصل تھا ایکبار راتکو گھوڑے
پر سوار کہین جاتے تھے اور منیر مین میواتی ایک قوم تھی کہ اونکا پیشہ رہزنی تھا
میواتیون نے آکر گھیرا اور چارون طرف سے حملہ آور ہوے آپنے تیراندازی شروع کی
کوئی قریب نہ آسکا جب سب عاجز ہوے بولے آتا آپ ہین ہمارے مالک مخدوم زادے
ہمنے پہچانا نہ تھا ہاتھ روک لیجئے ہم لوگ قدمبوس ہونگے آپنے فرمایا اسوقت الگ

رہو کل صبح کو گھر پر آنا وہ لوگ پہچانے ہوئے تھے کہاں جا سکتے تھے صبح کو حاضر ہوئے آپنے اون لوگون سے کہا کہ واجب واجب اپنا خرچ لکھوا دو اور اس پیشہ سے توبہ کرو اور دیوان کو حکم کیا کہ معینہ ان لوگونکو ملا کرے نقل ہے کہ حضرت مخدوم شیخ دولت قدس اللہ سرہ نے آپکو فرمایا تھا کہ ماہرو میرے بعد تمکو راہ فقر مین اگر کوئی حاجت پیش آئے تو سید عباس گجراتی سے رجوع کرنا اور میران سید عباس گجراتی علیہ الرحمہ حضرت مخدوم کے خلفاے اجلہ سے تھے اور صاحب کمال تھے نقل ہے کہ حضرت سید عباس گجراتی علیہ الرحمہ کو مقام گجرات مین ایکدن کسی زنار دار سے کچھ معارضہ ہو گیا اور ایک حالت اونپر طاری ہوئی اوسکا زنار کھینچکر اپنے گلے مین ڈال لیا فوراً وہ کافر کلمہ پڑھنے لگا اور مسلمان ہو گیا ایک درخت کے نیچے سر راہ کھڑے تھے اودھر سے جو کافر گذرا وہ ایمان لایا اور زنار اوتار کر رکھدیا واللہ اعلم کتنی دیر تک کھڑے رہے جب اوس حالت سے افاقہ ہوا زنار گلے سے دور کیا اور اون سب زنارون کو لوگون نے تولا تو سوا سیر ہوا الغرض حضرت مخدوم کے وصال کے بعد شاہ محمد ماہرو نے میران سید عباس گجراتی سے اپنے والد ماجد کا فرمان ظاہر کیا اور میران صاحب نے آپکو چلہ اور صوم وصال رکھنے کو فرمایا اور حضرت مخدوم کے حجرہ مین بٹھلایا اور خود حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے فاتحہ سوم کے بعد کچھ لونگین اور تھوڑا پانی لیکر حجرہ مین گئے اور فاتحہ چہلم کے روز نکلے تو سر سے پانون تک جسم تن حضرت مخدوم شاہ دولت کی صورت ہو گئی کہ لوگ پہچان نہ سکتے تھے

شعر غلبہ کیا جو یار کے عکس جمال نے ÷ آئینہ اپنا صاف تھا صورت مین چھپ گیا

یہان تک کہ اوسدن خانخانان جو آئے تو آپکو دیکھکر متعجب ہوا اور جی مین کہا کہ دشمنون نے جھوٹھی خبر مرنیکی اوڑائی تھی خفیہ نگار کو جا کر سزا دونگا اوس سے تحقیق نہ کرلی آپنے فرمایا بھائی خانخانان واقعی حضرت نے سفر قدس کیا مین ماہرو ہون

اور زبان حال یون گرم مقال تھی۔ شعر بیرون ودرون من شد صورت او پیدا ۔ درحضرت کفرستان تجانہ چنین باید۔ آپنے اپنے والد کے انتقال کے پندرہویں برس رمضان شریف کی پانچوین ۱۰۳۱ھ ایکہزار اکتیس ہجری مین داعی کعبۂ وصال کو لبیک کہا کسی نے تاریخ کہی ہو کیا خوب ہے قطعہ تاریخ محمد ماہر و بار وچون ماہ ۔ بجنت زینت بزم پدر خواست ۔ بطور تعمیہ تاریخ جستم ۔ دلم گفتا زغم روے طرب کاست ۔ روے طرب سے حرف طا مقصود ہو جسکے عدد نو ہین لفظ غم سے نو عدد گھٹانے سے تاریخ نکلتی ہو

ذکر حضرت شیخ محمد علی قدس اللہ سرہٗ

حضرت شیخ محمد علی ابن شیخ دولت منیری قدس اللہ سرہ کو بیعت اپنے باپ سے ہے اور تربیت وخلافت آپ سے بھی اور اپنے برادر بزرگ شاہ محمد ماہر و سے بھی

ذکر حضرت شیخ مبارک قدس اللہ سرہ

حضرت شیخ مبارک بن مصطفےٰ بن جلال بن عبد الملک اشرف منیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ دولت کے نواسے اور آپکے بھائی شیخ جلال کے پوتے ہین مرید وخلیفہ حضرت شیخ محمد علی کے ہین اور اپنے سند خلافت مین آپکو قبلہ گاہی لکھتے ہین اس سبب سے کہ مرید پیر کا فرزند معنوی ہوتا ہے ولادت معنوی کے اعتبار سے اور اجازت حضرت شاہ محمد ماہر و اور حضرت مخدوم شاہ دولت منیری سے بھی رکھتے ہین کہ ان دونون بزرگوارون سے نے خلافت نامہ لکھکر رکھدیا تھا جیسا کہ آپنے لکھا ہو کہ فقیر مبارک ابن شیخ مصطفےٰ نے خرقۂ خلافت پہنا ہاتھ سے شیخ محمد علی کے اور بھی شیخ فرید الدین محمد ماہر و کے اور بھی ہاتھ سے حضرت شیخ ابایزید مخدوم شاہ دولت منیری کے اور آپنے یعنی شاہ دولت نے خرقۂ خلافت روحانیہ پہنا ہاتھ سے حضرت مخدوم شیخ شرف الدین منیری کے قدس اللہ اسرارہم اور یہ سلسلہ آبائی او بھاذ انی ہو اور سوا اسکے شیخ مبارک علیہ الرحمہ کو حضرت سید نعمت اللہ قادری فیروز پوری سے بھی اجازت ہو غالبًا یہ

اجازت حالت سفر مین حج ادا ہو گی کہ آپنے تھوڑے دنون سفر بھی اختیار کیا ہی غیر دیار
مین بھی گئے ہون واللہ اعلم یہ بھی مشہور ہی کہ آپ کچھ دنون جنگل مین رہے ہین اور ایک
جوگی سے اشغال جوگیہ بھی مشق کئے ہین اور آخر وہ جوگی آپکی کوئی کرامت دیکھکر
اپنے چیلون سمیت مسلمان ہو گیا اور پھر مرید و مسترشد ہوا پھر آپ اوسکو اپنا خلیفہ
اور مجاز کر کے منیر مین آئے اور سجادۂ خلافت پر متمکن ہوئے اب حضرت شیخ فرید الدین محمد ملیرؒ
نے جو حضرت شیخ مبارک مصطفیٰ کے نام سے خلافت نامہ لکھکر رکھدیا تھا اور وہ
عربی مین ہی اوسکے بعض وصیتو نکا ترجمہ بطور ایجاز و اختصار کے لکھتا ہون کہ فائدہ
کی باتین ہین **وھی ھذہ** قال اللہ تعالیٰ والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا اور کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سیروا سبق
المفردون پس واجب ہو طالبون پر لازم پکڑنا راہ حق کو ساتھ ہمیشگی ذکر اور
اخلاص اور صدق کے اور نہین لایق ہی یہ کہ حاصل کرے طالب ہوائے نفس سے
تحقیق کہ راہ طرف حبیب کے لغو ہو گئی ہی درجات حیان یعنی کھونٹی پونجی سے
جی چرانیوالون کے اور قریب ہو گئی ہی بطلان اوسکے اوہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے
ولقد وصینا الذین اوتوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ
اور البتہ بتحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگونکو جو دئے گئے کتاب پہلے تمھارے
اور تمکو بھی یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیز تقویٰ لیا ہی دین کا اور سر یقین کا اور اوسکے
درجے ہین پہلا اتقا ہی شرک سے دوسرا گناہون اور حرامون سے اور تیسرا شبہات سے
اور چوتھا حظوظ نفس سے مباحات مین اور پانچوان اور وہ سب سے اعلیٰ ہی اتقا ہی
ماسوا اللہ تعالےٰ سے ساتھ متوجہ ہونیکے خدا تعالیٰ کیطرف بالکلیہ ان اکرمکم
عند اللہ اتقاکم بتحقیق بزرگ تر تم لوگون مین وہ ہی نزدیک اللہ کے جو بڑا
اتقا والا ہو اور کہا ہی بعض سلف نے رضی اللہ عنہم یہ کہ تقویٰ کیواسطے بدایت ہی

اور نہایت ہو پس ہدایت اوسکی لازم پکڑنا ہو ظاہر شریعت کو اور نہایت اوسکی تحقق ہونا
اوسکی عزیمتون کے ساتھ اور نہین میسر ہوتا ہو یہ مگر حاصل کرنے سے علم دینیہ کے
پس لازم ہو مومن کو یہ کہ مضبوط کرے اپنی بنیاد کو ساتھ سیکھنے علم شریعت کے تو
آسان ہو اوسپر لازم پکڑنا ظاہر شرع کا اور قوت ملے اوسکو پہونچنے مین طرف عزیمت
شرع کے اور لایق ہو اوسکو یہ کہ متوجہ کرے جوارح کو اپنے آداب شرع مین اور قید
کرے نفس کو اپنے قول اور فعل مین پس نہ کہے اور نہ کرے وہ چیز کہ لکھین اوسکو
گناہ صاحب شمال یعنی بایئن طرف کے فرشتے اور نہ نظر کرے طرف اوس چیز کے
کہ نہ اجازت دی ہو اوسکو شرع نے اور نہ بولے مگر ساتھ خیر کے اور ترک کرے مالا یعنیہ
یعنی فضول کو اور نہ دوست رکھے دنیا کو بلکہ ترک کرے اوسکو بقدر امکان اپنے
یعنی رفتہ رفتہ پس محبت دنیا کی سر ہو سب گناہ کا اور ترک کرنا دنیا کا سر ہو سب عبادت
کا اور چاہیے کہ پرہیز رکھے صحبت سے عورتونکی اور امردونکی اور لڑکونکی اور
بطالین کی اور اجتناب کرے مجالست سے توانگرون اور حاکمونکی پس تحقیق کہ
وہ زہر قاتل ہو اور لازم پکڑے خلوت کو اس حال مین کہ نماز پڑھتا ہو یا تلاوت کرتا
رہے یا ذکر کرتا رہے یا مراقبہ کرتا رہے وگرنہ سویا رہے پس اگر وسوسہ دی اوسکو شیطان اپنا
کسی خطرہ کے تو دفع کرے اوسکو ساتھ ذکر خفی کے یا ساتھ آواز جلی کے اور کردانا
مینے اوسکو خلیفہ اپنی طرف سے اور ہاتھ اوسکا بیعت مین میرے ہاتھ کے مانند ہے
اور اجازت دی مینے اوسکو کہ مقراض رانی کرے اوسپر جو توبہ کرے اوسکے ہاتھ پر
اور حلق اور قصر کرے اور اجازت دی مینے اوسکو یہ کہ فتوحات قبول کرے اس
شرط پر کہ اوسکو صرف کرے اوسکی جگہون مین یعنی حقوق شرعی مین اور حکم کرے
مرید طالب کو بیٹھنے کا خلوت اور عزلت مین ساتھ ذکر اور طاعات کے اور وصیت
کی مینے کہ نہ بھولے مجھکو اون وقتون مین جنمین امید اجابت ہو اور دعا کرے حاکمون

کیلئے اور سب مسلمانون کیلئے پس کہے اللھم اصلح الامام والامامۃ والراعی والرعیۃ والف بین قلوبھم فی الخیرات وادفع شر بعضھم عن بعض اللھم انت العالم بذنوبنا فاغفرلھا وانت العالم بعوابجنا فاقضھا ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین واحشرنا فی زمرۃ المتقین وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین

ذکر حضرت شیخ ہدایت اللہ منیری قدس سرہ

حضرت تاج المشایخ شیخ ہدایت اللہ ابن اشرف ابن محمود حافظ ابن محمد ابن جلال ابن عبدالملک اشرف منیری قدس اللہ سرہ مرید ومجاز اپنے داداکے چچیرے بھائی مبارک ابن مصطفےٰ بن جلال ابن عبدالملک اشرف منیری کے ہین اور ایضا اجازت حضرت شیخ احمد منور ابن شیخ انور محمد ابن شیخ منور شہید ابن شاہ دولت منیری سے بھی رکھتے ہین ف شیخ احمد منور کے انتقال کی تاریخ یہ ہے شعر یہ تاریخ شاہ احمد منور + رقم کن چار الف یکی برابر قطعہ تاریخ شیخ احمد کہ منور لقب او بودہ + قدم فقر بہ پیرایۂ شاہی می زد + یافتم مصرع تاریخ وفاتش صوفی + تاکہ دم بود دم از عشق الہی میزد - اور حضرت شیخ احمد اللہ جیند ھوسی سے بھی اجازت پائی تھی بزرگون سے سنا ہے کہ آپ کم سن تھے اور مخدوم شاہ ماہرواد راونکے بعد مخدوم شاہ محمد علی نے جنت الفردوس کی راہ لی اور شیخ مبارک مصطفےٰ عالم سیر وسفرین تھے جب شاہ ہدایت اللہ بالغ ہوئے کوئی بزرگ جو تلقین طریقت کرے سر پر نہا آپکی مان نے کہا کہ تم داداکے روضہ مبارک مین جایاکرو اور مزار مبارک کو دیکھا کرو پھر آپنے یہی معمول کیا کہ مخدوم شاہ یحیٰی منیری کے مزار کو بیٹھکر دیکھا کرتے آخر آپکے فیضان روحانی سے مستفید ہونے لگے اور حالتین بدلنے لگین واللہ اعلم کتنے دنون کے بعد ایکدن مزار مبارک پر مشغول بیٹھے تھے کہ مزار مبارک کے

اندر ایک گیند روشن جیسا کہ شادیون مین روشن کرتے ہین اوچھلتا ہوا نظر آیا اور اوچھلتے
اوچھلتے مزار سے باہر نکل آیا اور آپکے زانو پر آکے اوچھلنے لگا اتنے مین آپکو ایک
جمائی جو آئی تو وہ گیند آپکے منہ مین آکر سینہ مین اوتر آیا پھر جوش وخروش پیدا ہوا
اور نعرہ منصوری کا دم بھرنے لگے بیت ساقی انان شیشۂ منصور دم * در
رگ و در ریشہ من صور دم - پھر تو کہین ٹھکانا نہ تھا کہ کہان ہین ہفتہ یا عشرہ
یا مہینہ مین کبھی نعرہ مارتے ہوئے نظر آگئے اور پھر غائب ہوگئے نہین معلوم کدھر آئے کدھر گئے
اور کبھی خالی نعرون کی آواز سنی گئی اور صورت نظر نہ آئی الغرض ایکدن آپکی
والدہ نے بڑی درگاہ جاکر بہت گریہ وزاری کی کہ کوئی دوسرا نہین یہی ایک
لڑکا رہگیا ہے فقیرون اور مسافرونکی خدمت کون کرے اوسکے بعد ایک دن
آپ نعرہ مارتے ہوئے کہین بڑی درگاہ مین آئے تو ایک جمائی آئی اور وہ گیند
مونہہ سے نکل پڑا اور مزار کے اندر چلا گیا اور غائب ہوگیا اور آپ مقام سکر سے
ترقی کرکے عالم صحو مین آگئے پھر جب حضرت شیخ مبارک مصطفے آئے اونکے ارشادات
لسانی اور فیضان قلبی سے عقبات نزول سے گذر کر مقامات شیخی ومقتدائی
پر نزول فرمایا اور اونکے انتقال کے بعد اونکے قایم مقام ہوئے آپ ساڑھے
تین لقمہ کھاتے تھے اور یہی غذا تھی نقل ہے کہ کسی وزیر یا امیر سلطنت نے
آپکو بلوایا اور مرید ہوا اور سوا لاکھ روپئے نذر کے پیش کئے آپنے اونمین سے
ایک سوا ایک روپئے اوٹھا لئے اور فرمایا کہ جو میرے فرزندون مین سے ایک سے زیادہ روپئے
لیگا اوسکو یہ بات ہوگی کچھ بد دعا کی پھر رحم کھاکر فرمایا کہ کوئی مرید اس سے زیادہ
نذر نہ لیگا ماہ رجب کی نوین ۱۱۲۸ھ سنہ ایکہزار ایکسو اٹھائیس ہجری مین زلال وصال
نوش کیا اور آپ اس سبب سے کہ محبوب ومرغوب حضرت مخدوم شاہ یحیٰ منیری کے تھے
بڑی درگاہ مین مدفون ہوئے ورنہ فرزندان حضرت مخدوم شاہ دولت منیری

جو لوگ تعظیم کرتے ہین اس سبب سے کرتے ہین کہ مین حضرت مخدوم کا نام لیتا ہون اور اونکی جگہ پر ہون گویا اوسنے مخدوم کے ساتھ بے ادبی کی اور وہ افغان اپنے گھر چلا راہ مین ٹھوکر کھائی اور گرا اور پانون مین چوٹ آئی زخم ہوگیا لاکھ تدبیر کی کچھ مفید نہوئی تمام عمر زخمی اور لنگڑا رہا جب وہ مرا اوسکا بیٹا اوسکو دفن کرکے پھرا راہ مین گرا اور ویسا ہی زخمی اور لنگڑا ہوکر عمر بسر کی جب وہ مرا تو اوسکے بیٹے کی بھی یہی حالت ہوئی وہ لاولد تھا جب وہ مرا تو بعضے لوگ ظرافت سے بولے کہ اسکے لاولد مرنے سے شاہ صاحب کے گھرانے کی ایک نشانی جاتی رہی آپکو محویت کا غلبہ بہت رہتا تھا علی الخصوص نماز کیوقت کہ ایک آدمی مخصوص اس کام پر متعین تھا کہ باواز بلند کہتا جاوے کہ سورہ فاتحہ پڑھیے اور سورہ ملایئے اور رکوع کیجیے اور سجدہ کیجیے ورنہ اگر قیام مین ہین تو اوسی قیام مین ہین اور اگر رکوع یا سجود یا قعود مین ہین تو اوسی مین ہین نقل ہے کہ آپ سجادہ خلافت پر مشغول حق رہتے تھے اور علی ہذا القیاس آپکے منجھلے بھائی حضرت شاہ محمد محمود ابن شاہ ملکی کا یہ معمول تھا کہ صبح کو سپیدہ دم درگاہ مین پہونچتے نماز پڑھتے اور حضرت مخدوم شاہ دولت علیہ الرحمہ کے مزار پر اشغال و اوراد مین مشغول رہتے دوپہر کو میان بادی نام خادم سے تھے حاضر ہوتے اور کہتے کہ منجھلے میان کھانا تیار ہے وظیفہ کی کتاب بغل مین دبا لیتے اور آپ آتے کھانا کھاکر مخدوم شاہ دولت علیہ الرحمہ کے حجرہ مبارک مین تاڑ کی بوریا پر اینٹ کا تکیہ لگاکر تھوڑی دیر قیلولہ فرماکر پھر درگاہ مین حاضر ہوتے اور وظیفہ مین مشغول ہوتے پھر آدھی رات کو میان بادی آکر لیجاتے آپکا وصال در شنبہ صفر کی چوبیسوین سنہ ۱۲۹۰ ایکہزار دوسو نوے ہجری مین ہے بیت تاریخ جو زد شاہ محمود باب وصال * ھو القطب الاعظم نوشتند سال * الغرض ان دونون بزرگوار ونکی تو یہ حالت تھی اور سب کارخانہ دیوان کے متعلق تھا اور

چھوٹے بھائی حضرت شیخ اسد اللہ عرف شاہ بھیلو علیہ الرحمہ کچھ کاروبار دنیاوی مین دخل کرتے تھے اور انتظام معاش کیطرف متوجہ تھے اور اون دونون بھائیون سے کے یہ خلاف تھا ایکبار حضرت شاہ محمد بنیاد نے فرمایا کہ بھیلو تیرے تو کوئی لڑکا بالا بھی نہین ہی تو کیون کامون مین وقت کو ضائع کرتا ہی شاہ بھیلو صاحب کو بہت ناگوار ہوا کہ بھائی نے مجھے بددعائی بیدل ہوکر دیار مغرب کا قصد کیا کہ اور کہین چلکر مرید ہون کئی منزل نکل گئے اور ایک مقام مین کوئی بزرگ تھے اونکی خدمت مین گئے اور ایک حجرہ رہنے کو اور ایک بوریا اور مٹی کا لوٹا عنایت ہوا رات کو ایک طمانچہ ایسا لگا کہ منہ پھر گیا اور حضرت مخدوم جہان شرف الدین احمد یحیٰی منیری کو دیکھا کہ بعتاب فرماتے ہین کہ پھر جا اور بنیاد سے مرید ہو اوسیوقت روانہ ہوے اور راہ کتراکر آبادی کا راستہ چھوڑکر جنگل کی راہ سے منیر کے قریب کسی مقام مین آکر بیٹھے کہ راتکو گھر جاؤنگا کیونکہ منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا اور یہان شاہ محمد بنیاد صاحب نے دیوان کو حکم کیا کہ شیرینی وغیرہ منگواؤ اور بھیلو کو جاکر لے آؤ خوبصورت ہو گیا ہی شرم سے نہین آتا ہی الغرض حاضر ہوے تو شکستہ دل شرمندہ و منفعل زبان حال سے یہ عرض کرتے تھے۔ بیت نہین ہی بندہ سزاوار منہ دکھانیکا ٭ یہ کیا کرے ترے در کے سوا پناہ نہین ٭ آپنے اوسی رات اونکی بیعت لی اور خلافت دی پھر ہاتھون سے منہ کو برابر کر دیا تو جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا اور فرمایا کہ جان برادر مینے بددعا نہین کی ہی تم دوسرا نکاح کرو تمھارے فرزند ہوگا آپنے عرض کیا کہ جب آپکی زبان مبارک سے یہ نکلا ہی تو اب دوسرا نکاح مجھکو منظور نہین منجھلے بھائی شاہ محمود صاحب تو پہلے غریق رحمت ہو چکے تھے شاہ محمد بنیاد صاحب نے شاہ بھیلو صاحب کو ولیعہد کیا اور ماہ شعبان کی چھبیسوین ۱۱۹۰ھ ایکہزار ایک سو نوے ہجری مین اس سرا سے بنیاد دار البقا مین مقیم ہوے قطعہ تاریخ شاہ بنیاد از جہان

کیا ہین دیسکا تھا بیچارے غریب کی پرورش کا ایک ذریعہ تھا مراتب سلوک مین زیادہ
ساکت تھے اور مراحل طریقت مین تمکین کے ساتھ مستقل اور ثابت تھے کشف یا
خرق کو ظاہر نکرتے تھے اور نہ بولتے تھے اپنے عزیزونکو نفی تعلیم کرتے تھے اپنے
بڑے چچا حضرت شاہ محمد بنیاد صاحب سے بھی مستفید ہوئے تھے نقل ہے
کہ ایکبار حضرت شیخ محمد بنیاد قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ میرے اوگالدان مین جو کچھ
ہے اوسکو پی جا اور اوگالدان صاف کر لا آپنے سامنے سے اوگالدان اوٹھا لیا
اور اوسکو الگ لیجا کر اونگلی سے ذرا سا چاٹ لیا اور صاف کرکے حضور مین لائے
ارشاد ہوا فقط چاٹ لیا خیر یہ بھی تیرے واسطے بہت ہے روز چہارشنبہ ربیع الاول
کی چھبیس تاریخ سنہ ۱۲۳۲ ایکہزار دو سو بتیس ہجری مین عالم فراق سے عالم وصال
کیطرف اشتیاق کے ساتھ روانہ ہوئے سنا ہے آپکی نقل روح کے وقت سب لوگ
روتے تھے اور حضرت شاہ لطف علی تبسم فرما رہے تھے اور آپکی حالت دیکھکر
اونکو ایک ذوق تھا حضرت ممدوح نے آپکی تاریخ کہی ہے تخلص شریف کرسی ہے قطعہ
تاریخ یکتاے زمانہ شاہ معصوم ❊ از فضل و کمال او چہ پرسی ❊ چون کرد وفات
سال نقلش ❊ خورشید سلوک گفت کرسی - ذکر حضرت شاہ لطف علی
قدس اللہ سرہ حضرت شیخ ابو الفرح قمر الدین حسین عرف شاہ لطف علی محبوب
رسول قدس اللہ سرہ مرید اور خلیفہ اپنے برادر بزرگ حضرت شاہ معصوم صاحب کے تھے
اور جب بیعت کی اور خلافت پائی تو پیر نے ابو الفرح لقب دیا آپکو تلقین و ترغیب اپنے
پیر سے ہوا اور ایضاً اپنے چھوٹے چچا حضرت شاہ کھیلو علیہ الرحمہ سے بھی اور تربیت
روحانی حضرت مخدوم شاہ دولت قدس اللہ سرہ سے اور اجازت حضرت شاہ اشرف علی
شطاری سے بھی ف شاہ اشرف علی شطاری کے دوہرون مین ایک الف ہے
جسکا پہلا دوہرہ یہی ہے ❊ الف اللہ کو برحق جانو ہر ہر فن موجود ❊ قل ہو اللہ

قران مین دیکھو خاص صفت معبود ا - سنا ہی کہ حضرت شاہ لطف علی صاحب ابتدای
بلوغ سے کار طریقت کیطرف راغب تھے مزاج مبارک بہت محرور تھا اذکار کی قوت
زیادہ نہ رکھتے تھے ابتداہی سے سکر وجذبہ کا طور تھا اور اکثر مہینے دو مہینے اور چھ مہینے
اور ایکبار دو برس تک عالم جذب مین رہے اوسی حالت جذب مین کہ کوئی جگہ رہنے کی
معین نتھی کبھی ویرانہ کبھی وہان کبھی بستی کبھی میدان مین رہتے تھے اور کاغذ اور
دوات و قلم پاس رہتا تھا ایک مثنوی لکھی ہی وہ میرے پاس ہی مگر سمجھ مین مطلق نہین آتی
اور اوس حالت مین خوارق عادت بھی ظاہر ہوے ہین اور ابھی مرید نہ ہوے تھے نقل
ہے کہ ایکبار آپکو حالت جذب پیدا ہوئی اور لوگون کو جنون کا گمان ہوا آدمی حفاظت
کیلیے نوکر رکھے گئے اور حضرت شاہ دھومن قدس اللہ سرہ آپکو لیکر علاج کیلیے عظیم آباد
کیطرف چلے اثناء راہ مین شیرپور مین دریا کے کنارے ایک مکان مین اوترے رات کو لوگون
کو غفلت آگئی تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھلین تو آپکو نہ پایا بڑی بشوتش ہوئی حضرت
شاہ دھومن صاحب کہ بہت چاہتے تھے لوگون کو جابجا بھیجا اور بنفس نفیس
تو تلاش کو نکلے قریب صبح دریا کیطرف سے کچھ آواز معلوم ہوئی جب لوگون نے
جا کر دیکھا تو دریا مین دھارے پر کمر بھر پانی مین قبلہ رخ کھڑے ہین اور سودائیون
کیطرح پکار رہے ہین کشتی منگائی گئی تو وہان ڈوباؤ پانی تھا اور پانی کا
[illegible] تھا کہ کشتی نہ ٹھہرتی تھی اور دریا جوش پر تھا آخر رسی ڈالکر کسیطرح
[illegible] پھر کسی بزرگ کے پاس لیگئے اور وہ جھاڑنے لگے آپنے
[illegible] جس چیز سے جھاڑ رہے ہو وہ ہم بھی جانتے ہین
[illegible] اونھون نے فرمایا کہ شاہ صاحب آپکے بھائی کو عارضہ
[illegible] ہی نقل ہے ایکبار دریا کیطرف چلے اور لوگ پیچھے
[illegible] دریا مین کود پڑے اور نہانے اور تیرنے لگے پھر شاہ دھومن

صاحب بھی دوڑے اور منت وسماجت کی بڑے اصرار و تقاضا سے باہر نکلے
اور کپڑا مانگا لوگون نے کہا کپڑا نہین ہے فرمایا کوئی کپڑا ہو الغرض ایک لڑکا نہا رہا
تھا اور اوسکا چھوٹا سا پایجامہ کنارے پر دھرا ہوا تھا آپنے اوسکو اوٹھا لیا
اور پہننے کا قصد کیا حضرت شاہ دھومن علیہ الرحمہ نے ڈانٹا کہ بڑے فقیر بنے
ہین کرامت دکھلاتے پھرتے ہین القصہ اوس پایجامہ کو پاؤن کے انگوٹھون
سے دبایا اور کھینچا تو گلے تک آیا پھر بولے کہ اسمین ڈوب جاؤن حضرت شاہ
دھومن قدس اللہ سرہ نے فرمایا نہین نہین معاف کرو اور جانے دو اور کوئی کپڑا پہنا کر
گھر لائے آپ سنبھالتے تھے اور روکتے تھے **نقل** ہے کہ آپکے ہان ایک فقیر آکر
اوترا اور جہان آپ بیٹھتے تھے اوسی جگہ کے قریب اوسکا بستر اتھا ایکدن اوسنے
لوٹے کے پانی سے ناریل تازہ کرکے جو کچھ پانی اوسمین بچگیا تھا اوسکو پھینک کر
اوسی لوٹے پر ناریل رکھکر پینے لگا آپکو کچھ پانی کی حاجت ہوئی کہا شاہصاحب
ذرا اپنا لوٹا دو اوسنے کہا اسمین پانی نہین ہے آپنے کہا دیکھئے تو شاہصاحب
پانی ہوگا اوسنے کہا مینے ابھی ناریل تازہ کرکے باقی پانی پھینکدیا ہے فرمایا
ذرا اوٹھائیے تو الغرض غصہ مین آکر اوسنے لوٹا اوٹھایا تو پانی سے لبریز تھا
چھلکنے لگا قدمون پر گرا اور بولا کہ مین تو یہی چاہتا تھا مجھے مرید کیجئے اور بہت
گڑگڑانے لگا اتنے مین حضرت شاہ دھومن صاحب آگئے اور فرمایا کہ شاہصاحب
بھائی ہمارا ایسے ایسے شعبدے بہت جانتا ہے کچھ دنون اور رہیئے گا تو بہت تماشے
دکھلائیگا اور اوسکو باز رکھا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ دھومن علیہ الرحمہ کی
بی بی بہت نیک اور سیدھی تھین مسافر اور فقیر جو خانقاہ مین اوترتے تھے
اونکے کھانے دانے مین بے انتظامی ہوتی تھی مجبور آپنے الگ انتظام اونکا کیا
اوسکے رشتہ دار قریب بہت ناخوش ہوئے اور حضرت مخدوم شاہ بیتی

کے عرس کے دن کہ فقرا جمع تھے اور بہت لوگون میں سے بعض نے مجمع فقرا مین فقرا چڑاکہ
شاہ دھومن صاحب نے ایک عورت سے کہ مرید اونکی تھی نکاح کیا ہے اور مدعا یہ تھا
کہ کسیطرح آپ اوسکو طلاق دیدین اون لوگون نے جوش جہالت مین اپنی حد سے بڑھ گئے
جہالت کا زہر اوگلنے لگے کہ یہ جایز نہین اسکو چھوڑ دو ورنہ ہم تمپر لکڑا کسینگے
اور یہ ایک سیاست ہے فرقہ فقرا مین اور سزا کے اسباب مہیا کیے اور آپ خاموش
تھے اور چونکہ اہل سلوک کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر امر مین اپنے نفس کو ملزم کرتے ہین
اور اپنے پر یا خلق پر جو بلا آتی ہے اوسکو اپنی شامت نفس سے سمجھتے ہین اور اپنے
دستے بیزار رہتے ہین آپ آبدیدہ و اشکبار تھے اور بزبان حال یون گرم
گفتار تھے بیت اے کاش نبودے ملے عراقی ؛ کز تست ہمہ فساد باقی ؛ شعر
ہوا اپنا اگر نہوتا تو ہیہ اتنا ستم ہوتا ؛ جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا
تو غم نہ ہوتا - اتنے مین حضرت شاہ لطف علی صاحب تشریف لائے تو یہ حال دیکھکر
غصہ جلال مین آئے اور فرمایا کہ بالفرض اگر عورت مرید سے نکاح کیا تو کیا قباحت ہے
آپ دلیل علمی بیان کرتے تھے فقرا نہ مانتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ طریقت مین
[illegible] حضرت نے فرمایا کہ جامع شریعت و طریقت مشائخ ہین ہم سر مونڈکر
[illegible] ہزار فقیر بنا سکتے ہین اور تم ہمارا سا ایک بھی نہین بنا سکتے اتنے مین
[illegible] بھی مشائخی کا دعوے کر رہے ہین کبلا اسوقت پانی
[illegible] آپ مصلے بچھا کر صحن مین بیٹھ گئے اب حضرت شاہ دھومن صاحب
[illegible] حال آگئے عالت اضطرار مین بار بار یہی فرماتے تھے کہ خدا عزت
[illegible] رکھے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ ایک ابر کا ٹکرا پورب کی طرف سے
[illegible] اوسوقت بعضے فقیرون نے [illegible]
[illegible] طرف سے ابر گھر آیا اور پانی موسلا دھار برسنے لگا

اورآپ پر ایک حالت طاری تھی اور فرماتے تھے اب تو فقیر ہے تو کھولدے پانی
برس رہاہے اور آپ بھینگ رہے ہین خوب بارش ہوئی یہانتک کہ لوگ مایوس ہوئے کہ
بس اب آج عرس نہین ہوسکتا آخر حضرت شاہ دھومن صاحب اوٹھے اور آپکا ہاتھ
پکڑکر سائبان مین لائے فوراً بارش موقوف ہوگئی اور ابر کھل گیا ف اون بی بی
سے کوئی فرزند نہوا۔ **نقل ہے** کہ ایکبار آپ قصبہ آرہ کو جاتے تھے راہ مین کشتی
پر سوار ہوے ملاح نے اجورہ مانگا آپ کچھ پڑھ رہے تھے ملازم سے اشارہ کیا کہ
چار آنہ دیدے اوسنے عذر کیا آپنے پھر اشارہ سے فرمایا کہ آٹھ آنہ دیدو اوسنے پھر
حجت کی آپنے برافروختہ ہوکر فرمایا کہ روپیہ پھینکدے اگر حق کا ہوگا اوٹھالیگا الغرض
وہ روپیہ اوٹھانے لگا تو اونگلیوں بنے پار ہی ندی اور تشنج ہوگیا ایسی کئی نقلین اور
ہین لیکن ایسی نقلون کے لکھنے کا زیادہ فائدہ نہین ہے اور اقوال البتہ کام کی چیزین
ہین آپکا خادم مجھسے بیان کرتا تھا کہ ایکبار مین آپکا کھانا وقت معمول سے ذرا
پہلے لیگیا یہ دیکھکر بہت خفا ہوے اور فرمایا مین نکھاؤنگا یہ کہکر لیجا اور تین دن
تک کچھ نکھایا اور مینے بھی نکھایا اور بار بار سامنے جاکر روتا تھا اور عذر
کرتا تھا کچھ سودمند نہوتا تھا تین دن پر آپکو معلوم ہوا کہ اسنے بھی نہین کھایا ہے
تو فرمایا اچھا کھانا لے آؤ اور ہم سے بولے کہ تم جو وظیفہ سے فارغ ہونے کے پہلے
کھانا لائے تو مجھکو تشویش ہوئی اور دودلہ ہوگیا کہا کھانا نہ کھاونگا غذا آپکی
بہت قلیل تھی اور آفتاب نکلنے کے تھوڑی دیر بعد رات کا باسی کھانا اور دوسرے
وقت نماز عصر کے پہلے کھاتے تھے اور نماز عصر کے بعد سے نماز مغرب
تک کلام نہ کرتے تھے آپکے برادرزادہ حقیقی حضرت شاہ قطب الدین احمد رحمۃ اللہ
علیہ کہ آپکو ہادی اللہ کہتے تھے مجھسے فرماتے تھے کہ مین آپ سے کتاب
جوہر ذات پڑھتا تھا سبق پڑھنے کیوقت نکات غریبہ و دقایق عجیبہ بیان کرتے تھے

اور جب مین شب کو پلنگ پر سونے کیلئے آیا اور لیٹا اوس کتاب کے مطلب مجھپر بطور ذوق کے کھلنے لگے اور ذکر و مراقبہ کا فائدہ حاصل ہونے لگا اور خیالات عمدہ جمنے لگے کہ اوسمین ایک لطف اور مزا ملتا تھا طبیعت مین وارستگی اور کیفیت جذبیہ پیدا ہوتی چلی اور شوق و ولولہ کو ترقی تھی ایک دن کوئی فقیر صاحب اوترے ہوئے تھے اونہونے سبق پڑھاتے ہوئے دیکھا تو حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ سے جاکر کہا کہ اس لڑکے کو شاہ لطف علی اسطرح پڑھاتے ہین کہ یہ دنیا کے کام کا نہ رہیگا آپنے ہادی اللہ سے فرمایا کہ چھوٹے میان قطب کو اسطرح نہ پڑھاؤ بطور سلوک کے تعلیم کرو ورنہ یہ کام کے قابل نہ رہیگا فقیرون کی خدمت کسطرح کریگا دوسرے دن جو مین سبق لیکر گیا تو مطلب سمجھانے مین کوتاہی کی مینے عرض کیا کہ ہمنے سمجھا نہین فرمایا آگے اسکا بیان آئیگا مینے بہت اصرار کیا مگر آپنے یہی کہا اور مین کیفیت سن چکا تھا عرض کیا تو مین ایسا پڑھنا نہین پڑھتا کتاب اوٹھا کر چلا آیا مجھکو بہت چاہتے تھے اور بعضے وقت مین شوخی کر بیٹھتا تھا یہ معاملہ تھا کہ ع کرنہا تو مارا کر دستاخ۔ **ایضاً** حضرت ممدوح مجھسے فرماتے تھے کہ اکثر لوگ آپ سے بیعت کا قصد رکھتے تھے اور آپ مرید نکرتے تھے پیر آپکے موجود تھے اونکے ادب سے ہویا اور کسی سبب سے ہو اور مینے بارہا عرض کیا کہ میری بیعت لے لیجئے فرمایا کہ حضرت سے مرید ہو میرے بیٹے منور اور یہان کے سب لڑکے آپ ہی سے مرید ہین الغرض حضرت مخدوم شاہ یحییٰ منیری کے عرس کے دن مینے کہا کہ آج ضرور مرید ہونگا اور اون لوگون سے جو مرید ہونے کو چاہتے تھے کہا کہ تملوگ بھی شیرینی وغیرہ لئے ہوئے بڑی درگاہ مین آنا جب رات ہوئی حضرت والد علیہ الرحمہ بڑی درگاہ مسجد کے صحن مین آکر بیٹھے ہادی اللہ

کبھی آپکے پہلو مین بیٹھے تھے مین وظیفہ کی کتاب لیکر سامنے جا بیٹھا اور میرے پیچھے فلان
شخص اور اونکے پیچھے فلان شخص کئی شخصونکا نام بتصریح فرماتے تھے آاکر
بیٹھے مینے وظیفہ کی کتاب کھولکر سامنے رکھدی اور ہاتھ بڑھاکر عرض کیا
کہ میری بیعت لے لیجئے حضرت ہادی اللہ نے کتاب حضرت والد کے آگے رکھدی اور
مجھسے فرمایا کہ آپسے مرید ہو پھر قبلہ گاہی نے کتاب ہادی اللہ کے سامنے
رکھدی کہ میان عقیدت تمسے ہی مرید کرو غرض کئی بار یہی معاملہ ہوا اور
وہ لوگ جو مرید ہونے کو میرے پیچھے بیٹھے تھے ہاتھ سے میری پیٹھ مین بار بار
اشارہ کرتے تھے کہ جلدی مرید ہو آخر ہادی اللہ نے مجھسے بطور عتاب
فرمایا کہ حضور سے کیون نہین مرید ہوتے مین بھی تو آپ ہی سے مرید اور
مستفید ہون مینے کہا کہ مجھکو انسے اعتقاد نہین ہادی اللہ نے چین بچین
ہوکر فرمایا کس وجہ سے مینے کہا مجھکو بہت سے اعتراض ہین والد نے یہ سنکر
فرمایا بھائی کیون میرے عیب اوکھڑواتے ہو انہین مرید بھی کردو ہادی اللہ رونے
لگے پھر مجھکو مرید کیا اور میرے بعد اور بہت آدمی مرید ہوئے **نقل ہے**
کہ جب حضرت شاہ دہومن رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال کیا لوگونکی راے یہ تھی کہ
گدی پر آپ بیٹھین آپنے فرمایا کہ اسمین میرا رتبہ کم ہوتا ہی لوگ کہینگے کہ لطف علی
سجادہ نشین ہین اور اسمین درجہ زیادہ ہوتا ہی کہ سجادہ نشین کے پیر ہین جناب شاہ
قطب الدین احمد کو بٹھایا اور اپنے دست مبارک سے پگڑی باندھی **ف**
حضرت شاہ قطب الدین احمد علیہ الرحمہ جمادی الاولی کی اکیسوین ۱۲۸۱ ؁ ایکہزار
دوسو اکاسی ہجری مین داخل بہشت برین ہوئے **قطعہ تاریخ** رحلت
شاہ قطب الدین احمد شیخ وقت + بود فردوسی رہ فردوس اعلےٰ یافتہ
چون رقم گشتہ برای جملہ اعداد حروف + سال وصلش صوفی از لفظ احبا یافتہ
۱۲۸۱ھ

[illegible]

ہوا اور خداوند عزوجل نے کام فرمانا صفت بیان کی ہے کہ یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا یعنی دوست رکھتے ہین وہ لوگ کہ تعریف کئے جاوین ساتھ اوس چیز کے کہ جو اونہون نے نہین کی ہے ۱

انتہی۔ نقل ہے کہ ایکبار آپکے بڑے صاحبزادے شاہ احمد منور کہین عظیم آباد
مین آئے ہوئے تھے اتفاقاً ایکدن تکیہ شاہ علیہ الرحمہ کیطرف جا پڑے وہ
تو فقیر مجذوب تھے لوگونکو سخت و درشت کہا کرتے تھے آپکے ساتھ بھی پہلے
اوسیطرح پیش آئے آپنے بھی ویسا ہی جواب دیا تب وہ دھمکانے کو ایک
لکڑی لیکر اوٹھے آپ اسپر بھی نہ دبے اور کہنے لگے کہ تو کیا شیخی کرتا ہے
ابھی ایک چنگاری چھوڑ دون تو ساری تکیہ راکھ ہو جائے تب وہ چوسکے
اور کہنے لگے ارے تو شرف الدین کا ہے دولت کا آؤ آؤ بیٹھو بیٹھو آپنے کہا جا بے
ہم لنگٹون سے نہین ملتے اور چلے آئے جب منیر پہونچے تو پہونچنے کے ساتھ ہی آپکے
والد نے خفا ہوکر فرمایا کہ تم دیوانون سے کیا مقابلہ کرتے پھرتے ہو۔ نقل ہے
کہ حضرت شاہ لطف علی قدس اللہ سرہ کسی ضرورت مین ڈولے پر سوار عظیم آباد جاتے
تھے جب شہر مین پہونچے سر راہ شاہ خاکسار صاحب نے کہ ایک بزرگ مجذوب تھے
للکارا کہ ایک روپیہ دیتے جاؤ آپنے کہا کہ روپیہ نہین ہے اونہون نے کہا کہ اتنے
روپے جو ساتھ لئے جاتے ہو آپنے فرمایا کہ ضرورت سے فاضل نہین ہے
اونہون نے کہا کہ مین ایک روپیہ لونگا فرودگاہ مین پہونچکر روپے جو گنے
گئے تو ایک کم تھا وقت مراجعت جب پھر وہان پہونچے تو فرمایا کہ شاہ جی
تم تو بڑے چوٹے فقیر ہو وہ بولے کہ مینے تو پہلے ہی کہا یا تھا ف حضرت شاہ
احمد منور قدس سرہ نے آپ کی زندگی ہی مین انتقال کیا آپکو اتنا غم ہوا کہ مکان
سے مسجد تک کہ بہت قریب ہے دو جگہ بیٹھکر آتے تھے کیونکہ صاحبزادے منزل
اخلاص مین صاحب قدم اور بہت لایق اور فایق تھے اپنے اعمال خیر کو
چھپاتے تھے یہانتک کہ نماز پنجگانہ کے وقت حجرہ مین چلے جاتے تھے
اور چپکے پڑھ آتے تھے لیکن اکثر مغرب کے وقت کہ تنگ وقت ہے بھاگ نہ سکتے تھے

پکڑے جاتے تھے کیونکہ ترک فرض و واجب و سنن ضلالت و گمراہی ہو اگر کوئی
کہے کہ ترک جماعت کب جائز ہو تو بیشک نہین جائز ہے لیکن دردمندان محبت
کی بات اور ہو کہ اپنے مین وہ ایسی بیماری پاتے ہین کہ اونکو دوست کی طلب
اور رضا اور وصال سے باز رکھتی ہو بحکم حال پرہیز اور علاج اوپر فرض ہے
اور یہ عالم دیوانگی سے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مین ڈرتا ہون تمپر شرک اصغر سے صحابہ نے عرض کیا کہ کیا چیز ہو شرک اصغر
یارسول اللہ فرمایا ریا علماء ظاہر صاحب مذہب ہین کہ جو کتاب مین دیکھا کہدیا
اور سالک صاحب مشرب یعنی وہ خود گرفتار افتادہ ہو اور ایک بات اوسکے دلسے
لگی ہوئی ہو اور مضطر ہو رہا ہو اہل باطن ہمیشہ مورد طعن ہوتے آتے ہین اور چپ
رہتے ہین اور اپنا حال نہین کہتے ہین حاصل کلام آپ مجمع مین کھانا خوب سیر ہوکر
کھاتے تھے بلکہ شیر ہوکر اور اگر معدہ مین گرانی پائی حلق مین اونگلی دیکر استفراغ
کرلیا شعر عقل والونکو کہان اسکی تمیز + تیرے دیوانونکی حالت اور ہے
آپکا انتقال جمادی الاولی کی تیئسوین ۱۲۵۲ھ ایکہزار دوسو باون ہجری مین ہے
قطعہ تاریخ چون شاہ احمد منور فردوسی + بگذشت زخود بنور مطلق پیوست
تاریخ وصال او چو جستم از غیب + گفتند کہ شد برحمت حق پیوست + انتہے نقل ہے
کہ آپکے انتقال کے روز جب لوگ مایوس ہوئے ہجوم کیا اور خانوادہ طیبہ قادریہ
مین مرید ہوئے منجملہ اونکے ایک شخص عنایت علیخان نام بھی تھے آپنے اونسے فرمایا
کہ عنایت علی خان ہمکو حضرت محبوب پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
قبول نہین فرماتے ہین اونھون نے عرض کیا کہ مجھکو ارادت سلسلہ عالیہ فردوسیہ
مین ہو فرمایا تو اسی سبب سے آپ قبول نہین کرتے ہین پھر سلسلہ فردوسیہ
مین اونکو مرید کیا تھوڑی دیر کے بعد لوگ دوا پینے کو لائے کوئی بولا کہ اب دوا

پینا بیکار ہی آپنے فرمایا دوا کا پھینکنا منع ہی پھر دوا مانگی اور پی لی پھر کچھ عرصہ کے بعد بقصد تیمم دیوار پر ہاتھ مارا اور منہ پر پھیرا پھر دوسری بار دیوار پر ہاتھ مارا اور داہنے ہاتھ پر پھیرا کہنی تک ہاتھ آیا تھا اور درود پڑھتے جاتے تھے کہ روح مبارک نے عالم قدس مین پرواز کیا آپکی عمر اسی برس کی تھی۔ ف اوسوقت مین دوا کا پینا اور رخصت شرع پر عمل کرنا دلیل کمال ہی اور تیمم کرنا کمال الکمال اور پیروی ہی حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ رحلت کیوقت مسواک کی تھی روز شنبہ شوال کی سولہوین ۱۶ سنہ ۱۲۵۶ ایکہزار دو سو چھپین ہجری مین یہ حادثہ ہوا قطعہ تاریخ مرحوم لطف علی صاحب کمال ؔ

زین جہان سوے جنان شد آن ولی ٭ گفت خورشید حزین تاریخ آن ٭ شد بہشت آباد از لطف علی۔

ذکر حضرت شیخ اعظم علی عرف شاہ بیکن قدس اللہ سرہ

حضرت شیخ ابو العلوم محمد اعظم علی عرف شاہ بیکن فردوسی منیری ابن شاہ محمد محمود ابن شاہ مکی قدس اللہ سرہ العزیز کو بیعت اور اجازت اپنے والد ماجد سے ہے اور تلقین اذکار۔ واشغال اپنے عم محترم سے بھی جیسا کہ آپ اپنی سند مین لکھتے ہین کہ فقیر نے تلقین پائی حضرت قبلہ گاہی سے اور ایضاً اپنے چچا حضرت شیخ محمد مبارک حسین عرف شاہ دھومن منیری سے اور طریق اذکار رد الواح شطاریہ مخصوص حضرت عم معظم ممدوح سے اور حافظ بختیار خان نامدار مصری دیار مغرب کے ایک بزرگ نبادون خان مرحوم کے یہان تشریف رکھتے تھے اور آپ اونسے علم قراءت وغیرہ سیکھتے تھے سلسلہ قدوسیہ قلندریہ کی اجازت آپکو اونسے ملی ہے آپ فرماتے تھے کہ مین اکثر حافظ صاحب کا جوٹھا لیکر کھا لیتا تھا تو آپ نہایت محجوب اور منفعل ہوکر فرماتے تھے کہ آپ مخدوم زادے ہین میرا جوٹھا کھاتے ہین آپکی مان بیوی کی نہ تھین ایک نیچی قوم کی تھین کہ والد ماجد نے اونسے نکاح کیا تھا

تو مین عرض کرتا کہ آپ میرے اوستاد ہین آپکا جوٹھا کھانا موجب میرے سعادت اور
حصول علم کا ہی مولوی احمد حسین منیری علیہ الرحمہ کہ وہ بھی حضرت کے اوستاد
تھے حافظ صاحب کی تعریف بیان کرتے تھے کہ اونکو لوگون نے بسا دن جان
مرحوم کی مجلس مین کہ ایک زمیندار صاحب مقدور ذی اقتدار تھے بیٹھے ہوے
دیکھا اور پھر مخدوم صاحب کی درگاہ مین آئے تو دیکھا کہ وہان بیٹھے ہوئے
ہین اور معلوم ہوا کہ بہت دیر سے یہان ہین حضرت فرماتے تھے کہ حافظ صاحب
بیان کرتے تھے کہ مین لکھنؤ مین تھا ایک شخص کو دیکھا بہت طرحدار وضعدار
کپڑے نفیس اور رنگین پہنے ہوے پاینچونکا پایجامہ جسکی ہر کلی ایک دوسرے
رنگ کی تھی پہنے ہوئے بال سنوارے ہوے مسی لگائے ہوے پان کھائے ہو مہندی
لگائے ہو دن بھر کوٹھون پر اوڑا پھرتا اور شام کو چلا جاتا مینے جو اوسکے اطوار
دیکھے تو اوسمین آشنائی کا رنگ پایا ایکدن شام کو اوسکے پیچھے چلا تو دور
سے دور جاکر دیکھا کہ ایک جھوپڑے مین گھسا مین بھی اندر گیا تو دیکھا
کہ ایک بوریا بچھی ہوئی ہے کمل دھرا ہوا ہی اوسنے وہ کپڑے اوتارے اور
جھاڑکر الگنی پر رکھے اور موٹے جھوٹے کپڑے پہنکر بیٹھا اور تمام رات
عبادت مین مشغول رہا شعر چھپاتے پھرتے ہین یوسف کو اپنے غیرون سے +
ہمیشہ رات کو چلتا ہی کاروان اپنا + مجھسے پوچھا کہ تم قلندریہ مین مرید ہو مینے
کہا ہان پھر کہا فلان بزرگ سے مینے کہا ہان پھر پوچھا تمکو فلان فلان چیز
بتائی گئی ہی مینے کہا ہان پھر فرمایا کہ تمھارا مقام یہ ہی اور سب ٹھیک تھا مین
متعجب ہوتا تھا اور خدا کی شان یاد آتی تھی اور یہ جو بزرگونکا قول ہی کہ ولی
وہ ہی کہ جسکو دیکھکر خدا یاد پڑے وہی معاملہ ہوا حاصل کلام حضرت شاہ مبین
علیہ الرحمہ کو آپکے پیر مرشد نے فرمایا کہ اذکار و اشغال قلندریہ حافظ صاحب

ہے یکھ لو مگر حافظ صاحب کہ کمال منکسر اور متواضع تھے کہتے تھے کہ آپ
مخدوم زادے ہین یہ بے ادبی مجھسے نہو گی ایک رات حافظ صاحب نے حضرت
مخدوم شاہ دولت صاحب کو خواب مین دیکھا کہ میرے فرزند سے دریغ کرتے
ہو تو حسب فرمان عالی اذکار و اشغال قلندریہ تبلائے اور اجازت دی جس
زمانہ مین آپکے پیر و مرشد زندہ تھے آپکا معمول یہ تھا کہ نماز مغرب درگاہ مین
اداکی اور ذکر الٰہی مین مشغول ہوئے عشا پڑھکر گھر آئے اور کھانا کھایا اور
سو رہے اور پلنگ مین کھٹملونکی اسقدر کثرت تھی کہ غلبۂ خواب مین ایک نیند
آئی اور پھر جاگ اوٹھے اوسوقت دریا کے کنارے جاکر اذکار مین مشغول
ہوئے اول صبح کو حضرت شافعی علیہ الرحمہ کے وقت پر نماز صبح اداکی اور سورہ
یٰسین پڑھتے ہوئے گھر چلے آئے اور سو رہے پھر ڈیڑھ پہر دن اوٹھے تک
سوئے ہین پھر جاگے تو حضرت مخدوم شرف الدین منیری علیہ الرحمہ کے ملفوظات اور
مکتوبات وغیرہ کے دیکھنے مین مصروف ہوئے آپکا شغل ہمیشہ یہ تھا کہ حضرت
مخدوم کی تصانیف دیکھتے اور نقل کرتے آپکی تصانیف تو خاندانی چیزین ہین
انکے سوا اور بزرگونکی کتابین بھی بہت نقل کین ہر طریقہ کے پیرون کے کلمات
جمع کئے آخر عمر مین فقیر راقم نے دیکھا کہ ہر روز کچھ لکھنے کا معمول تھا نقل ہے
کہ آپ ایکبار صبح کو اپنے والد ماجد کے حضور مین حاضر ہوئے اور تسلیم بجا لائے
اور وہان جو لوگ کہ بیٹھے ہوئے تھے اونلوگون نے آپکو سلام کیا آپکو التفات
نہوا۔ شعر ہم اونکی دید مین بھولے ہوئے ہین اپنے کو + خبر نہین ہے کہ اس انجمن مین
غیر بھی ہے + شعر دیگر چہ رسد در سرم اندیشۂ اغیار + در انجمن از خویش بدم
خلوتم اینست + آپکے والد ماجد نے فرمایا کہ اعظم علی دیکھتے نہین لوگ سلام
کرتے ہین جواب نہین دیتے اوس دن سے یہ حال تھا کہ جب حضور مین جاتے

ہین آداب بجالاتے ہین اور آپکے دہنے بایٔن دونون طرف کوئی ہو یا نہو ہاتھ اوٹھا
اوٹھاکر سلام کرتے ہین الغرض اپنے والد ماجد مرحوم کے وفات کے بعد آپنے بطور
مخفی ایک نکاح کرلیا اور اوس راہ کو جسکی تعریف مین ہمارے رہنما حضرت مولانا مظفر
بلخی نے یہ رباعی اپنے مکتوبات مین لکھی ہی قبول فرمایا رباعی نادیدہ رخ تیرہ
ناکامان را + نادیدہ ز دور دوزخ آشامان را + دعوی چہ کنی عشق دلارامان را +
باعشق چہ کارست نکونامان را - مثنوی نیک نامان راچہ کار از عاشقی + شو
ملامت پیشہ گر تو صادقی + نفس مکارست باشی ہوشیار + جز بعیاری نیاید راست
کار - ہمارے حضرت شیخ کو وصیت کی تھی کہ اگر کوئی مجکو برا کہے یا اعتراض کرے
توچپ رہنا جواب نہ دینا شعر رہزن راہ ملامت ہی شکایت دلکی + نہ سمجھنا کہ برا
کہتی ہے خلقت مجھکو - ہمارے پیشوا حضرت مخدوم جہان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ طالب حق کو یہ چاہیے کہ خلق کی نظر مین کوئی ایسا کام کرے کہ لوگ اوس سے
نفور اور اوسکی صحبت سے دور ہوجایٔن تو تعلق معنوی اور مخالطت صوری
انکے ساتھ نہ رہے اور دلکو فراغ حاصل ہو اور عبادت مین خلق سے نظر ساقط ہو
قطعہ پیچ مریدان بوالہوس ہے کہ ہین + یہ نمایش کے دیر کے معمار + تجھکو اپنی
طرح بنایٔن گے + جاہ جو خود پرست دنیادار + کر علایق کو ترک اوٹھا کر چل + دین
اپنا کہ راہ ہی پرخار + چاہیے راہرو رہے ہلکا + کسلیے بار جبہ و دستار + چاہیے
منزل ہے مین + پاکباز دلاور و عیار - کیا مخنث کا ہی جہاد دین کام + ہے
یہان کار غازی جرار + چاہیے سر سے یان گذر جانا + چھوڑ سکتا نہین ہے
تو دستار + دلمین تیرے جو شوق پیری ہی + اصل مین ہی وہ حب جاہ و وقار +
پردہ اوٹھے تو منہ چھپاتا ہو + فخر سمجھا ہی جسکو ہے وہ عار + جسکو نیت کہین وہ
مستور وہ ہی رقیبہ نگہ کے زیب کنار + پرورش جسکی کررہا ہے تو + ہی وہ بدعمل

زادہ غبار۔ ایکبار آپ آدھی رات کو میرے گھر تشریف لائے مین بھی حاضر تھا حضرت
شیخ سے فرمانے لگے اور حالت خشم مین تھے کہ فلان صاحب مجھکو کہتے ہین کہ آپ
وضع درست نہین کرتے اور پیرایہ مشایخ نہین رکھتے اور ایسا کہ آپ کیطرف لوگونکو
عقیدت اور رجحان ہو اگر یہ بات آپ مین ہوتی تو ہم لوگ کہ تکلیف مین ہین اسقدر
تکلیف مین نہ رہتے مجھکو مکاری اور ریاکاری سکھلاتے ہین واللہ اب اگر ایسا کہینگے
تو مین شراب خانہ مین جا بیٹھونگا جب خدا ہی کا نام ونشان نہین ہے تو میرا نام ونشان
کہان سے آویگا **شعر** من کجا وزہد وتقوی من کجا و خانقاہ ۔ ساقیا بادہ بدہ آتش
بزن بثمینہ را ۔ **شعر** دلم از صومعہ وز خرقہ سالوس گرفت ۔ خیز تا ساغر مے بر سر
بازار زنیم ۔ اوسوقت یہ بات میری سمجھ مین نہ آئی کہ خدا ہی کا نام ونشان نہین ہے
تو چندے کے بعد ارشاد ہوا کہ خواجہ فرید الدین عطار علیہ الرحمہ فرماتے ہین **مصرع**
نیست حق را درحقیقت ہیچ نام ۔ نام تمیز کیواسطے ہو کہ ایک کا دوسرے سے امتیاز
اور یہ عالم کثرت مین ہو اور حقیقت مین یہ ہے کہ کان اللہ ولم یکن معہ شیء
خدایتعالی تھا اور کچھ نہ تھا دوئی کہان تھی جو تمیز کی حاجت ہو اور خدایتعالی جیسا
تھا ویسا ہی ہے بے تغیر وتبدل اپنی ذات بے کیف اور صفات بے چون کے ساتھ
الآن کما کان **قطعہ** ما کنہ حقیقت نرسیم ۔ ای یقین وگمان ما ہمہ ہیچ ۔ ہرچہ
بند خیال ما نقش ۔ ہرچہ گوید زبان ما ہمہ ہیچ ۔ بے من وتو توئی چنانکہ توئی ۔
بے نشانا نشان ما ہمہ ہیچ ۔ آپ قلندر مشرب تھے اور کسی کتاب مین مینے دیکھا ہے
کہ شیخ حسین بلخی علیہ الرحمہ قلندر مشرب تھے اور ابدال قلندر مشرب ہوتے
ہین شیخ حسین موصوف نے قلندر کی صفت فرمائی ہے **مثنوی** قلندر کے بیان
درعبارت ۔ قلندر کے بگنجد دراشارت ۔ قلندر چیست یعنی محو گشتن ۔
پس آنگہ در مقام صحو رفتن ۔ قلندر جان جان عالم آمد ۔ قلندر در لباس آدم آمد ۔

قلندر بجز تجرید ست و تفرید + قلندر راز دار سر توحید + آپ یہ رباعی اکثر
پڑھا کرتے تھے۔ رباعی تا بتکدہ و منارہ ویران نشود + اسباب قلندری
بسامان نشود + تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود + یک بندہ حق بحق مسلمان نشود +
حضرت شاہ عظیم الدین حسین علیہ الرحمہ نے ایکبار آپ سے اسکے معنی پوچھے تو فرمایا
منارہ سے مدعا مسجد ہے کہ بضرورت شعر شاعر نے مسجد کی جگہ پر منارہ قایم کیا ہے
اور بتخانہ اور مسجد کے ویران ہونے سے مطلب یہ ہے کہ نیک و بد کا خیال مٹ
جائے اور طلب حق میں بیقراری پیدا ہو اور ننگ و ناموس کی پروا نہ ہے
جیسا کہ یہ شعر ہے شعر عاشق ہم از اسلام خراب ست وہم از کفر + پروانہ چراغ
حرم و دیر نداند + اور ایمان کفر ہو جاوے جیسا کہ خدا تعالے کو سمجھتا ہے وہ
اوس سے پاک ہے شعر میرے ہی صورتون سے بھرا ہے یہ بتکدہ ہے جو
مرے گمان میں وہ میں ہون خدا نہیں۔ بیت آنچہ نزد تو بیش ازان رہ نیست
غایت وہم تست اللہ نیست۔ اور کفر ایمان ہو جاوے یعنی ہم نہیں سمجھ
سکتے وہ ہمارے خیال و اندیشہ و وہم و گمان سے پاک ہے اور اوسکی معرفت
اوسیکی طرف سے ہے کہ معرفت ربی بربی مثنوی غیر او را در حریمش بار نیست +
ہیچ چشمے لایق دیدار نیست + بخشد او نورے کہ فردا مومنان + ہم بنور وے
ببینندش عیان۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو
اللطیف الخبیر پھر بر سر مطلب آیا ایکدن آپ چھوٹی درگاہ میں آئے
اور حضرت شیخ یعنی شاہ اولاد علی اور حضرت شاہ عظیم الدین حسین سے فرمایا
اور حضرت مخدوم شاہ دولت منیری علیہ الرحمہ کے مزار مبارک کے پورب جہان
پر آپکی قبر مبارک ہے جگہ بتلائی کہ اس جگہ مجکو مدفون کرنا کہ قیامت کے دن جو
اوٹھون پہلے حضرت آقا پر نظر پڑے اور اوسکے بعد کعبہ پہ شعر رخ بحرم مجا

[illegible] اور حجرہ میں [illegible] ہے جب [illegible] سست کوئی تو نقل ہے کہ شاہ
نظام الدین حسین ابن شاہ دائم علی شطاری علیہ الرحمہ نے آپ سے ارشاد لیا اور
حجرہ میں گئے اوسی دن سے اونکو ایک جوش پیدا ہوا کبھی ہنستے کبھی روتے
ہر وقت حالت میں رہتے دیکھنے والے سمجھتے کہ شراب پی ہے حضرت نے فرمایا کہ
تمھارے دادا ابو الفتح ہدیۃ اللہ سرمست کی تم پر عنایت ہے پانچ دن گذرے
تھے اور ہر روز ایک بات نئی اور عمدہ پیدا ہوتی تھی چھٹےدن اول وقت فقیر
راقم بھی حاضر تھا کہ حضرت ایک بات میں اونپر خفا ہوئے اور اونکو خلاف گذرا بولے
کہ دیتے ہیں میرے دادا یہ کیا ہیں اور آپکے ساتھ حجرہ میں نگئے اپنے گھر میں بیٹھکر
مشغول ہوئے سب باتیں بلکل جاتی رہیں رونے لگے اور پھر قصور معاف
کرایا تو پھر فایدہ ہوا مگر اوتنا نہیں اور وہ باتیں نہ آئیں ایکبار اونھوں نے
آپ سے مرید ہونیکی درخواست کی آپنے فرمایا کہ تمھاری قسمت بڑے سرکار
میں ہے چنانچہ بعد انتقال آپکے اونھوں نے حضرت شاہ قطب الدین احمد
قدس اللہ سرہ سے بیعت حاصل کی نقل ہے کہ ایک شخص نے آپ سے
ذکر و مراقبہ سیکھا اور حالت یہ ہوئی کہ جب حجرہ سے نکلا زور و شور سے
اشعار عشقیہ پڑھتا اور مستی کی حالت رہتی ایک شخص نے اوسکا یہ حال دیکھکر
آپ سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ اب نہوگا دوسرے دن جو حجرہ سے نکلا تو خاموش
تھا الغرض اوس دن سے ایک سکوت کی حالت طاری ہوئی اور اوس قسم کی
مستی نہ رہی آپنے فرمایا کہ سکر کا غلبہ طالب حق کو ضرور ہے جب سکر غالب ہوا
سلوک سے اور ارکان سلوک سے کہ اوسکی ترقی کا سبب ہے باز رہیگا اور
عبادات مفروضہ اور وصول الی اللہ کے آداب میں فتور ہوگا چاہیے کہ اوسکی
اصلاح کرتا رہے دعاؤں اور دعاوں سے اور اپنے احوال کے موافق اپنے

گناہون پر اور اپنے نفس کی برائیون پر نظر کرنا اور قیامت کی صعوبت اور دوزخ کی عقوبت کا خیال لانا علی الخصوص نزدیکی موت اور عذاب قبر کا تصور کرنا اسکے لئے پاچک ہی کہ بدہضمی نہوگی اور جوش کور دکے گا اور آدمی شکستہ دل اور حزین رہیگا اور حال اور شورش کا ضبط کرنا اچھا ہے لیکن قاعدہ ہے اور پہلے ہی سے ضبط کرنا چاہیئے اور جب شورش آگئی تو ضبط نکرے کہ ضرہے نقل ہے کہ حضرت شاہ عظیم الدین حسین علیہ الرحمہ مظفرپور مین تھے ایکدن دریا مین غسل کرنیکو گئے ایک عورت ہندو نوجوان محبوبہ نہار ہی تھی آپ اوسپر محو ہو گئے نہانا بھول گئے اوسکو دیکھنے لگے جب وہ نہا چکی گھر چلی آپ اوسکے پیچھے لگے وہ اپنے گھر مین چلی گئی آپ دروازہ پر بیٹھ گئے اوس عورت نے کپڑے بدلے اور اپنی آرایش کی پھر آپکو اندر بلوایا آپ اوسکا چہرہ دیکھ رہے ہین اور متحیر و خاموش ہین جب اوس عیارہ نے یہ رنگ دیکھا لگاوٹ سے بولی کہ میرے پاس اتنے زر و زیور ہین مین چاہتی ہون کہ کسی کے تابع ہو کر رہون یہ کہکر ملاطفت شروع کی اور شوخی و دلربائی کے وہ انداز اوٹھائے کہ آپ فریفتہ اور آمادہ ہو گئے اتنے مین اپنے پیر دستگیر و مرشد روشن ضمیر کو دیکھا کہ حالت خشم مین چلے آتے ہین لب خاموش ہین مگر چہرہ سے آثار عتاب ظاہر ہین آپ پر ایک دہشت طاری ہوئی وہان سے بھاگے اور محفوظ رہے درد دل اوس سے پھر گیا نقل ہے کہ ایک شخص بہت دنون سے تپ ولرزہ مین مبتلا تھا ایک دن آپکے حضور مین حاضر ہوا آپ کچھ کھا رہے تھے اپنا جوٹھا اوسکو دیا وہ کھا گیا پھر تپ و لرزہ نہ آیا اچھا ہو گیا اور حالت یہ ہوئی کہ جب آنکھین بند ہوئین آپکا چہرۂ مبارک سامنے نمود ہوا شوق و ذوق روز بروز بڑھنے لگا پھر اوسکو بہار شریف

مین جانیکا اتفاق ہوا اور وہان ایک قحبہ سے موافقت ہوگئی اور اوس سے
مباشرت کا قصد کیا تو ایک آواز سنی کہ آپ پکارتے ہین کئی بار یہ اتفاق ہوا
تو اوسنے گمان کیا کہ یہ میرا واہمہ ہے حضرت یہان کہان پھر قصد مصمم کیا تو دیکھا
کہ حضرت کھڑے ہین باز رہا اور توبہ کی اوسکے بعد منیر مین آیا اور کسی عورت
سے ملوث ہوگیا اور وہ سب باتین جو بغیر محنت کے فیض پیر سے حاصل ہوئی
تھین بالکل جاتی رہین حضرت شیخ فرماتے تھے کہ مینے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ زندگی
کی خبر جلد نہین ملتی شعر تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب
حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ نقل ہے کہ ایکبار واللہ اعلم آپ کس تصور
مین تھے اور خدا جانے کون حال طاری ہوا کہ خود بخود بیٹھے بیٹھے اوچھل
پڑے اور سر چھت سے جا لگا اور پھر وہان سے زمین پر آتے رہے مگر کوئی
صدمہ نہ پہونچا حالانکہ اوتنی دور سے گرنے مین صرف خیال صدمہ ہی نہین
بلکہ خوف جان بھی تھا۔ نقل ہے کہ ایکبار کچھ نسبت اور توجہ کا تذکرہ تھا
ایک صاحب چڑکر بول اوٹھے کہ آپ لوگ نسبت او رتوجہ بولا کرتے ہین نسبت اور توجہ کیا چیز ہے ذرا ہمکو بھی زبان سے
بیان کیجئے اور سمجھا دیجئے تو جانون آپنے فرمایا کہ آپ لوگونکی شادی ہوچکی
ہے ذرا زبان سے کوئی صاحب بیان تو کردین کہ صحبت نسا مین کیا مزا ہے
شعر وصف ذوق جماع گر بکنند ہیش نامرد او نہ نہد ہیچ قطعہ بداند ہر کہ
آگاہ ہست از انحال + بوجدانے جز این کس بے نبردہ + اگر گویم کہ شیرین است
این چیز + نہ فہمد ہر کہ شیرینی نخوردہ + نقل ہے کہ آپنے ایک رات حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور تمام حجرہ معطر تھا
ایک شخص مجھسے ناقل تھے کہ اوسدن برادری مین کوئی تقریب تھی مین
آپکو اوٹھانے گیا تو در و دیوار حجرہ تمام معطر تھا اور آپکا جسم اور لباس اور

بستر خواب خوشبو ہو رہا تھا اور خوشبو عجب لطیف اور نادر تھی کہ بیان نہیں
کر سکتا اور خود آپکی زبان مبارک سے فقیر راقم نے سنا ہے کہ حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھنے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خوشبوئی ہو
جیسا کہ آپکے احوال مین لکھا ہے ابیات جسطرف ہوکے گذرتا وہ شاہ +
دیر تک رہتی معطر وہ راہ + کشتۂ ذوق زیارت طلبی + پوچھنے کے نہ تھے
محتاج کبھی + تھی وہ بو راہبر اہل دماغ + گل کا ہاتھ آتا تھا نکہت سے
سُراغ + نقل ہے کہ ایکبار رمضان شریف مین تکلیف تھی تین دن تک
فاقہ ہوا روزہ پر روزہ رکھا اور حافظ آخر رمضان مین آتے تھے تین دن
مین تراویح کا ختم مقرر تھا اوسی حالت سے تین دن مین تراویح ختم کی اور آپنے
کھڑے ہوکر ختم کی مگر آپ کے برادر بزرگ حضرت شیخ احمد منور علیہ الرحمہ آخر رکعت
مین بیٹھ گئے تھے نقل ہے کہ ایکبار آپ عظیم آباد جاتے تھے آپکے ایک دوست
فرماتے ہین کہ مین بھی آپکے ساتھ یکہ پر سوار تھا اثناے راہ مین کہ بستی ہان
سے دور تھی دفعۃً ابر نمود ہوا اور بارش ہونے لگی اپنے کچھ پڑھکر تین تالیان دین
اور یکہ بان کو کہا کہ ہانک پانی برستا تھا اور زمین پر جاری تھا اور یکہ پر ایک
بوند نہ پڑتی تھی نقل ہے کہ ایک چڑیل بھائی عظیم الدین صاحب کو راہ مین
روکتی تھی اور کبھی گھر بھی آکر ظاہر ہوتی تھی بطور موافقت کے ایکبار شام کو آپ
کئی مردون کے ساتھ بڑی درگاہ جاتے تھے کہ اونہون نے عرض کیا دیکھیے وہ
کھڑی ہے آپنے دعا جدری کا آغاز اتنا پڑھا کہ بسم اللہ الجلیل الجبار القاہر
القہار اور اوسکی طرف پھونکا حضرت شیخ فرماتے تھے کہ مینے دیکھا کہ آپکے منہ سے
ایک شعلہ نکلا اور اوسکی طرف چلا اور وہ غایب اور دفع ہوگئی آپ مرید طالب
کو بذکر موت اور تفکر قیامت کی ترغیب کرتے تھے کہ اپنے کو مردہ تصور کرکے

حالت جان کنی اور سوال جواب منکر و نکیر اور تنگی گور و عذاب وغیرہ کا خیال کرے اور رفتہ رفتہ اس خیال کو تصدیق اور یقین کے درجہ پر پہونچائے کہ ایکدن مرنا ہی اور موت کو نزدیک خیال کرے تو غفلت کی نیند سے آنکھ کھلے اور طول امل کا سلسلہ ٹوٹے اور دنیا کی محبت سے دل سرد ہو بیت سے غریقان قلزم شہوات + اکثروا ذکر ھادم اللذات + اور کار عقبی کیطرف رغبت ہو اور حزن و درد و شکستگی پیدا ہو اور محبت حق دل مین گھر کرے اور طلب حق اور سلوک طریقت کا رستہ کھلے ؎ آج ہی چھوڑ دیجئے بخوشی + کل جسے چھوڑنا ہی بالاجبار + آج ہی ہائے کیون نہ مر رہیئے + جبکہ مرنا ہی ایک دن ناچار + ڈر سے بھاگا پھریگا تو کبتک + بعد مردن نہین ہی پائے فرار + منزل گور و حشر ہے درپیش + گلشن خلد ہی صراط کے پار + ہین ضروری یہ مرحلے آخر + لنیے کرنا ہی ایک روز گذار + ہی یہان تک بہشت کا رستہ + یان سے ہے راہ منزل دلدار + زندگی مین کرے یہ راہ جو طی + مین کرون سر قدم پہ اوسکے نثار + پہلے مرنے سے خاک گر ہو جائے + پائے دامن مین اپنے تو گلزار + دودکہ شمع کلک صوفی ہی + سرمۂ دیدۂ اولوالابصار + اور جو اس روش پر قدم رکھے گا اور اس نشان پر چلیگا وہ زیادہ جوش نکر سکیگا کیونکہ اسمین کار افتادگی و عجز و درماندگی ہو گی اور وہ شکستہ خاطر اور دردمند رہیگا اور اسمین اضطرار پیدا ہوگا اور اضطرار باب فنا ہے ایک وقت حضرت موسے صلوات اللہ علیہ نے کہا الٰہی تجھکو کہان ڈھونڈھون فرمان ہیہ نچا شکستہ دلون کے نزدیک عرض کیا الٰہی کوئی دل میرے دل سے زیادہ شکستہ نہین حکم آیا پس مین وہان ہون شعر زان سوے کائنات بازار یست + کہ در و جز شکستگی نخرند + اور یہ راہ سریع الوصول اور اشرف الطریق ہے زیادہ نماز و روزہ نوافل اور اوراد

و وظیفہ عمارت باطن کی راہ ہے کہ تہذیب اخلاق اور آراستگی ظاہر اور خوش اوقات ہونا اور صبر و سکون اوسکا نتیجہ ہے اور ادائے فرائض و واجبات و سنن موکدہ کے سوا ایسے اعمال اور ایسے تفکرات جس سے نفس ٹوٹے اور حزن و درد پیدا ہو اوسکو خرابات بولتے ہیں۔ بیت خرابات وہ جو کہ ہے اصل دین خرابی او صحاب نفس لعین ۔ بیت راہ دین صنعت عبارت نیست ۔ جز خرابی در و عمارت نیست ۔ حضرت مخدوم جہان قدس سرہ کے مکتوبات میں ہے کہ الاشتغال بالعلوم الشرعیہ وکتابتہا ومطالعتہا وتلاوۃ القرآن امور حسنۃ یختص بہا العلماء والصلحاء ولکن شان الطالب شان اٰخر یعنی شغل علوم شرعی اور لکھنا اوسکا اور مطالعہ اوسکا اور تلاوت قرآن کام نیک ہیں کہ مخصوص ہیں اونسے عالم اور صالح ولیکن شان طالب کی اور ہی شان ہے مثنوی ہر کہ خواہد ولایت تجرید ۔ و انکہ جوید ولایت تفرید ۔ اندرون دلش نباید آسایش ۔ و زبرونش نباید آرایش بیت مصلحت اندیش نبود مرد عشق ۔ بیقراری خواہد از تو درد عشق ۔ شعر منم و بادیہ حیرت و گمراہی چند ۔ تو عنان باز کش اے خواجہ کہ ہمراہ نہ ۔ یہ روش شطار کی ہے حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ کی تعلیم اسی روش پر ہے اور حضرت خواجہ خواجگان شیخ نجم الدین کبری انار اللہ برہانہ وافاض علینا برہ واحسانہ کہ صاحب طریقہ ہیں اور اہل فردوس آپ ہی سے نسبت رکھتے ہیں آپنے بھی روش اختیار کی ہے آپکے مریدان والاشان باعتبار سلسلہ کے کبرویہ کہے جاتے تھے اور روش میں شطار طریق بولے جاتے تھے حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی علیہ الرحمہ کے وقت سے آپکے نسبت فردوسیہ سے مشہور ہوئی روش وہی ہے جسنے کتابیں حضرات فردوس کی دیکھی ہونگی اونپر پوشیدہ نہیں ہے حضرت خواجہ فیض باش شیخ نجم الدین کبری کی تراش

علیہ الرحمہ نے [illegible] عشق کے قائم کئے ہیں معرفت [illegible]
قائم کئے ہیں [illegible] نہیں [illegible] معرفت [illegible]
[illegible] پائین [illegible]
آسمان و زمین [illegible] اور زہر و آب ہوتا ہے بیت عشق بازی
نہ کار آسان است ؛ در عشق سرگشتن از جان است۔ مولانا مظفر بلخی فرماتے
ہیں شعر از جان قدم برآرد بجانان قدم نہم من ؛ آرے چنین بجویند آن جان جانان
جانِ جان را ؛ جاننا چاہیے کہ اس مقام میں اکثر مدعیان سلوک اور جہال صوفیہ
نے خطا کی ہے اور گمراہ ہوئے ہیں اور یہ جو بزرگان سلف نے فرمایا ہے
کہ الاشتغال بالعلوم الشرعیہ الخ زوایہ نوافل کے نسبت فرمایا ہے
نہ یہ کہ عبادت و ریاضت و زہد و تقویٰ سے احتراز کریں بلکہ اسمیں خوب کوشش
کھائیں اور جانکنی کریں اور موت سے پہلے مرجائیں۔ بیت تا توانی از
خدا نیابی تو چون نمیری تو او نمانی بردو ؛ کیونکہ طالب حق کا کام ادائے بعض
واجبات و سنن کے بعد شغل باطن ہے اور محافظت دل بکثرت نوافل
شیخ حسین بلخی فرماتے ہیں مثنوی پاسبان دل شو اندر کل حال ؛ انبیا
ہیچ ورد اینجا محال ؛ ہر خیال غیر حق را دزد دان ؛ این ریاضت سالکان را
فرض خوان ؛ اور محققان سلف نے کہا ہے من ضیع الاصول ترک
رعایة الشریعة والطریقة حرم علیه الوصول یعنی جس نے ضایع
کیا اصول کو اور چھوڑا رعایت شریعت او طریقت کو حرام کیا گیا اس پر وصول
اور حکم شریعت کسی مقام اور کسی حال میں بندہ سے ساقط نہیں ہوتا جب تک
کہ علم و عقل باقی ہے اور پہلے [illegible] ظاہر شریعت پر بہت مستحکم ہونا چاہیے
تو جب او سیر معانی و اسرار میں کھلیں لغزش میں نہ آجائے اور آخر میں [illegible] ان کا

درجہ پر کہ ظاہر پیرایۂ شریعت سے آراستہ اور باطن نور طریقت سے کہ طلب
حق پر مستعد ہو پھر اصل مطلب پر آتا ہوں ایکبار رات کے وقت آپ تشریف لائے
اور حضرت شیخ کو اور جناب شاہ عظیم الدین حسین صاحب کو بلایا اور فقیر راقم بھی
ان لوگوں کے ساتھ چلا آپ نے فرمایا کہ تم مت آؤ میں رک گیا شاہ عظیم الدین
صاحب آپ سے ضرور تھے فرمایا کہ آؤ جی تو میں بھی پہونچا حضرت مخدوم شاہ
دولت قدس اللہ سرہ کے حجرہ کے قریب پورب کی طرف آپ کھڑے ہوئے اور
فرمایا کہ رات مجکو کچھ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین علیہ الرحمہ
کے ہاں سے میری طلبی ہے یہ خبر آپکے وصال کی تھی اسطرف کسیکا خیال
نہ گذرا بھائی عظیم الدین صاحب نے پوچھا کہ پھر ہملوگ کہاں رہینگے فرمایا
تملوگ میرے ساتھ ہو اوسی ہفتہ یا عشرہ میں روز چارشنبہ شعبان کی
اٹھائیسویں ۱۲۷۰ھ ایکہزار دوسو ستر ہجری میں روضہ فردوس میں پیرونکی
صحبت بیعت سے مشرف اندوز ہوئے آپکا وصال آخر عصر کو ہے
اوسوقت میں ایک صاحب نے حضرت شیخ سے کہا کہ نماز کا وقت جاتا ہے
آپنے فرمایا کہ میرا کعبہ آگیا جاتا ہے اور بعد قبض روح آپکے آخر وقت میں نماز
ادا کی آپکی ولادت سنہ ۱۲۱۳ ایکہزار دوسو تیرہ ہجری میں ہوا اسم مبارک محمد اعظم علی
اسم تاریخی ہے قطعہ تاریخ اعظم علی آفتاب دین بود سپہر جہان ز
انتقالش چون مرشد عہد بود اے جوش زین رو شدہ شیخ عصر سالش
رباعی چون اعظم باز قید ہستی رستہ چشم حق بین ز ماسوا بربستہ
ہاتف ز لب بام فلک کرد ندا محبوب خدا بود بحق پیوستہ

ذکر حضرت شیخ ابوالبرکات امیر الدین حسین عرف شاہ اولاد علی

قدس اللہ سرہ حضرت شیخ ابوالبرکات امیر الدین حسین عرف شاہ اولاد علی

برادر اکبر حقیقی مصنف کتاب ہذا

زاہدی فردوسی قدس اللہ سرہ مرید و مرخص اپنے خال بزرگوار شیخ محمد کاظم علی
عرف شاہ بیلن منیری کے ہیں آپکا نسب نامہ یہ ہے سید اولاد علی عہ ابن سید
محمد علی ابن سید ... علی ابن سید غلام مرتضی ابن سید صدر جہان ابن سید
ابن سید فخر الدین ابن دیوان شاہ شہاب الدین ابن سید احمد ابن سید شاہ
علی ابن مخدوم شاہ جہانگیر ابن مخدوم شاہ محمود ابن مخدوم شاہ محمد
ابن مخدوم شاہ علیم الدین گیسو دراز دانشمند نیشاپوری ابن سید مسعود ابن
سید احمد ابن سید محمد ابن سید فضل اللہ ابن سید عبد اللہ ابن سید عبد الغنی
ابن سید حسین ابن سید ابراہیم ابن سید اسمٰعیل ابن سید جعفر نیشاپوری ابن
امام محمد دیباج ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن
امام حسین سبط رسول اللہ ابن اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ
عنہم امام محمد بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حسن و جمال میں یگانہ روزگار
تھے اس سبب سے لوگ آپکو دیباج کہتے تھے جب منصور خلیفہ نے آپکو زندہ
دیوار میں چنوا دیا تو آپکے صاحبزادے سید جعفر نیشاپور میں آکر متوطن ہوئے
اور اونکی کئی پشتوں کے بعد سید علیم الدین گیسو دراز دانشمند نیشاپوری
حضرت مخدوم جہان شرف الدین منیری علیہ الرحمہ کے زمانہ میں نیشاپور سے
بہار شریف میں تشریف لائے اور حضرت مخدوم جہان سے شرف بیعت
و ارادت حاصل کیا صہ از دوستیہ نام شدہ فہم شرف ایں بس
کز غلام شرفم سر خط خواجہ نامی دارم سند این خط غلامی دارم چنانچہ
حضرت شیخ کا سلسلہ فردوسیہ آبائی حضرت سید علیم الدین گیسو دراز محمد شیخ
سے ملتا تھا بواسطہ حضرت مولانا مظفر بلخی کے مگر والد ماجد نے انتقال فرمایا
اور اونکی اجازت آپکو نہ پہونچی اب وہ سلسلہ مفقود ہوا اور سید محمد فردوسی

عہ سید شاہ اولاد علی برادر حقیقی مصنف کتاب ہذا یعنی شاہ فرزند علی صوفی منیری تلمیذ غالب کے -

جشان ابدالی

درون حصاری اپنے والد ماجد سید علیم الدین کیسو دراز دانشمند نیشاپوری
فردوسی کے مرید اور خلیفہ تھے اور سید محمد ممدوح کے ایک بھائی اون سے
اونسے چھوٹے مخدوم سید احمد انہون نے نکاح نکیا مجرد رہے اور فرمایا
اولاد سے مقصود ثواب اور دعا ہے بھائی کی اولاد میری اولاد ہے جو لوک
میرے نام پر فاتحہ پڑھینگے اور مین پڑھوا لونگا سو آجتک سید محمد کے
فرزندون مین قید ہے کہ اپنی تقریبون مین پہلے اونیر ایصال ثواب کرتے
ہین اور اگر بھول گئے تو تنبیہ ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہ وہی سید محمد ہین
جنکی درگاہ موضع معافہ مین ہے اور وہی سید احمد ہین جنکی درگاہ موضع بدرہ
مین ہے جو قریب معافہ ہے وہان کے خدام کا بھی یہی بیان ہے۔ نقل ہے
کہ حضرت سید محمد موصوف حضرت مخدوم شیخ بدرالدین بدرعالم زاہدی علیہ
الرحمہ کے ہان طالب العلم تھے اور آپ سے کچھ کرامت بھی اوسوقت مین ظاہر
ہوتی تھی آپکے اوصاف حمیدہ اور افعال پسندیدہ دیکھکر حضرت مخدوم
شاہ بدرعالم زاہدی علیہ الرحمہ آپکو بہت دوست رکھتے تھے آپنے اپنے ایک
مرید سے فرمایا کہ تم محمد سے اپنی بیٹی کا نکاح کردو اوسنے اپنے گھر جاکر اپنی زوجہ
سے کہا تو وہ بولی کہ مخدوم صاحب میری بیٹی سے نکاح کو کہتے ہین کیا
جانے کون ہے اور کیسا ہے اپنی بیٹی سے کیون نہین بیاہ دیتے یہ خبر
آپکو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ ہان مین اپنی ہی بیٹی سے نکاح کردونگا پھر
اوس مرید نے بہت معذرت کی کہ مین اپنی بیٹی دیتا ہون مگر آپنے نہ مانا
اور اپنی بیٹی حضرت بی بی ابدال قدس اللہ سرہا سے نکاح کردیا مگر ولیہ
باکمال حضرت بی بی ابدال علیہا الرحمہ عبادت مین مشغول رہتی تھین
اور اکثر حالت جذب طاری ہوتی تھی اور آپ سے کرامتین ایام طفولیت ہی

سے ظاہر ہوتی تھین اونسے ایک بیٹا پیدا ہوا سید محمود نام اوسکے بعد شوہر
سے التماس کیا کہ مجھکو عبادت مین حرج ہوتا ہی آپ دوسرا نکاح کیجئے آپنے
جو اونکو ہمہ تن مشغول بحق پایا راضی ہوئے اور ایک نکاح کیا اور سید محمود
شیرخوار تھے کہ آپ پر ایک حالت سکر غالب ہوئی اور سر بصحرا ہوئین شیر پر
سوار اور ہاتھ مین مار سیاہ کوڑے کی بجائے تازیانہ اوسیکا اثر ہی کہ آپکے فرزندون کو آجتک
شیر اور سانپ ضرر نہین پہونچا سکتا۔ بعالم جذبات سے ترقی کی اور مقامات
صحو مین نزول فرمایا گھر مین تمکین بیٹھین اور یاد حق مین مشغول رہتی تھین
اگر کبھی فاقہ ہوا اور لونڈیون نے خبر دی کہ آج کچھ پکانے کو نہین ہے تو
شکر کرتی تھین اور کہتی تھین کہ ایکدن بے حساب سے بچی آپکو بیعت و تربیت
اپنے پدر عالی مرتبت سے ہے اور آپکے صاحبزادے مخدوم سید محمود کو
بیعت و خلافت اپنے بڑے ماموں حضرت مخدوم شاہ سلطان ابن مخدوم شاہ
بدر عالم زاہدی سے اور اجازت و خلافت اپنے منجھلے ماموں حضرت مخدوم
شاہ شہاب الدین قتال زاہدی سے بھی اور اپنے والد ماجد حضرت مخدوم
سید محمد سے بھی آپکے وقت سے آپکے خاندان مین سلسلہ زاہدیہ مین
بیعت ہوتی چلی آئی الغرض یہ دونون سلسلے یعنی فردوسیہ و زاہدیہ حضرت
شیخ کے آبائی جدی ہین اور ننہال کے نسبت سے سلسلہ فردوسیہ آبائی
و خاندانی ہی اور حضرت سید محمود محمد قدس کا مزار بہار شریف محلہ دیبی سرائے کے حضرت
بی بی ابدال کی درگاہ مین ہی اور آپکی اولاد امجاد کی سکونت محلہ دیبی سرائے
مین رہی اور پانچ چھ پشتین حضرت والد تک ملکیت و معاش کیوجہ سے موضع
شرف آباد عرف پارتھو مین گذرین اور وہین مسکن رہا اور حضرت شیخ علیہ الرحمہ
اپنے ننہال قصبہ سیر... شرفا و دولت مین پیدا ہوئے اور وہین سے

بموضع شرف آباد میں رہنے کا اتفاق کم ہوا اور والد ماجد کے بعد چند دنوں رہنا
پڑا مگر وہاں ہمیشہ سے آپکا دل نہیں لگتا تھا اور متنفر رہتے تھے جیسے کوئی قیدی
زندان میں رہے ہر دم منیر کا دم بھرتے تھے اور اوس آستانۂ فیض کاشانہ کی
خاک نشینی کو موجب اپنے شرف اور دولت کا سمجھتے تھے اور بزبان حال یہ
فرماتے تھے شعر دایم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہون مین * خاک ایسی زندگی پہ کہ
پتھر نہیں ہون مین * آخر خداوند تعالی نے ایسا سامان کیا کہ ظاہر و باطن منیر کے
ہو رہے والحمد للہ علی ذلک والد مرحوم رمضان کی اکیسوین سنہ ایکہزار
دوسو ساتھ ہجری مین بہشت نصیب ہوے۔ قطعہ تاریخ شاہ محمد نظام الدین با صفا
از سر قرب خدا ذائقہ کام یافت * سال وصالش ز دل خواستم گفت
بود اہل ذا زادہ آرام یافت * اوسکے بعد اپنے ماموں حضرت شیخ محمد اعظم علی
عرف شاہ بیکن فردوسی منیری سے مرید ہوئے آپکو بیعت سلسلۂ عالیہ زاہدیہ
مین اور تعلیم و تربیت سلسلۂ طیبہ فردوسیہ مین ہوا اور آپکو پیر و مرشد ممدوح کے
سوا اور کسی سے اجازت و استفادت نہیں اور آپ اکثر فرماتے تھے کہ یک در گیر
و محکم گیر اور اپنے پیر کے انتقال کے بعد جو اونکے مزار مبارک پر جاتے تھے اکثر
یہ شعر عرض کرتے تھے شعر تم ہی تو ہو مرشد و ہادی تمہین رہبر * محتاج نکرنا
مجھے شیخان زمان کا * الغرض ۱۲۶۱ سنہ ایکہزار دوسو اکسٹھ ہجری مین حضرت
شاہ عظیم الدین حسین ابن شاہ امین الدین شطاری راہ طریقت کے طالب
ہوئے اور حضرت شیخ محمد اعظم علی قدس اللہ سرہ العزیز اونکو لیکر درگاہ مخدوم
مین چلے تو یہان بھی تشریف لائے اور فرمایا کہ بیٹا اولاد علی تم بھی چلو اور
دونو کو لیکر درگاہ مین گئے یہ لوگ جاڑون کے ایام مین اذکار مین محنت زیادہ
کرتے تھے مگر آپکو باوجود کثرت اذکار کے کبھی حرارت نہوئی آپکے پیر فرماتے

تھے کہ انکی دولت باطن سے ظاہر کے جسم کیطرف نہیں آتی ہی کہیں جذب
نہو جا خداوند تعالیٰ نے حوصلۂ عالی اور ظرف وسیع بخشا تھا شعر شراب پینے
میں ظرف اپنا مثل دریا ہے * ہم اپنے ہی میں جوش اپنا مارا کرتے ہیں - بیٹے
میں تشریف لائے میں آپکو دیکھا کہ نماز مغرب پڑھکر اذکار میں مشغول ہوے اور
آدھی رات کے بعد تناول طعام فرمایا اسکے بعد اور وظیفہ لسانی میں مصروف
ہوئے بیٹھے بیٹھے ہوا جب وظیفہ سے فارغ ہوئے چاہا آرام کریں کہ مرغ سحر
یا موذن کی آواز سنی نماز صبح پڑھکر استراحت فرمائی اور علی ہذا القیاس
اونکو کبھی فرصت نہیں اور کسیوقت بیکار نہ رہتے آپکے پھوپھی کے بیٹے اپنا
حصہ معاش کا جو آپسے پایا تھا ایک ہندو کے ہاتھ بیع کر گئے تھے ملکیت
میں ایک دوسرا شریک ہو گیا تھا اگر رعایا کچھ تقاضا یا پیش کرتی تو آپ اوس
شریک پر حوالہ کرتے الغرض کاروبار دنیا سے محض بے توغل اور بے تعلق
رہتے اور والدہ مرحومہ کی اطاعت بہت کرتے تھے جو فرمان ہوا بجا لائے
اور جتنے بیٹے جب مانگے معاش پر قرض کرکے دیے الغرض بہت تکلیفات میں
پڑے اور ابتلاء سخت میں ڈالے گئے خدا تعالیٰ کے سوا کچھ نہ رہا اور راہ امید
ہر طرف سے بند ہوئی خداوند عز وجل نے آپکی نظر اپنے فضل پر کھولدی اور
قوت عطا فرمائی پھر تو یہ حال تھا کہ بیت تو مرا دل دہ و دلیری بین * روبہ
خویش خوان و شیر شرزہ بین * میدان صبر و توکل میں کمال استقلال سے
ثابت قدم تھے گھر میں تکلیف اٹھاتے ہیں اور اطراف و جوانب سے خطوط
بھی آئے ہیں کہ تشریف لائیے ہم مرید ہونگے اور آپکو کد نہیں ایسی حالت
میں ایکبار فقیر راقم نے عرض کیا کہ فلان جگہ سے خط آیا ہے تشریف لیجائیے
[illegible] حضرت شاہ لطف علی قدس اللہ سرہ کے یہ اشعار پڑھو غزل

قطع کن آز را طمع بگذار + تا شوی بادشاه هفت دیار + قانعان را هر آنچه داد
خدای + کس نیاید درین دیار ای یار + قاف تا قاف در جهان گردی +
خس نیاید بدست ای سیار + قسمت خود بخود رسد بر تو + چند پوئی ز ہے
بشکر گذار + قد خود خم مکن بهر دونان + بهر نانی بکوچہ و بازار + قهر بر نفس
کن که مانند باز + از تلاش دراہم و دینار + قول کرتسی اگر کنی در گوش +
روزیت چاره میرسد ناچار + اور تکلیف کی حالتون مین بعضے وقت
یہ فرمایا کہ حضرت بی بی ابدال قدس اللہ سرہا کو جب فاقہ ہوتا تھا تو کہتی تھین
شکر الحمد للہ ایکدن کے حساب سے بچی آپ فرماتے تھے کہ توکل کے معنی یہ ہین
کہ اللہ پر اعتماد اور بھروسا ہو اور توکل دل کی صفت ہے اور اسکے لئے یقین شرط
ہے کہ اوسنے روزی کا وعدہ کیا ہے اور ضامن ہوا ہے ضرور دیگا وہ سچا ہے
اور اوسکا وعدہ سچ ہے یقین کی قوت سے میدان توکل مین ثابت رہ سکتا ہے
پس اگر کوئی شخص ظاہر مین توکل کر کے بیٹھا ہے اور اوسنے ہاتھ پاؤن سمیٹے
ہین اور زبان سوال بند کی ہے مگر نظر خلق پر ہے اور خیال آنیوالون کے
ہاتھ پر تو دل بھیک مانگ رہا ہے یہ توکل کی صورت ہے معنی نہین اور
طریقت دل کا کام ہے یہان معنی مطلوب ہے شعر جب نظر خلق پہ ہو دل ہے
گدائے سائل + صورت کوہ اگر پانون تہ دامن ہو + مگر رفتہ رفتہ صورت سے
معنی کیطرف ترقی کرسکتا ہے اگر اپنے صفات باطن پر نظر رکھے اور حق تعالے
کیطرف رجوع کرے اور ہمت کو بلند رکھے اور ثابت رہے شعر مرضی دوست
پہ راضی ہو آخر بھٹک کر + حضرت دل رضی اللہ تعالیٰ عنہ - آپ پردہ استتار
مین رسوم خلق اور تقلید رواج سے آزاد تھے اور کسی سے آشنا اختلاط
اور ارتباط نہ رکھتے تھے کہ کوئی ایسے امور مین تکلیف دے اسبات

محترز از بدعت و دور از رسوم * مهر بر لب مخزن گنج علوم * سر بسر سوز و چیپر وانہ خموش * نے چو مرغان سحر گرم خروش * کوہ تمکین و تحمل بودہ ہست * صاحب فقر و توکل بودہ ہست * گوی بردہ خوش بمیدان رضا * سر نہادہ پیش چوگان قضا * در رہ تفویض پا بر آسمان * بردہ تسلیم سر بر آستان * بود مستغنی ز مدح و ذم خلق * فارغ از فکر خود و از ہم خلق * از ہمہ بیگانہ با حق آشنا * چون مسافر ماند در دار فنا * آپکا قاعدہ یہ تھا کہ کیسی ہی ضرورت ہو کسی سے قرض تک نہ مانگتے تھے اور جو کچھ روپئے خدا نے بھیجے آپنے حویلی مین بھیجدے اور آپ فارغ البال رہے جو کچھ گھر سے پک کر آیا کھالیا اور رکابی مین جسقدر نکلکر آیا اوسی پر قناعت کی پھر مانگتے نہ تھے اور اخلاق توسط درجہ کا تھا اور اغنیا کی خاطرداری سے احتراز رکھتے تھے کہ من تواضع غنیا لغناہ فقد ذہب ثلثا دینہ یعنی جسنے تواضع کی غنی کی بسبب توانگری اوسکے پس چلی گئی دو تہائی اوسکے دین کی **نقل** ہے کہ ایک شخص اہل دول آپکے متوسلین سے ایک صاحب نے اونکے لئے شربت بنایا اور مین بھی اس تجویز مین اونکا شریک تھا آپکو بہت ناگوار گذرا **نقل** ہے کہ ایکبار شام کو ایک مرد ذی معتدو آیا اور تھوڑی رات تک بیٹھا رہا جب چلنے لگا مینے ملازم سے کہا کہ لالٹین لیکر ساتھ جاؤ مجھپر عتاب ہوا اور فقیر ہو یا غنی اور کیسا ہی مہمان ہو ایک قسم کا کھانا اور جو کچھ گھر سے پک کر آیا ساتھ بیٹھکر کھا لیتے تھے کبھی فرمایش نکرتے تھے اور تکلف اور تصرف نفرماتے تھے اور آپنے کو وقت سے کچھ کھایا نہین ہے اور تیسرا وقت ہے اور چہرہ سے بہ رونق اور بشاشت ظاہر ہے اور پھر کپھر ٹلکر بولے تھے یہین

اوسوقت حضرت مولانا جلال الدین رومی کا کلام یاد آتا تھا مثنوی
قوت جبریل از مطبخ نبود + بود از دیدار خلاق ودود + ہمچنین این قوت
ابدال حق + ہم زحق دان نز طعام واز طبق + آپکا صبر اور تحمل اور قناعت
اور توکل مشہور ہی مجھسے فرماتے تھے کہ شکست نفس مین ذلت ورسوائی
بہت مفید ہے اور اخفا واستتار کہ ولایت کیلئے شرط اور اولیاء کی صفت
ہے آپ مین بہت تھا وضع سپاہیانہ رکھتے تھے۔ نقل ہے کہ ایکبار
آپ پر دل گنج مین ایک مرید کے گھر تشریف لیگئے تھے بھائی شاہ نظام الدین
حسین قدس اللہ سرہ بھی تھے اور ایک یہ سگ آستانہ بھی تھا ایک عورت
آئی کہ اوسکو آسیب کی خلش تھی دعا وتعویذ کی طالب ہوئی بھائی نظام الدین
حسین صاحب نے اوس سے فرمایا کہ بیٹھکر آپکا چہرہ دیکھ وہ عورت سامنے
بیٹھکر چہرہ مبارک دیکھنے لگی اور اوسپر آسیب کی تسلیط ہوگئی توآپ بہت
شرمائے اور محجوب ہوکر فرمایا کہ واہ بھائی نظام الدین صاحب آپ اپنا
کام کرتے ہین اور دوسرے کا نام کرتے ہین اور وہ آسیب زدہ اچھی ہوگئی
ف حضرت شاہ نظام الدین حسین علیہ الرحمہ کا انتقال ایکہزار دوسو
ستانوے ہجری مین ہے **شعر تاریخ** سال نقلش یاد دار اے نور عین
بُد ز اہل دل نظام الدین حسین + انتہے۔ پھر اصل مطلب آیا آپ مجھکو
جو اکثر کتابین دیکھتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے **بیت** صد کتاب وصد ورق
در نار کن + سینہ را از عشق او گلزار کن **حکایت** ایک دن فرمایا دو بھائی
تھے ایک نے علم حاصل کیا اور کتابین لکھین اور دوسرے نے اپنی تخت نشینی
اور فقیری اختیار کی ایک مدت دراز کے بعد دونون سے ملاقات
ہوئی عالم نے کہا بھائی صاحب مینے علم سیکھا اور بہت کتابین اپنے

کیں اور اتنے شاگرد کئے اور یہ سامان ہو آپ نے کیا حاصل کیا درویش نے
جواب دیا کہ مینے یہ حاصل کیا ہی کہ جو کوئی میرے اس جھوپڑے مین آئے
اوسکو دنیا سے بے ایمان جانے نہ دون آخر جب اوس عالم کا انتقال ہونے لگا
اور شیطان بحث کرنے لگا تو بہت عاجز ہوا درویش نے بقوت باطن مدد
کی کہ شیطان کی ذلیل رد کی اور کلمہ پڑھکر تمع ایمان کے ساتھ عالم عقبےٰ
کی راہ لی آپ فضول بات بولتے تھے جب کسی نے کچھ پوچھا مختصر سا
جواب دیا مگر کبھی کبھی کہ لوگون نے خیال کیا تو سمجھا کہ اسوقت عالم انبساط
مین ہین اور یہ حالت اکثر مغرب کے بعد پیدا ہوتی تھی اوسوقت کبھی
چھوٹے چھوٹے چٹکلے قصے بیان کرتے تھے اور کلام آزادانہ پڑھتے
تھے اور وہ باتین کام کی ہوتی تھین چنانچہ ایکدن فرمایا **حکایت**
ایک دن کوئی فقیر کسی بستی مین ایک توانگر کے دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ وہ
اپنی دریا دلی سے حاتم کا نام ڈبو رہا ہے کسی نے پوچھا کہ بابا اسنے یہ
قارون کا خزانہ کہان سے پایا ہی کہ اسقدر دولت بیدریغ لٹا رہا ہو لوگون
نے کہا کہ یہ شخص بڑا بخیل تھا بہت تنگی سے روپیے جمع کئے ہین **ابیات**
بہت ہی تھا تنگدل یہ داتا + کسیکو دیتا نہ آپ کھاتا + یہ ولکو تنگی تھی فکر
مین + کہ قحط رہتا تھا اسکے گھر مین + یہ آپ کھاتا نہ ایک پیسا + کبھی
کھلاتا کسیکو کیسا + اور اسکے لڑکا بالا کوئی نہین جب بوڑھا ہو گیا اور
امید فرزند منقطع ہو گئی ہی تو خرچ کرنے لگا ہی کہ کوئی وارث نہین آخر
دوسرے ہی کسیکے ہاتھ لگے گا یہ سنکر فقیر صاحب بولے کہ اسکا نام نہ لو
یہ بڑا بخیل ہے اسکو مال اور دولت کی بڑی محبت ہے کہ جبتک جیتا
رہا اپنے ساتھ رکھا اور جب ملک بقا مین جانیکا وقت آیا ہے تو اپنے

ساتھ لیے جاتا ہی اور ایکدن فرمایا **حکایت** ایک فقیر کسی دروازہ پر
جاکر سائل ہوا تو ایک عورت گھر سے کوئی چیز اُسکے دینے کو لیکر نکلی اور
اوسکا آنچل جدا ہو گیا فقیر نے اوسکے پستان کیطرف اشارہ کر کے کہا
کہ مائی یہ کیا چیز ہے اوسنے کہا داتا اسمین آنیوالیکی غذا ہے فقیر نے کہا کہ
وہ ایسا رازق ہے کہ آنیکی پہلے سے روزی کا سامان کر رکھا ہے تو پھر مین
کیون اوسکے دروازہ کو چھوڑکر دربدر خاک بسر مارا پھرون بھیکھ نہ لی
اور توکل اختیار کیا اور گوشہ عزلت مین مشغول بحق ہوا **شعر** مان سے
بھی ہے مہربان تر شان رزاقی تری + پہلے کرتی ہے ولادت سے یہ
سامان شیر کا۔ اور ایک بار فرمایا **حکایت** سنا ہے کہ مقام چھپرہ مین ایک
مجذوب تھا اور ایک عورت مجذوبہ بھی کہین سے وہان آپڑی ایکدن
دونون کا مقابلہ ہو گیا اور آنکھین چار ہو گئین دیر تک نگاہین مقابل رہین
ایکبار اوس عورت مجذوبہ نے کہا کہ وہ مارا اور وہ مرد مجذوب رونے
لگا پھر اوس عورت نے بیان کیا کہ میری اور اوسکی نگاہین برابر تھین ناگاہ
اسکی نگاہ بہک کر میرے رخسارہ پر آئی تو مین غالب ہو گئی **بیت**
درین رہ سوے غیر میل نظر + بود از قتادن زراہ اے پسر۔ آپ ترک و تجرید
مین قدم عالی رکھتے تھے ترک دنیا آپکا اول قدم تھا جس روز راہ طریقت
مین قدم رکھا دنیا کو لعنت بھیج کہا اور اوسکی فکر اور تعلق کو چھوڑا
اور ارباب زمانہ تو اپنا پاسکو بتانا چاہتے ہین کیا کیا کچھ کہتے تھے مگر آپ
خاموش رہتے تھے **شعر** گر عالمیان زحال من بے خبر اند + از حال من
آن بہ کہ تو حالم دانی + اور آپ یہ [illegible] کرتے تھے کہ وہ یارون کی
آنکھون پر پٹی ہو جانا کتنا اچھا [illegible] دونون تک

پندرہ لقمے کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک جگہ مین گیا تو خشک چھلکا
نکلا ہوا تھا کہ تھوڑا سا تھا اور بہت معلوم ہوتا تھا مین سب کھا گیا تو شرم
معلوم ہوئی کھانا معین کر لیا جو حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ نے فرمایا
ہے کہ معرفت کی نشانی ترک دنیا ہے جہان ترک دنیا نہین معرفت نہین
اور طریقت دل کا کام ہے اگر محبت دنیا سے دل پاک نہین ہے تو کار
طریقت نماز بے طہارت ہے اور جو ہمارے پیشواؤن نے فرمایا ہے کہ بیعت درجہ
کاملون کا کام نہین ہے بلکہ کاملون کا کام برخاست ہے یعنی اپنی
خواہش سے اوٹھ جانا سو یہ سب صفتین آپ مین مسلم تھین اور ہمت
عالی رکھتے تھے مناجات مین اکثر یہ بیت پڑھتے تھے بیت من نخواہم
شاہی و نے خسروی + انچہ میخواہم من از تو ہم توئی - آپ کبھی کبھی تعلیماً للمریدین
یہ شعر فرماتے تھے شعر لازم ہے سوز عشق کا شعلہ عیان نہو + جل
بجھیے اسطرح سے کہ مطلق دھوان نہو + نقل ہے کہ آپکے مرید نے
خواب مین دیکھا کہ حالت شورش مین ہے اور زار زار رو رہا ہے اسمین
دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور ایک رباعی پڑھی جاگا تو ایک مصرع
آخر کا یاد رہگیا تھا مصرع کیا کرتے ہو دلکو غم سے خالی نکرو - نقل ہے
کہ ایک مرید آپکا آپکی مجلس مین ایک طرف مشغول بیٹھا تھا دفعتہً اسنے
آنکھین کھولین اور آسمان کی طرف دیکھنے لگا آپنے فرمایا اوہون
اوہون اور یہ مصرع پڑھا مصرع ای آنکہ منزہی دبے ہمتائی - یہ سنکر
اوسنے پھر آنکھین بند کر لین بعد برخاست مجلس مینے پوچھا کہ یہ کیا بات
تھی تو فرمایا کہ اوس شخص پر ایک حالت طلب طاری تھی اور دلکو
تلاش مین بیقراری تھی اوسنے آنکھین کھولین اور اشیا کیطرف

دیکھنے لگا اور چاہا کہ بطریق استدلال کے تفکر کرکے دلکو تسکین دے
پیر نے اشارہ سے منع کیا کہ دلیلون پر دلکو سکون نچاہیئے اپنے باطن کی
طرف مخاطب ہو اور عقل کو معزول کرکے صفات تنزیہیہ کا ملاحظہ کرے
اور آیات دو قسم پر ہین ایک آیات آفاقی کہ اشیا بین حق تعالیٰ کی
نشانیان دیکھے دوسرے آیات انفسی کہ اپنے باطن مین آیات ربوبیت
والوہیت معائنہ کرے ابیات از رگ جان او بتو نزدیکتر ۔ تو شوی
دور و روی جا دگر ۔ فکر چون کردی حجاب دل شدی ۔ درمیان
تو آمدی حائل شدی ۔ مصرع راہ ہستی دیگر و راہ فنا دیگر بود ۔
اب کچھ آپکے اقوال لکھے جاتے ہین کبھی کبھی بزرگونکی کتابین نکالکر
پڑھین اور پڑھوائین اور فوائد و زوائد زبانی بھی ارشاد کئے اقوالہ
ابتدا مین تصحیح عقائد کے بعد طالب حق کو چاہیئے کہ ہر وقت باوضو رہے
اور ذکر مراقبہ مین مشغول رہے اور جب اس سے ملول ہو تو نوافل
اور تلاوت قرآن اور وظائف مین مشغول ہو الغرض نیک کامون مین
اپنے کو لگائے رہے اور غافل اور بیکار نرہے اور توبہ و استغفار مین مصروف
رہے شعر دل بپش کن از یاد خطاہائے گذشتہ ۔ وانگہ بندامت نمکے
ریز بران ریش ۔ اور کم کھانا اور کم سونا اور کم بولنا اور خلق کے ساتھ
صحبت کم رکھنا ضروریات سے ہے اور خلو معدہ اور خفت معدہ شرط ہے
عام اس بات سے کہ خفت معدہ ہضم طعام سے ہو یا قلت غذا سے
لیکن اپنی طبیعت کو اچھی طرح تولے کہ کثرت عمل خلو معدہ مین
حاصل ہوتی ہے یا خفت معدہ مین اوتنی ہی غذا معمول کرے اور
افراط و تفریط سے پرہیز کرے کہ دونون مانع کار اور مضر ہین اور کثرت

اذکار مین ہضم زیادہ ہوتا ہے اور آتش معدہ تیز رہتی ہے اور گرسنگی کا غلبہ
ہوتا ہے تو اوسمین معذوری ہے اور ابتدا مین ذاکر کی نظر دن مین صورتین
اچھی معلوم ہونگی اور سرو قدان نوخیز اور گلرویان دلاویز کے دیدار کا
اشتیاق پیدا ہوگا اور آوازین بھی اچھی معلوم ہونگی اور نغمہ و سرود کی
رغبت ہوگی اور کلام پر معانی حکمت آمیز سوجھینگے اور بولنے کیطرف
دلکو کھینچینگے اور کبھی خلوت مین کچھ آواز اور کبھی کوئی صورت
اور کبھی کچھ روشنی ظاہر ہوگی چاہیئے کہ ان چیزون پر التفات نکرے
اور قدم سعی آگے بڑھا کہ معاملہ کا رخیالات سے بالا اور پرے ہے
اور اپنے طریقت کے اعمال اور احوال کو اظہار اور گفتار سے دور
رکھے تو ثمرہ اور نتیجہ حاصل ہو اور آفت ریا و جاہ وغیرہ سے سلامت
رہے اور اس راہ مین جتنے مغلطے ہین اور کسی چیز مین نہین اور اکثر
تفکر کرے خداوند عزوجل کی نعمتون اور قدرتون اور حکمتون اور
صنعتون مین اور اوسکے اثبات ہستی مین تو رفتہ رفتہ صاحب نظر
ہو اور اوسکے اثبات ہستی کی دلیلین دلمین ثابت ہون اور دلکو
قوت ملے اور ذوق اور لذت پیدا ہو اور ذات پاک مین تفکر نکرے
کہ یہ منع ہے تفکروا فی الاء اللہ ولا تتفکروا فی ذات اللہ
کہ ذات مقدس بے چون وچرا ہے وہان عقل نہ لگے گی اور حاصل اوسکا
حیرت ہے یا ضلالت اور احاطۂ دین اور حصین حصین شرع متین سے
باہر نہ خوض کرے کہ گمراہی اور تباہی مین پڑیگا بیت فکر در دین
کن مرو بیرون از یت + رہزنانند اے برادر در کمین + اور دلائل دینیہ
اور براہین یقینیہ کو شمع راہ کرنے یعنی کتاب و سنت کے موافق خوض

اور غور کرے اور جو اندونونکے خلاف ہو اوسکو بحقیقت باطل سمجھے اور ہمیشہ
بے ثباتی دنیا اور کوتاہی عمر اور نزدیکی موت کا خیال اور تنگی و تنہائی گور
اور قیامت اور پل صراط اور دوزخ کا اندیشہ کیا کرے تو خوف پیدا ہو
اور بتدریج دنیا کی محبت چھوٹے اور عاقبت کی فکر ہو اور اپنا محاسبہ
کیا کرے یعنی ہر روز ایکوقت بعد نماز مغرب اپنے اقوال و افعال کو خیال
کرے اور اعمال کو تولے کہ آج کیا کیا کیا اور کسطرح کیا اگر گناہ یاد آوے
تو توبہ و استغفار کرے اور خداوند تعالے سے پناہ مانگے اور توفیق
نیک طلب کرے اور اعمال نیک یاد آویں تو شکر کرے اور اللہ کا احسان مانے
عجب و غرور نہ لاوے اور خداتعالی کیطرف سے سمجھے یعنی اوسکی توفیق
سے اور بدعتون سے اور پرخواری سے اور قول و فعل فضول سے
پرہیز رکھے اور شریعت مین اپنے قدم کو خوب درست اور محکم کرے
اور سرمو حد شرع سے تجاوز نکرے تو شریعت کی برکت سے راہ طریقت
کھلے اور سلوک پیش ہو اور طریقت باطن شریعت ہے سلوک مین اپنے
صفات باطن پر نظر ہوگی پہلے اوصاف ذمیمہ کہ نفس کی صفتین ہین اپنا
اپنا رنگ دکھلاوینگی جیسے کبر و کینہ و ریا و حب جاہ و طمع و حب دنیا
وغیرہ اور حق تعالی سے حجاب یہی نفس ہے اور صفات نفس ان صفتون
کا ازالہ چاہیے اور ان صفتونکی جگہ پر صفات حمیدہ کا قائم ہونا جیسے
صبر و قناعت و رضا و تسلیم و صدق و اخلاص بیت اوصاف
ذمیمہ چون بدل شد ✚ ہر عقدہ کہ در تو بود حل شد ✚ پہلے اوصاف ذمیمہ
سے نکلنا چاہیے کہ یہ حجاب ظلمانی ہین اور اوسکے بعد اوصاف حمیدہ
سے عبور کرنا چاہیے کہ یہ حجاب نورانی ہین اوصاف ذمیمہ سے نکلنا

ترک کرنا تم ہی یعنی یہ عادتین او خصلتین چھوٹ جائین اور اوصاف حمیدہ سے گذرنا بقطع النظر اور بترک الرویۃ ہے یعنی بعد حصول صفات حمیدہ نظر ان صفتون پر نہ رہے خواجہ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ فرماتے ہین بیت عُجب در ہم زن غرورت را بسوز ✤ حاضر از نفسے حضورت را بسوز۔ حجاب ظلمانی سے نکلنا آسان ہے کہ افعال و اوصاف ذمیمہ مذکور و مشہور ہین اور حجاب نورانی سے درگذرنا صادقون اور عاشقون کا کام ہے کہ یہ راہ بہت غامض اور نازک ہے حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اپنے کو خلق کی نظر سے گرانا آسان ہے مرد وہ ہے کہ اپنے کو اپنی نظر سے گرادے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ مرد کب بڑا ہو فرمایا جب اپنے کو اچھا سمجھے یہ اس اصل پر ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے لاتزکوا انفسکم پاکی کی نسبت نکرو اپنے نفس کیطرف بیت تزکیۂ نفس جرم آمدہ ✤ عجب تو در راہ تو دام آمدہ خلاصہ یہ کہ جب طلب حق پیدا ہوئی۔ اور نظر کھلی کہ حق تعالیٰ اور بندہ کے درمیان حجاب کیا ہے تو سمجھا کہ نفس حجاب ہے اور خودی اور ہستی نفس سے عبارت ہی تو اب آتش طلب شعلہ زن ہو اور دل بیقرار ہے چاہتا ہے کہ اون حجابونکو اوٹھا دے مجاہدہ کرتا ہے اور سختیان اوٹھاتا ہے کہ نفس کی صفتون سے نکلے رفتہ رفتہ آخر مین جب خودی اور ہستی سے نکلا یعنی یاد حق مین اپنے کو بھول گیا بحکم واذکر ربک اذا نسیت اپنے سب حرکات و سکنات کو کہ نیک ہین اور عبادت اور ارادت اور طلب وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دیکھتا ہے اور مشاہدہ توفیق مین اپنے کو گم کیا طریقت تمام ہوئی میدان طریقت مین مرد جانباز کا

کام ہے کہ جان کو عزیز اور اپنے کو کوئی چیز نہ سمجھے اور مرد عالی ہمت چاہیے
کہ مراتب و مدارج دنیا و آخرت پر قناعت نہ کرے اور ہوالمقصود کے
سوا دم نہ بھرے رباعی مست توام از جرعہ و جام آزادم + صید توام
ام از دانہ و دام آزادم + مقصود من از کعبہ و بتخانہ توئی + ورنہ من
ازین ہر دو مقام آزادم + اور جب سلوک پیش ہوا اور طالب حق راہ
طریقت چلنے لگا تو دلیلون اور نشانیون پر تسکین نہوگی یہان حزن و
درد و بیقراری کا کام ہے یہ طلب کا مقام ہے شعر نقاب اوٹھا لو کہ
عاشق ہون روے تابان کا + قرار دلکو نہین ہے لباس زیور پر ۔
شعر غیرت ہے تجھکو مجھسے تو تجھکو نقاب ہے + تجلی کرا دے مجھپہ
اوٹھا کے نقاب کو + ریا و نمایش و حب جاہ و عجب و غرور وغیرہ کے
معالجہ مین بہت مغلطے ہین خداوند جل و علا صادقون کو بچا لیتا ہے
اگر کسی نے پنجوقتی نماز چھوڑ دی یا شراب پی لی مثلاً راہ گم کی اور یہ
جو حافظ شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر این خرقہ کہ من دارم
در رہن شراب اولیٰ + وین دفتر بیمعنی غرق مے ناب اولیٰ ۔ یہ مردان
خدا کی روش ہے کہ باوجود اعمال نیک کے اپنے کو بڑا اور اپنے خرقہ و عمامہ
کو ناچیز اور ناپاک سمجھین شراب پر بیچ ڈالنے اور شراب مین ڈال دینے
کے قابل تاکہ آفت عجب و خود بینی سے محفوظ رہین اور یہ جو شعر ہے
سہ بت پرستم من مگر کہ تو زاہد خوانی + اینکہ تسبیح بدستم نگری زنار است
یہ اعتراف اور اقرار ہی اپنے عجز و قصور کا تو مدعیون کے زمرہ مین لکھی
جائین اور یہ شعر سہ لوگ کرتے ہین پرستش بت بنے بیٹھے ہین آپ
خانقاہ لے شیخ سجادہ نشین بتخانہ ہے ۔ خطاب بنفس ہے روے سخن

اپنی طرف ہے غیر کیطرف نہین اور راہ ملامت مین نفس بہت جلد
ٹوٹتا ہے لیکن راہ ملامت یہ نہین ہے کہ خلاف شرع کوئی کام ہے
اسمین عیار پاکباز کا کام ہے کہ خلق کی نظر مین کوئی کام ایسا کرے
کہ اپنا کام نکلجاے اور وہ کام اصل مین خلاف شرع نہو جیسا کہ نقل
ہے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مینے کبھی اپنے
کو کسی سے اچھا نہین سمجھا ہے مگر ایکبار اور اسیوقت لت کھائی
ہے ایک شخص کو دیکھا کہ لب دریا ایک عورت کے ساتھ بیٹھا ہی اور صراحی
سے بار بار کچھ پی رہا ہے مینے دلمین کہا کہ اگرچہ مین سب سے بڑا ہون
مگر اس شخص شراب خوار سے کہ دریا کے کنارے ایک عورت کے ساتھ
بیٹھا ہوا ہی ضرور اچھا ہون اتنے مین ایک کشتی تباہ ہوئی تین شخص
ڈوبنے لگے دو شخصونکو اوس نے نکالا اوسکے بعد مجھسے کہا کہ دو شخصونکو
مینے نکالا اگر تم مجھسے اچھے ہو تو اب اس ایک شخص کو تم نکالو مین رہگیا
تو اوس شخص کو بھی اوسی نے نکالا اور بولا اے حسن مین تمکو کچھ سمجھتا تھا
مگر تم ظاہر کے آدمی ہو یہ عورت میری ماں ہے اور اس صراحی مین پانی
ہے مین تمہارے امتحان کو آیا تھا اور اسیطرح ایک بزرگ تھے کہ گرمی
کے زمانہ مین باسی خشکہ کا پانی کوری لٹیا مین لیکر چھنا لگا کر گزک کے
ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے گویا تاڑی پی رہے ہین اور خادم خاص کے
سوا کوئی نجانتا تھا شعر سبکو درپردہ وہ ترغیب دیا کرتے ہین ہ
مجھکو جو کہتے ہین اچھا وہ بُرا کہتے ہین نقل ہے خواجہ بایزید بسطامی
علیہ الرحمہ نے سفر حج سے مراجعت کی تھی ایک شہر کے قریب پہونچے
بادشاہ اور شہر کے لوگ استقبال کو آئے آپنے اپنے نفس مین ایک

فخر پایا اور خداوند عزوجل کے ساتھ جو ایک معاملہ تھا اوسمین فرق
نظر آیا رمضان شریف کا مہینہ تھا جیسے ایک روٹی کا ٹکڑا نکالا اور
کھانے لگے سب لوگ بیہر گئے اور قلب مبارک اپنے حال پر آیا کسی مرید
نے پوچھا تو فرمایا سفر مین افطار افضل ہے مینے ایک رخصت
شرعی پر عمل کیا اور فتنہ خلق اور آفت نفس سے سلامت رہا شعر
صاحب نظر نباشد در بند نیکنامی + خاصان چہ باک دارند از گفتگوی
عامی + شرف الدین بوعلی قلندر علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر
بوعلی راہ ملامت رہ مردان خداست + چہ شود بار ملامت کہ بگردن
نبریم۔ آپنے فرمایا کیسا ہی درویش صاحب کشف وکرامات ہو اگر
تارک صلوۃ ہو تو معتبر نہین اور پیشوائی کے قابل نہین اوسکو
پیر اور مرشد بنانا نچا ہے حضرت مخدوم جہان علیہ الرحمہ فرماتے ہین
بعضے سالک سے نماز جو چھوٹ جاتی ہے نافرمانی کے سبب سے
نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ اونکی نظر اپنی طرف ہوتی ہے صدق
واخلاص چاہتے ہین اور اپنے مین نہین پاتے شکستہ دل ہوتے
ہین کہتے ہین ایسی نماز پڑھنے سے نہ پڑھنا اچھا یہ بھی ایک مغلطہ ہے
کہ غلبہ حال اور سکر مین نہین سوجھتا جب اوس مقام سے آگے بڑھین
تو سمجھین کہ خدایتعالی نے تکلیف حد وسع پر رکھی ہے اور فرمایا ہے
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اگر اوسطرح کی نماز ہم سے
نہین ہوسکتی تو ہمکو اپنے وسع کے موافق پڑھ لینا چاہئے کہ فرض ہے
اور یہ مثل قرض ہے کہ ادا کرنے سے چارہ نہین نقل ہے کہ ایک
مرید نے نماز چھوڑ دی پیر نے عتاب کیا تو جواب دیا کہ میری نماز

قبولیت کی قابلیت نہین رکھتی فرشتے لیجائین گے اور پھر لاکر میرے منہ پر پھینک مارین گے شعر ڈالی جاتی ہو جو منہ پر مرے طاعت میری + اور ہو جاتی ہے وہ پردۂ غفلت مجھکو۔ نفس مغرور ہوتا ہے کہ نماز پڑھتا ہون اور حقیقت مین نماز نہین۔ شعر اوس ست عمل سے جو مغرور ہو طاعت پر + اچھا ہے وہ میکش جو مے پیکے پشیمان ہو۔ پیر نے فرمایا ہماری اور تمھاری نماز اس قابل نہین کہ فرشتے اسکے پاس آئین لیجانے اور پھیر لانے کا تو کیا ذکر لیکن جب حکم ہے مجبوری ہے فرمان خداوندی کی تسلیم وتعظیم ضروری ہے مثنوی طاعت ماکز سر نادانی ست + کردہ ناکردہ پشیمانی ست + نیست از آنہا کہ دران بنگریم + یا کہ بران نام عبادت بریم + نیست سرہ طاعت ما نا قصان نیم جو ارزش آزاہدان + گرچہ بود مرجع آن سوے ما + باز زنندش ہمہ بر روے ما + بانہمان بیکن وناکردہ دان + دیدن خود زشت بمیان پردہ دان + اور فرمایا کہ بیشتر اہل تصوف کے کلام مین ظاہراً زہد وطاعت کی مذمت پائی جاتی ہے سو وہ زہد وطاعت کی مذمت نہین ہے کہ طاعت وعبادت موصل بحق ہین کرنا چاہیئے وہ یہ نسبت اپنے نفس کے ہے کہ ہمسے طاعت بشرط ادا نہین ہوتی اور وہ اصل مین اپنے نفس کی مذمت ہے کہ صفات نفس سے اپنے عمل کو پاک کرنا چاہیئے مانند ریا وحب جاہ وعجب وغیرہ کہ یہ صفتین اعمال کے کھیت اور حاصل اور خرمن کے لئے آفتین ہین جیسے باران بیوقت اور کرم اور ملخ اور آگ اور بجلی کہ اعمال کو باطل اور ضائع کر دیتے ہین اور پیری وپارسائی اور شیخی ومقتدائی کی مذمت

بھی بہت ہی جیسا کہ مکتوبات شریف مین ہے شعر صوفی سبز پوش و شیخ چلہ دار + این جملہ شدہی وے مسلمان نشدہی + یہ مذمت اس سبب سے ہی کہ اسمین طمع اور ریا وحب جاہ وعجب وغیرہ کا خوف ہے نفس کا فرسا دشمن بغل مین ہے اور ابلیس لعین سا رہزن گھات مین صاحب باطن اور اہل معنی اس سے بیزار رہتے ہین چنانچہ حضرت مخدوم جہان قدس اللہ سرہ کو جب یارون نے سجادہ پر بٹھلایا اور مرید ہونے لگے اور شرائط اعزاز واکرام بجالانے لگے اور قدمبوس ہونے لگے تو آپنے فرمایا کہ یارو تمھاری مجالست مجھکو اس حد پر لائی کہ اس بتخانہ مین بٹھلادیا شعر گر ہر دو جہان دہند مارا + چون وصل تو نیست بے نوائم + اور فرمایا طریقت کے لئے علم شریعت مقدم ہے حضرت مخدوم جہان نے فرمایا ہی کہ جو شخص کہ علم شریعت کو مقدم نہ رکھیگا اور علم طریقت مین قدم دھریگا اپنے دین کو برباد کریگا کیونکہ علم طریقت اعمال کے عیوب کا جاننا ہے اگر احکام درست نہین کیا ہے اور عیوب اعمال کا علم حاصل کیا گمان کریگا کہ عمل کرنا نکما ہے عمل سے باز رہیگا اور دین کو برباد کریگا یا اگر یہ سمجھا کہ اخلاص حاصل ہولیگا تو عمل کرونگا اور یہ اوسکی قدرت اور اختیار مین نہین یون بھی عمل سے باز رہا اور دین کو برباد کیا اور جب اعمال کو علم شریعت کے موافق درست کیا ہوگا اوسکے بعد عیوب اعمال کا علم سیکھا ہوگا تو عمل اوسکا اخلاص کو پہونچیگا کہ خدا تعالی نے عبادت کو واجب کیا ہے لیکن بشرط اخلاص واجب کیا ہے عبادت معاملہ ہے اور اخلاص عیبون کا نکالنا ہے معاملہ سے پہلے بارے معاملہ کا وجود ہونا چاہیے اوسکے بعد عیبون کا نکالنا

معاملہ سے اور معاملہ ٹھیک ہو گا مگر علم شریعت سے اور فرمایا کہ پیر کامل کا سایہ اور رابطہ قلب درکار ہی تو راہ کو طے کرے اور وصول الی اللہ جو یہاں بجا آوری فرمان پیر چاہیئے بے انکار واعتراض کہ جو فرمان ہو بجا لاوی اور اپنے کو نہ لگا وے اور سلوک کیلئے غالبًا جذبہ شرط ہی ایسا نہیں ہی کہ جو کوئی سلوک کرے واصل ہو اور جذبہ قطع تعلق سے پیدا ہوتا ہی جسنے اس عالم سے قطع تعلق کیا کشش اُسکی عالم قدس کیطرف ہو گی پس سالک کو چاہیئے کہ اتنی کوشش کرے کہ فتح باب جذب ہو اور جب جذبہ کی راہ کھلے بقدم جذبہ بہتیرے مقاموں سے ایک لمحہ میں گذر جا سکتا ہی اور فرمایا جذبات کے بعد بھی شقبات ہیں حضرت مخدوم جہان نے فرمایا ہے کہ جب میں مقامات نزول میں تھا شراب پینے کو اور زنا کرنیکو بیساختہ جی چاہتا تھا۔ اور فرمایا کہ بعضے مغلطے میں پڑے اور گمان کیا کہ طاعت وعبادت اور احکام شریعت سے مقصود حق عزوجل ہے اور میں مقصود پاچکا اور اہل مشاہدہ ہوں اب حکم شریعت مجھسے ساقط ہو گیا اور یہ خیال نہ کیا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باوجود خاتم النبیین ہونے کے کہ سب درجوں سے اعلے ہے اسقدر عبادت کرتے تھے کہ پاے مبارک ورم کر گئے تھے محققان طریقت کا اجماع ہی کہ جو خطرہ اور خیال اور جو ارادہ اور حال کہ ظاہر علم کے خلاف ہو اور جو کشف والہام کہ کتاب وسنت او سکی گواہی نہ دین باطل ہے کیونکہ شیطان مکروفریب انواع اقسام کے ہیں اور بندہ کے گمراہ کرنے کی بہت راہیں ہیں اور فرمایا کہ بیعت سے مقام ایسے ہیں کہ جہان سلب ایمان کا خطرہ ہی بعضے

اباحت کے قائل ہوگئے یعنی سمجھ لیا کہ سب کچھ مباح ہے اور سب تقدیر سے ہے
حلال وحرام ظاہر کے لئے ہے یعنی اباحتی ہوگئے اور بعضے حلولیہ ہوگئے
یعنی اعتقاد کر لیا کہ خدا تعالی مجھ میں ہے نہ بطور معیت و قرب کے کہ وھو
معکم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید بلکہ بطور حلول و اتصال
کے یا مجھ میں اتر آیا اور خدا بندہ ہو گیا بیت گوید آنکس دریں مقام فضول
کہ تجلی نداند از حلول ۔ اور بعضے اتحادیہ ہوگئے یعنی معتقد ہو گئے کہ میں
سرحد عبدیت سے ترقی کر گیا اور خدا ہو گیا امام محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے
ہیں اگر یہ سمجھا کہ صورت آئینہ میں گئی یہ حلول ہے اور اگر یہ سمجھا کہ آئینہ صورت
ہو گیا یہ اتحاد ہے اور یہ دونوں محال ہیں شعر توحید حلول نیست نابودن تست
ورنہ بگزاف آدمی حق نشود ۔ نابودن ترجمہ لفظ فنا کا ہے اور فنا سے فناء
صفات آدمی مقصود ہے نہ فناء عین آدمی تو ایسا ہو جا کہ جیسا پہلے تھا روح مجرد
خدا خدا ہے ولیکن بندہ کی باطن میں تجلی کی ہے مصرع او اوست ہمہ ولیک
پیدا است میں ۔ فسبحان من ظہر فی بطونہ وبطن فی ظہورہ یہاں
عنایت ازلی درکار ہے کہ یثبت اللہ الذین آمنوا تو درایت
و امتیاز کرے اور یہ فتنے تجلیات میں ہیں اس مقام میں بہت سے فرقے
مذاہب فاسدہ میں مبتلا ہوگئے اور ہلاک ہوئے نعوذ باللہ منہما
اور فرمایا کہ شیطان علیہ اللعن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت
نہیں بن سکتا کہ اسمیں حدیث ہے لیکن اور صورت تو نہیں دعوی کر سکتا ہے
اور لوگونکو دھوکھا دے سکتا ہے اور آدمی فریب کھاتا ہے اور معتقد
ہو جاتا ہے حلیہ شریف کو خوب یاد اور ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ دھوکھا نہو
اور آپکے جلوہ افروزی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خوشبوئی ہو جیسا کہ آپکی زندگی

ہین تھا حضرت سے آپ گذرے تے دیر تک وہ اوسطرح ہنستی تھی ایک شخص نے
یہ باتین سنکر کہا کہ شیطان کو اسکی بھی قدرت نہین کہ وہ اون شکلون مین
دعویٰ کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بتاے آپنے فرمایا کہ خوان پرنعمت
ملفوظ مخدوم شیخ کہ جب سورہ والنجم نازل ہوئی آپ صلعم برسر منبر اوسکو
پڑھ رہے تھے جب اس مقام پر پہونچے کہ اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰے
والمنوۃ الثالثۃ الاخرےٰ آپکی سانس رک گئی شیطان نے اوسی
لب ولہجہ سے پڑھ دیا کہ منھا شفاعۃ ترجیٰ یعنی ان بتون سے
شفاعت کی امید رکھی جاتی ہو کافرون نے تالیان بجائین کہ محمد نے ہمارے
بتونکی شفاعت کا اقرار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا
مینے یہ کہا ہی سبھون نے کہا ہان یارسول اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم متعجب
اور حیران تھے اور اصحاب سر بلیبان تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور
دکھلا دیا کہ یہ شیطان بیٹھا ہوا ہی اور یہ اسکی فتنہ انگیزی ہی اوسکے بعد ایکدن
اوس شخص نے خواب دیکھا اور بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک موٹاسا
آدمی تنگ کر رنگ بیٹھا ہوا ہی مینے اوس سے پوچھا کہ آپ کون بزرگ
ہین تو اوسنے اس عبارت سے جواب دیا کہ ہم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
ہین مینے حلیہ سے ملایا تو اوسکو مطابق نپایا چاہا کہ لاحول پڑھون تو ادب مانع
آیا مینے بتکلف جی کو دبا کر کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی
العظیم تو دیکھا کہ جسطرح اسکو عذاب ہوا اوسکو تکلیف ہونے لگی
اور حالت اضطراب مین میرا ہاتھ اوسکے چہرہ پہ پڑ گیا اور اوسکے چہرہ کو نکیڑتی
ہوئے ہون اور لاحول پڑھتا جاتا ہون اور اوسکی صورت بدلتی جاتی ہے
اور جسطرح آگ کو ہنر [illegible] پڑھتا ہون اوسکا چہرہ سمٹنے لگا اور لمبا

اور پتلا ہوتا چلا یہانتک کہ دونون ہاتھ کا ہوگیا اور ناک اور آنکھین الف کے [illegible]
لانبی اور پتلی ہوگئین اور [illegible] ایک صورت ہوگئی [illegible]
اور فرمایا کہ یہ چند نقلین [illegible]
ابوالخیر علیہ الرحمہ کا ایک مرید وضو کر کے اپنے حجرہ مین [illegible]
نعرہ کیا کہ مینے خدا کو دیکھا خواجہ ابوالخیر نے فرمایا [illegible]
بارگاہ کہان وہ تیرے وضو کا نور ہے اگر پیر کا سایہ نہوتا [illegible]
تھا کہ غیر خدا کو خدا سمجھ لیا تھا نقل ہے کہ خواجہ جنید بغدادی علیہ [illegible]
کا ایک مرید جب مشغول ہوتا تو دیکھتا ایک باغ پربہار [illegible] عشرت
آراستہ ہر اور مجمع معشوقان نوخاستہ بہت خوش تھا کہ یہ بہشت ہے اور
یہ مرد و عورت حور و غلمان ہین مین کامل ہوگیا اب پیر کی حاجت نہین اور
خواجہ کی صحبت اور وہانکی حاضری چھوڑ دی ایک مدت کے بعد کہین حضرت
خواجہ سے ملاقات ہوگئی تو خواجہ نے پوچھا کہ اے فرزند کہان رہتے ہو اور
کیا حال ہے اوسنے کیفیت عرض کی تو خواجہ نے فرمایا کہ اوس وقت ذرا لاحول
پڑھنا الغرض وہ مرید اپنے وقت پر جب اوس باغ خیالی مین پہنچا تو
کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اون لوگون نے
شور مچایا اور جزع و فزع کا عالم ہوگیا اور وہ ہنگامہ درہم و برہم ہوگیا
اور جیسے قیامت مین سب چیزین ذرہ ذرہ ہوکر اوڑ جائینگی اور نیست
نابود ہو جائینگی ایک طلسم تھا کہ ٹوٹ گیا وہ مرید ترسان و لرزان آستانہ
پیر پر آگرا اور تا مدت عمر خواجہ کی خدمت و صحبت سے مفارقت نکی
نقل ہے کہ ایک بزرگ ایک تخت پر ایک نور کی صورت کہ جسم نہ تھا
اور نور متشکل تھا دیکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ عرش ہے اور یہ [illegible]

خدا جلوہ فرما ہی اور سجدہ کرتے تھے بارہ برس تک یہی معاملہ رہا ایکبار
اونکے گھر مین ایک کوئی دوسرے بزرگ آگئے اور اون سے تذکرہ جو آگیا تو انہون
نے فرمایا کہ اسوقت لاحول پڑھنا الغرض اونہون نے لاحول پڑھی
اور وہ نور تاریکی سے بدل گیا اور دھوان ہوکر اوڑ گیا تو اونہون نے
توبہ کی اور سر نو سے ایمان لائے کہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع
البصیر سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون نقل ہی
کہ قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے ایک نور عظیم الشان
دیکھا اور اوس سے آواز آئی کہ یا غوث الاعظم ہمنے تمہارا روزہ اور نماز
وغیرہ معاف کیا اور تکلیف شرعی تم سے اوٹھا لی اور حلال کیا تم پر
اون چیزونکو جو دوسرون پر حرام ہین آپنے سوچا کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر تو عبادت معاف نہوئی اور حرام حلال نہوا اور
آپکا دین ناسخ الادیان ہی بعد آپکے دین کا حکم کبھی منسوخ ہوگا اوسکے
بعد فرمایا اخسأ انت الشیطان الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم اتنا کہنا تھا کہ وہ نور اوڑ گیا اور شیطان صورت
پکڑ کر ظاہر ہوا اور بولا کہ تم اسوقت اپنے علم کے زور سے بچ گئے
اس مقام مین ستر اولیا کو ہمنے گرا دیا ہی اور فرمایا کہ ایک کاتب وحی تھا
کہ وحی اوترنے کے وقت اوسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عکس اور
وحی کا پرتو پڑتا تھا معانی و اسرار اوسپر منکشف ہوتے تھے چنانچہ
دو ایک بار یہ اتفاق ہوا کہ اوسوقت کچھ معانی اوسکے دلمین گذرے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آیت پڑھی تو وہی معانی تھے
اوسنے گمان کیا کہ مجھپر وحی آتی ہے کہ جو آپ فرماتے ہین وہ معانی میرے

دلیل ہیں اور گمراہ و مرتد ہو گیا من یھد ی اللہ فلا مضل لہ و من
یضلل اللہ فلا ھادی لہ شعر آنرا کہ تو رہ دہی کسے گم نکند + وانرا
کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست - اور فرمایا فنا کے بیان میں اقوال مختلف ہیں
لیکن محققان اہل حقیقت اور پیشوایان طریقت جیسے حضرت غوث
الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور امام محمد غزالی و مخدوم جہان قدس اللہ
اسرارہم اس قول پر ہیں کہ بندہ کا ارادہ اور اختیار باقی نہ رہے یعنی
آرزو اور تمنا نہو یہ فنا ہے اور تمنا اور مراد خدایتعالی کی طرف سے
پیدا ہو یہ بقا ہے اور حظوظ فانی ہونگے اور حقوق باقی رہیں گے اور
فرمایا پانچ الفاظ ہیں الی اللہ و علی اللہ و للہ و من اللہ و باللہ
الی اللہ یعنی ہر امر میں رجوع اور توجہ اللہ تعالی کیطرف ہو اور علی اللہ
یعنی ہر امر میں اعتماد اور توکل اللہ تعالی پر ہو اور للہ یعنی ہر امر میں مقصود
اللہ تعالی ہو باعتبار نیت اور ارادہ کے بیت گر روم در کعبہ معبودم
توئی + ور شوم در دیر مقصودم توئی ۔ بیت نیست در بتخانہ بودن
ننگ تو + بت شکستن چون بود آہنگ تو + شعر دیر میں بھیس برہمن کا
بنا کر آیا + بت کو توڑونگا اگر ملگئی خدمت مجھکو - اور من اللہ یعنی ہر امر
کو اللہ کیطرف سے دیکھے یہانتک کہ اس مشاہدہ میں اپنے کو اور اپنے
حرکات و سکنات کو گم کرے یہ فنا ہے اور باللہ یعنی ہر امر میں قایم بحق ہو
یہ بقا ہے اور جس شخص میں یہ صفت ہو وہ باقی باللہ ہے قطعہ
چالاک شدند بس بیک گام + از خوے حدوث باز رستند + فانی
زخود و بدوست باقی + این طرفہ کہ نیستند و ہستند + مولانا روم علیہ
الرحمہ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں - حکایت امیر المومنین عمر خطاب

رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مطرب چنگ نواز تھا کہ جب
بوڑھا ہو گیا اور کمانے کے قابل نہ رہا شکستہ دل ہو کر مناجات کی کہ خداوندا
میں نے ستر برس عمر عزیز کو گناہوں میں برباد کیا اور تو نے روزی بند نکی
اب کہ بوڑھا اور نکما ہوں اور کسب کے قابل نہیں تیرے در کے سوا
پناہ نہیں تیرا مہمان ہوں اب تیرے واسطے چنگ بجاؤنگا پھر گورستان
میں گیا اور بہت دیر تک گاتا اور چنگ بجاتا رہا اور روتا رہا یہانتک
کہ اوسکو نیند آگئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسوقت بیٹھے ہوئے
تھے ناگاہ خلاف وقت آپکو نیند کا بہت غلبہ ہوا ہرچند نیند کو ٹالتے
ہیں ٹلتی نہیں سمجھا کہ اسمیں کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے لیٹ
گئے اور نیند آگئی مثنوی آزمان حق بر عمر خوابے گماشت * تا کہ خویش
از خواب نتوانست داشت * در عجب افتاد کین معہود نیست * این ز غیب
افتاد بے مقصود نیست * سر نہاد و خواب برد خواب دید * کامدش
از حق ندا جانش شنید * حق تعالیٰ نے خواب میں فرمایا کہ اے عمر ایک میرا
بندہ خاص محتاج دردمند گورستان میں پڑا ہوا ہے بیت المال سے
سات سو دینار اوسکو جا کر دے آؤ آپ جاگے اور وہاں گئے اور
کیفیت خواب بیان کی ندامت اور حیا سے اوسپر عجیب حالت طاری ہوئی
روتا تھا اور اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کو اور اوسپر خداوند تعالیٰ
کے احسانوں اور مہربانیوں کو یاد کر کے شرم سے پانی ہوا جاتا تھا
امیر المومنین نے مقام اعتذار و استغفار سے ترقی کروائی اور اوسکو
مقام محویت و استغراق میں لیگئے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ امیر المومنین کا غلبۂ
خواب سے بے اختیار ہو جانا دلیل اس بات کی ہے کہ آپ مرتبۂ فنافی اللہ سے

مقام بقا باللہ مین تمکن تھے اذا تم الفقر فھو اللہ اسمین لفظ متصرف محذوف ہے تقدیر عبارت یون ہے کہ اذا تم الفقر فمتصرفہ ھو اللہ یعنی جب تمام ہوا فقر پس تصرف کرنیوالا اوسکا وہی اللہ ہے بیت
در باختیم اختیار خود را * بر من ہمہ اختیار داری۔ اور فرمایا عامی کو تقلید واجب ہے اوسکی مثال اندھے کی سی ہے کہ کوئی راہبر بینا اوسکا ہاتھ پکڑکر لیچلے بیت کور ہرگز نکے تو اند رفت راست * بے عصا کش کور را رفتن خطا ست۔ اور محقق مقلد نہوگا کہ وہ اہل تحقیق و صاحب نظر ہے اور راہ مین ہے محقق اور مجتہد بہت ہوے ہین لیکن ائمہ اربعہ کے بعد اکثر مجتہد فی نفسہ رہے ہین یعنی اپنا عمل اونکا موافق اپنی تحقیق اور اپنی نظر کے رہا ہے اور دوسرے کے باب مین اجتہاد ائمہ اربعہ پر کفایت کی ہے اس خوف سے کہ کل اناس ندعوا باماھمہ یہ دوسرے کا بار اوٹھانا ہے ابیات پہلے
اپنے کو راہ پر کر راست * ہو نہ غیرونکا حامل اوزار * رہ شناسی ہے شرط راہبری * دور رکھ سر سے دعوے پندار * دردمندونکو ذکر غیر نہین *
اپنے غم مین ہے جسکا دل ہے فگار۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم اہل تصوف فرماتے ہین کہ احکام و اعمال ظاہر مین ہمکو ظاہر شرع پر عمل کافی ہے کہ احکام دین منضبط اور اوسکے مسائل مستنبط ہو چکے ہین اسمین زیادہ مشغول ہونیکی حاجت نہین مشغولی ذکر و فکر و مراقبہ و محاسبہ وغیرہ امور باطن مین چاہیئے اور جب طلب حق پیدا ہوگی جسکو طریقت کہتے ہین سلوک شروع ہوا اور اپنے باطن مین سفر ہوا اپنی صفتین ظاہر ہونگی اور تہ بتہ نفس نظر آئیگا یہان تبدیل اوصاف اور گردش احوال ہوگی سکر و مستی و سرگشتگی و اضطرار اور حال کا غلبہ ہوگا یہ دیوانگی کا عالم ہے

یہان کاحال اور مقال یہ ہی شعر مجھے کہتا ہی سودائی نہین یہ کھتا خبر اپنی * اگر ناصح نہین دیوانہ کیون ہی قید ملت مین۔ شعر شوق مین اک بت طناز کے ہون سرگشتہ * کبھی جاتا ہون حرم مین کبھی بتخانہ مین۔ یہان پیر پختہ کا کام ہے کہ اوسکو سنبھالے اور غلبہ حال سے نکالے اور مرید کو یہ چاہئے کہ جو کچھ پیر فرماے بے انکار و اعتراض اوسپر عمل کرے شعر بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید * کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا شعر خودی آزار مہلک تھی کہا مئی کی دارو ہی * عمل پیر مغان کا ہی شریعت پر حقیقت مین * اور پیران طریقت جو مرشد حقیقی ہوگذرے ہین اور امراض قلب کے طبیب تھے بنور کشف تشخیص عارضہ کرکے موافق مرض مریدون کے پرہیز اور دوا مختلف فرماتے تھے صحت قلب کیلئے امراض ہوا وعوارض صفات نفس سے جیسا کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی نے ایک زاہد کو فرمایا کہ ایک توبرہ مین جوز بھرلے اور لڑکون سے کہے کہ جو مجھے جتنی دھولین لگائیگا اوتنی ہی جوز پائیگا یہ کسر جاہ اور شکست نفس کیلئے تھا بیت بت ہست نفس و قبول خلق زنار * مسلمان شو دلا زنار بگسل * اور کوئی خواہش نفس پر غالب آیا ہے تو اوسکا حکم اور اصلاح اور ہی جیسا کہ حضرت مخدوم جہان نے مولانا کو نکاح کرنے اور جاریہ رکھنے کی اجازت دی تھی اور فرمایا تھا کہ تمھارے لڑکا نہوگا یہ علاج تھا غلبہ سکر اور ولولہ اور جوش باطن کا اور فرمایا تھا کہ اگر مین نہوتا تم منصور کے مانند ہوجاتے اور فرمایا اتنا کھانا فرض ہے کہ نماز فرض کھڑا ہوکر پڑھے مگر جنکو قوت روحی حاصل ہی اونکی بات اور ہے اور فرمایا یہی شہوت ہے کہ جب اسکو ضبط کیا اور اسکا تزکیہ

ہو گیا اشتیاق ہی اسیطرح ہر صفت ذمیمہ کا تزکیہ ہونا چاہئے مخدوم شیخ سعدی علیہ
الرحمہ فرماتے ہیں قطعہ چون شہوت از خیال دماغت بدر رود ٭ شاہد بود ہر آنچہ
نظر بر وے افگنی ٭ زنہار گفتمت قدم معصیت مرو ٭ کاندم نہ زیبدت کہ دم از معرفت
زنی ٭ اور فرمایا حضرت مخدوم جہان فرماتے ہیں کہ بعض لوگ خود کامل ہیں مگر اونکا
یقین کامل نہیں ہے کہ تکلیف او مصیبت کیوقت تشویش میں پڑتے ہیں اور اونکے
حضور میں فتور پڑتا ہے چاہئے کہ ہر صفت حمیدہ کی تکمیل ہو اور فرمایا کہ صبر و قناعت
و تسلیم و رضا وغیرہ کہ صفات دل سے ہیں چاہئے کہ صفات نفس سے مجرد ہوں کہ جبتک
نفس سے انکا تعلق ہے عین ذمیمہ ہیں کہ سلوک سے باز رکھتی ہیں اور احتمال ہے کہ بندہ
ادنی مقامات اور احوال پر صابر اور قانع اور راضی ہو جاوے من رضی بمقامہ
حجب عن امامہ یعنی جو راضی ہو گیا اپنے مقام پر محجوب ہو گیا اوس مقام
کے آگے سے صبر و تسلیم و رضا کا مصرف بلا اور تکلیف میں ہے اور قناعت کا مصرف
اوس تھوڑی سی چیز پر ہے جو خدا نے دی ہے طالب حق کو چاہئے کہ اپنے سے کبھی کسی
امر پر راضی نہو اور اپنی کسی بات کو تسلیم نہ کرے اور نہ مانے اپنے سے بیزار رہے
یہاں طلب اور بیقراری کا کام ہے اور درد و سوز چاہئے ابیات صبر بہر راہ ار
باشد ہنر ٭ عاشقان را نیست زان عیبے بتر ٭ زانکہ صبر از غیر باید نے ز دوست ٭
نیست عاشق ہر کہ او صابر از دوست ٭ اور فرمایا کہ طالبان حق تین قسم پر ہیں
ایک اخیار یہ لوگ صالحین ہیں کہ طاعت و عبادت بجالاتے ہیں لیکن حضور سے
دور ہیں اور لذت مباحات سے فارغ ہیں دوسرے ابرار کہ تزکیہ نفس اور تبدیل
اخلاق اور لذت طاعت و عبادت میں مشغول ہیں اور ان چیزونکے حاصل کرنے
میں ہیں جو عمارت باطن سے تعلق رکھتے ہیں تیسرے شطار یہ لوگ
سالک مجذوب ہیں اس مشرب میں تشنگی ہے اور ذوق و شوق و وجد و حزن

و سوز و درد و عشق و محبت و برخاست و در ساخت و شکستگی و خاموشی و فراموشی
شعر عقل و خرد نگاہدار خانۂ باعمارت است ما جنون عاشقی خانۂ عاشقان خراب است
یہ مردان خدا کی روش ہی کہ نہ مجاہدہ و ریاضت کیطرف نظر ہے نہ خلق کیطرف
نہ خانمان کیطرف ننگ و ناموس سے پاک راہ طلب مین چالاک جسمین دیکھتا ہے
کہ نقش شکستہ ہوتا ہی اور جلوہ مقصود نظر آتا ہی وہ کرتا ہی شعر عاشق ہم از اسلام
خراب است و ہم از کفر پروانہ چراغ حرم و دیر نداند اور فرمایا بزرگون نے
کہا ہی کہ الدنیا کنیف آدم یعنی دنیا آدم کا پایخانہ ہی حضرت مخدوم
جہان فرماتی ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب گندم کے دانے کھائے پایخانہ
کی حاجت ہوئی دنیا مین آئے اور پایخانہ مین کوئی نہین جاتا مگر بضرورت اور
بجبر و اکراہ نہ بخوشی و رغبت ہیئت کار دنیا کا ہی اسی پہ قیاس اسطرح ہی لیکے
ہین راہ شناس اور فرمایا ایک شخص ہی کہ دنیا سے صحبت رکھتا ہی ناجایز اور
حرام طور پر اوسکی مثال یہ ہی کہ کوئی کسی قحبہ کے ساتھ زنا کرتا ہی اور رنڈی
رکھی ہی اور ایک شخص ہی کہ دنیا کے ساتھ صحبت رکھتا ہی جایز اور حلال طور
پر اوسکی مثال یہ ہی کہ کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا ہی اور بی بی بنا کر
رکھا ہی حظ نفس مین دونون برابر ہین چاہیے کہ دنیا جاریہ اور رنڈی کیطرح
پر ہو کہ اوسکے ساتھ بیوتت اور خانہ داری نہو اور کاملان امت کہ سادات
طریقت ہین اپنی حظ و نصیب سے مجرد اور مفرد ہین اونکا مقصود دنیا سے ادا ے
حقوق شرعی کے سوا دوسرا نہین اور یہ اگرچہ صورت مین دنیا ہی مگر اصل مین
دنیا نہین ہیت چون چنین کردی ترا دنیا نکوست پس برای دین تو دنیا دار
دوست اونکی نیت تعظیم شریعت اور اتباع سنت ہی اور فرمایا کہ دنیا مین
مجردانہ اور آزادانہ رہنا چاہیے کہ جب ضرورت پیش آئی کام کیا اور فورا استغفر

اور مستغرق ہوکر الگ ہوگئے اور اوسکی مثال فرمائی کہ نیچے لنگوٹ کسا ہوا اور اوسپر جانگھیا چڑھی ہو اور اوسپر ازار ہو جب ضرورت ہوئی کام کیا اور جدا ہوگئے اور فوراً نہا دھوکر پھر لنگوٹ اور جانگھیا اور ازار کو مستحکم باندھ لیا مثنوی باخلق ولی زراہ صورت + باخویش ولیکن از ضرورت + باحق جمع ورخود پریشان + لایعرفہم شعار ایشان۔ خواجہ بایزید بسطامی اور ابوحفص حداد اور ابو العباس سیاری اور امام شبلی اور سہیل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہم ہر وقت عالم استغراق مین رہتے تھے جب نماز کا وقت آیا افاقہ ہوا احکام ادا کئے اور پھر مستغرق ہوگئے بیت در محیطے فگندہ ام زورق + کہ دو عالم در وست مستغرق + اب اصل مطلب پر آتا ہون کہ بیان مناقب حضرت شیخ ہی بزرگون کے معانی اور امور قلبی کو مرید اور مبتدی کب سمجھ سکتے ہین لیکن افعال اور آثار ظاہر سے صفات اور معانی باطن پر استدلال کرتے ہین مثنوی شرم دارم از زبان خود بسے + از دل من وصف او پرسد کسے + بود خوش وقتے وخوشتر ساعتے + کاندر و بودم مقیم جنتے + جمع در کوے وی از آوارگی + عالمش را بودہ ام نظارگی + تا نظر از جلوہ اش افروختم + دیدہ از خوبان عالم دوختم + خضر راہ حق مجستہ رہبرے + در نمی آید بچشم دیگرسے + زندگی و مرگ وبعث ونشر من + در پناہش بادو بادے حشر من ۔ ف اور حضرت شاہ عظیم الدین حسین شطاری فردوسی علیہ الرحمہ کو حضرت مخدوم شاہ قاضن شطاری علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد سے تھے آپکو بیعت وارشاد وخلافت حضرت شاہ محمد عظیم علی عرف شاہ بیکن فردوسی علیہ الرحمہ سے اور خلافت اپنے ماموں حضرت شاہ قطب الدین احمد فردوسی سے بھی ہو اونکے مزاج مین جوش تھا اور اکثر اون پر

حالت سکر یا در کیفیت جذبیہ غالب ہو جاتی تھی اور اونکو حرارت بھی رہتی تھی اور اکثر
تبرید وغیرہ کے محتاج ہوتے تھے اور بیشتر باتون مین غیظ بھی آجاتا تھا چنانچہ
عظیم آباد مین ایک شخص بہم کے آئے ہوئے تھے اونکو اپنی شرافت کا دعوی اور
نسب پر فخر بہت تھا کہتے تھے کہ یہان کوئی شریف نہین سب کم ذات
ہین کہین حضرت شطار پاک ممدوح کا بھی قدم آیا ہوا تھا اون سے بھی تعلی کی
لی آپنے فرمایا الافتخار بالنسب حرام شعر آنانکہ فخر براب و اجداد
میکنند * چون سگ باستخوان دل خوشنود میکنند * بحث ہو رہی تھی کہ ایک نٹ
آیا اور ایک سانپ تماشا دکھلانیکو اپنی پٹاری سے نکالا عجب تماشا ہوا آپنے
فرمایا دیکھو ہماری شرافت کی نشانی اور عالی نسبی کی ایک دلیل یہ بھی ہے
کہ بزرگونکی دعا سے یہ سانپ میرے آگے کچھ ایسا ہی اور اوس سانپ کو ہاتھ سے
پکڑ کر ہار کیطرح اپنے گلے مین پہن لیا اب تو وہ ہار مان گئے اور وہ سانپ
آگے کیطرف کچھ پلٹ کئے ہوئے جوش کر رہا ہی پھر فرمایا ذرا اسکو تھامئے
اونکو جان چھڑانی مشکل ہوئی بیچارے خدا کا واسطہ دیتے ہوئے
بھاگے اور ایک شخص کہ آپکے مسترشدون سے تھا اوسکے بدن پر پتیان
نمود ہوئین آپنے آزمایش کے لئے کشش کی تو آپکے جسم مبارک پر پتیان
نمودار ہوگئین اور وہ اچھا ہوگیا پھر آپنے اپنے جسم سے اوسکا ازالہ کیا
اور یہ طریق جذب تھی اگر سلب کرتے تو اپنے پر اثر نہوتا آپلوگ اس قسم
کی چیزون سے منع فرماتے تھے کہ ان شعبدون سے کہ ایک قسم کا سحر ہے
عجب اور غرور و نمایش اور فائدہ دنیاوی کے سوا دین کا کوئی نفع نہین
اور اس سے معدہ خراب ہوتا ہے اور آخر خیال پراگندہ ہو اور ہمت پست
نہو اور پھینکنے مین یا در دفع کرنے مین کچھ کوتاہی ہو گئی تو اوسکا اثر

اور ضرر اپنے پر ہے اور آپ اکثر جلسۂ خاص مین تصوف کے نکات اور توحید کے دقایق اور معارف وحقایق بیان فرماتے تھے ان دونون بزرگون کے اقوال مواقق ہین کہ ایک پیر کے تربیت یافتہ ہین اور مذہب اور روش ایک ہے لیکن اطوار واخلاق مین فرق تھا اور آپ لوگ نماز عشا کے بعد اپنے پیر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور حضرت شاہ عظیم الدین حسین علیہ الرحمہ اوسوقت گلشن راز اور منطق الطیر وغیرہ اس قسم کی کتابین پڑھتے تھے اور سبق تخلیہ مین ہوتا تھا کبھی کبھی فقیر راقم بھی حاضر رہتا تھا اور کمسن تھا آپ بزرگونکی کتابین بہت دیکھتے تھے اور تحقیق بہت رکھتے تھے اور اپنے کام مین محنت بہت کرتے تھے آپکو مینے دیکھا کہ بخار ہے اور چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور بیخوابی کا بھی حرج ہے مگر معمولات ناغہ نہین ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سالک جب درجۂ اخیار اور ابرار سے ترقی کریگا اور مرتبۂ شطار مین پہونچیگا اور یہ عشق کا مرتبہ ہے تو وصول الی اللہ اس مرتبہ مین آکر ہوگا اور فرمایا کہ عروج آسان ہے کہ سالک حالت شوق اور نشار طلب مین پہاڑ پر چڑھ گیا مشکل نزول مین ہے کہ وہان جاکر ہوش ہوا تو تعجب کرتا ہے کہ مین کیونکر چڑھ آیا تھا نیچے دیکھتا ہے تو عقاب نظر آتے ہین اب ڈرتا ہے کہ گر نہ پڑون اور ہلاک نہ ہو جاؤن اب پیر کا کام ہے کہ اوسکو اوتارے اور صاحب مشرب بناوے اوسکے دل سے لگی ہوئی ہے کہ رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اور فرمایا کہ حضرت خواجہ عبداللہ شطار علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار اور حضرت مخدوم شرف الدین منیری کا بنن تیرہ سو مقامون پر گذر ہوا ہے اوسمیں دونون بزرگ جو جو مقامات دکھلا دیے گئے ہین اور بہ تحقیق ہین

دین کتر دکھلائے گئے ہین اور فرمایا کہ عبداللہ شطار علیہ الرحمۃ فرماتے ہین
کہ مین طلب حق مین شہر مغرب اور بغداد تک گیا علم شطار کہین اور کسی کتاب
مین نہ پایا مگر کلمات مین خواجہ نجم الدین کبری علیہ الرحمہ کے خانوادہ فردوس
مین دقیق اور خواجہ عبداللہ شطا علیہ الرحمہ فرزندون سے خواجہ فریدالدین عطار
کے ہین اور خواجہ عطار کبروی ہین مرید خاص حضرت خواجہ نجم الدین کبری
کے یا مجدالدین بغدادی کے اور حضرت خواجہ نجم الدین کبری رضی اللہ عنہ
ہر طور مین ارشاد فرماتے ہیں پیران مناجات اور رندان خرابات کے
مرشد تھے ہر طریق مین واصل بحق کرتے تھے بیت بردر ہر طور
ارشادش مسبق ٭ دردمی ساخت او واصل بحق۔ نقل ہے کہ ایکدن
حضرت خواجہ مجدالدین بغدادی کو دیکھا وہ بہت حسین وجمیل تھے اور شطرنج
کے بہت شایق تھے فرمایا مجھسے شطرنج کھیلو ننانوے چال چلے ہر چال
مین ایک مقام تلوین سے عبور کروایا سوین چال مین جب مات کیا مقام
تمکین مین واصل بحق کیا اور اجازت وخلافت دی اور اسکے سوا ایک
شغل خاص آپ کے لیے مخصوص تھا کہ جب صبح کو حجرہ سے باہر آئے
جسپر نظر پڑی وہ ولی ہوا اگر عامی پر نظر پڑی ولی ہو گیا اور اگر ولی پر
نظر پڑی وہ درجات کمال مین اعلے درجہ پر پہونچا یہانتک کہ ایکدن
ایک کتے پر نظر پڑ گئی ولی صفت ہو گیا اگر کوئی امتحانا لقمۂ حرام اسکے
سامنے رکھدیتا تو وہ نہ کھاتا اور علی الصباح اوس کتے کی نظر جسپر
پڑتی وہ ولی ہوجاتا مخدوم شاہ شعیب علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اوسکے
اطراف مین ایک فرقہ صوفیون کا ہے کہ اونکو کلبیہ کہتے ہین اس نسبت سے
کہ اوس کتے کی نظر سے فیضیاب ہوئے ہین حضرت شیخ اوحدی علیہ الرحمہ

نے حضرت خواجہ ولی تراش کے مناقب مین اشعار لکھے ہین تین بیتین اوسکی یہ ہین ؎ یارب بکمال بخش بے رنج + واصل کن مسجد دین بہ شطرنج + یارب بصباح فیض باشی + از سنگ بنظر ولی تراشی + یارب بنگاہ او کاثر یافت + ہر کس کہ ز کلب او نظر یافت حضرت کی نظر اوسمیت اکسیر کی خاصیت رکھتی تھی چارسو مرد صوفی کامل منتہی حضرت خواجہ کی محفل مین بیٹھے تھے اور حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی بھی صف نعال مین بیٹھے تھے ایکدن نماز عشا کے بعد حضرت خواجہ نے فرمایا کہ قاضی بچہ روم نہایت قابل نکلا ہے کوئی جاوے اور اوسکو ہمارے حضور مین لاوے شیخ شمس تبریز اوٹھے عرض کیا اگر حکم ہو مین جاؤن فرمایا جاؤ یہ تمھارا کام ہے اوسیوقت روانہ ہوے اور مولانا جلال الدین رومی کے مکان پر پہونچے بزور تصرف و کرامت و بقوت باطن اونکے دلکولے لیا اور امتحانات کے بعد بیعت لی اور بیعت کے بعد فرمایا کہ میرا چہرہ دیکھو پھر فرمایا میرے پیر خواجہ نجم الدین کبری کیصورت یہ ہے اور وہی صورت ہوگئی پھر فرمایا دیکھو اونکے پیر خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کی صورت یہ تھی تا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آنکھین بند کرو اور اپنے باطن مین دیکھو پھر تو ایک حالت عجیبہ طاری ہوئی اور جوش مین آگئے اور یون غزل سرا ہوے ؎ ہر لحظہ بشکلے بت عیار برآمد دل بردہ نہان شد + ہر دم بلباس دگر آن یار برآمد گہ پیر و جوان شد + رومی سخن کفر نگفتہ ست و نگوید منکر مشویدش + کافر شدہ آنکس کہ بانکار برآمد از دوزخیان شد + آپکے کلمات مین مولانا شمس تبریز کا ذکر بہت ہے اور اونکی غلامی پر افتخار و مباہات رکھتے ہین تولد

غلام شمس تبریزم قلندروار میگردم ٭ شعر چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ٭ آفتاب سے اشارہ حضرت شمس
تبریز کے وجود باجود سے ہے نقل ہے کہ امام فخرالدین رازی نے
ایکسو ایک دلیلین باصواب لاجواب جمع رکھی تھین کہ نزع مین شیطان
سے بحث ہوگی تو جواب دونگا جب حالت نزع مین بحث ہونے لگی
اوسنے سب دلیلین قطع کین ایک دلیل باقی رہ گئی تھی اوسمین بحث
شروع ہوئی اوسوقت حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ ادام اللہ ظلہ علینا وضو
فرماتے تھے چلومین پانی لیا اور مارا اور اپنے کو اونپر ظاہر کیا اور فرمایا
کہ وہ ذات پاک عقل وادراک سے منزہ اور مبرا اور بے چون وچرا ہے
کہہ کہ مینے خدا کو بے دلیل پہچانا مثنوی آب درکف داشت زد آزا بروے
زیجہان برزخش نمود دروے ٭ گفت در چنین چہ جائے قال وقیل ٭ ہان بگو
بشناختیمش بے دلیل ۔ پس ہوش آیا لاحول پڑھی اور کلمہ کہا
اور دل پاک کے ساتھ عالم پاک مین گئے ۔ اور فرمایا مرید کو چاہیے
کہ مواعظ اور محاسبہ کیا کرے مواعظہ یہ ہے کہ نفس کو پند دے اور سمجھاوے
کہ اے نفس ایکدن مرنا ہے اور لذت دنیا فانی ہے اس لذت فانی کے
لئے حکم خدا کے خلاف نکر کیا تجھکو خدا تعالیٰ کے سوا اور کہین پناہ کی
جگہ ہے یا عذاب خدا کی برداشت کی طاقت رکھتا ہے اسطرح کی باتین
کہے بزرگون نے کہا ہے کہ جب نفس کو پند دیگا وہ مانیگا اور محاسبہ یہ ہے
کہ ہر روز بعد مغرب کے اور بعضے کہتے ہین کہ بعد نماز عصر کے نیکی وبدی
جو کچھ اوس دن کی ہے سب کا حساب کرے اور توبہ واستغفار کرے
یہ طریق معاملت ہے اور جب مقامات محاسبہ پر نزدل ہوگا تو آپ ہی

اپنے اعمال پیش نظر ہونگے وہ قیامت کا خوف ہو رکھو یادہ اپنا نامۂ اعمال ہتھا ہی حضرت عمر رض
نے فرمایا ہے کہ حاسبوا قبل ان تحاسبوا خبر میں ہے کہ اگر کسی کے ذمہ کوئی حق شرعی باقی
ہے جبتک اوس سے فارغ ہوگا عرصات قیامت سے قدم اٹھا نہیں سکتا شعر ہر دم ز وفا آن خود
راچو مردان * ولیکن حق کس ضایع مگردان * اور مراقبہ تحقیقت سے فارغ
ہونیکے بعد ہے آپکا انتقال روز پنجشنبہ ماہ ربیع الاولی کی اٹھارہ تاریخ ۱۲۹۳
ایکہزار دوسو ترانوے ہجری میں ہے قطعہ تاریخ شد یحق
الدین حسین * سال میلاد است اسم سامیش * از حب
آن ولی * سال روشن شد چو نام نامیش ۱۲۹۳ھ - پھر حضرت
خیر ہے - جب زمانۂ وصال قریب آیا آپکے داہنی ہتھیلی میں ایک زخم نکلا
زہرباد کا مادہ تھا اور چلہ بھر تک آپ بیمار رہے حالت یہ تھی کہ تمام
کف دست غربال ہو گئی اور شانہ تک ورم تھا اور ہاتھ کی رگ کھلگئی کہ
جب ہاتھ نیچے کو جھکا تو نالی کیطرح خون جاری ہوجاتا تھا اوس تکلیف
میں کبھی آہ نکی اور جب کسی نے حال پوچھا تو فرمایا اچھا ہوں مثنوی
زحمت آن زخم بو دش تا چلہ * سر نزد از وے سخن حرف گلہ * دم نجز حرف
رضا گاہے نزد * با چنان زخم صعب آہے نزد * اور کبھی حالت میں
آکر فرماتے تھے کہ میں راضی ہوں اور مغرب کے بعد گھنٹے دو گھنٹے بیہوشی
رہتی تھی اوسکے بعد جب افاقہ ہوتا تھا تو خوشوقت ہوتے تھے اور
جوش کی باتیں فرماتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کچھ تقویت
پائی ہے ایکدن اسی حالت میں فرمایا کہ افسوس میں بدنام نہوا شعر
خار رہ طلب ہوس جاہ و نام ہے * بدنام ہونا عشق میں مردوں کا کام ہے
شعر برو بکنج خرابات و خاک شو آنجا * کزان پیالہ کنند و می وصال دہند *

اور انتقال کے کئی دن پہلے سے غذا قلیل بلکہ اقل اور کئی وقت متروک رہی اگر کسی نے کہا کچھ کھا لیجئے کہ ترک غذا سے ضعف اور زیادہ ہو جائیگا تو فرمایا کہ مضائقہ نہیں بدن ہلکا رہتا ہے اگر کسی نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا سمجھتے نہیں تنگ نکرو ایکدن انتقال سے پہلے سے ضعف کے باعث آواز نہ نکلتی تھی صرف لب ہلتے تھے آخر روز چہار شنبہ ماہ صفر کی بیسوین دوپہر سے گھنٹا بھر پہلے ۱۳۰۷ھ ایکہزار تین سو سات ہجری مین باواز بلند کئی بار زور سے فرمایا لا اله الا الله پھر الله الله کہا اور نوشدارو سے وصال حق نوش فرمائی انا لله وانا الیه راجعون رضی الله عنہم ورضوا عنہ آپکی ولادت صبح پنجشنبہ رجب کی ستائیسوین ۱۲۴۵ھ ایکہزار دو سو پینتالیس ہجری مین ہے اور غریب زاہدی آپکی تاریخ ولادت ہر آپ ہی کی فرمائی ہوئی عمر شریف ستر برس چھ مہینے بائیس دن قطعہ تاریخ جناب سید اولاد کز بزرگی اد * فزون زبلہ این وزن نام نامی اوست * چو جان سپرد بحق شد ندا العالم قدس * بداد جان بهدیہ رسید دوست بدوست * عصر کے وقت اوس گنج معانی کو زیر خاک کیا دفن کے بعد ہملوگ گھر آئے اور آفتاب قریب غروب ہے کہ شاہ فتح محمد خادم درگاہ کی جو نظر پڑی تو دیکھا کہ مزار مبارک مین سوراخ ہو گیا ہے وہ ایک آدمی کو وہان بٹھلا کر میرے پاس دوڑے ہوئے آئے ہملوگ نماز مغرب سے فارغ ہو چکے تھے اٹھے اور درگاہ مین آئے اور لوگون سے مشعل لیکر داہنے بائین سرہانے پیتانے مزار مبارک کے گرد تمام پھر پھر کر خوب دیکھا اور شور کیا کہ لاش اسمین نہین ہی اور قبر بغلی

کھودی گئی تھی پورب کیطرف سینہ کے مقابل اتنا بڑا سوراخ تھا کہ ایک آدمی فراغت سے آئے اور جائے حیرت تھی کہ اتنے مین کسی شخص نے کہا کہ جب نعش مبارک اسمین نہین ہی تو پھر پٹوٹن کی حاجت نہین قبر بھر دیجائے فقیر راقم بھی متحیر و مبہوت ہو رہا تھا کہا اچھا اور لوگ مٹی بھرنے لگے اور گمان یہ تھا کہ پہلے قبر کے اندر مٹی بھر لیگی تو اوپر آئیگی مگر سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ دو چار ہی لپ مٹی دیگئی ہوگی کہ وہ سوراخ بند ہو گیا جیسے کسی نے اندر سے روک لیا ہو اور تختہ لگا دیا ہو صبح کو کوئی ڈیڑھ پہر دن اوٹھے ہوئے خبر پہونچی کہ کچھ لوگ کہتے ہین کہ یہ غلط مشہور ہوا ہے ایسا کبھی ہوا نہین یہ نئی بات ہی تھوڑی دیر کے بعد پھر ایک خادم درگاہ نے آکر خبر دی کہ مزار مبارک مین پچھم کیطرف چہرۂ انور کے مقابل ایک گھڑے کے مُنہ کے برابر سوراخ ہو گیا ہے الغرض ہم لوگ پھر تو دیکھا کہ لوگون نے ہجوم کیا ہے اور ایک شخص شانہ تک ہاتھ ڈالکر ٹٹول رہا ہے وہ لوگ ہٹا سے گئے اور یہ خبر سنکر بعضے عمائد بھی آگئے اور سبھون نے دیر تک بار بار دیکھا مگر نعش مبارک کیا کفن کی سپیدی تک نظر نہ آئی آپ نام و نشان سے بیزار تھے اور قبر پختہ پسند نکرتے تھے اور فرماتے تھے مصرع ع مردہ را کہ سود دارد گور با نقش و نگار - اور مجھکو اسکا خیال تھا مگر اتفاق کچھ ایسا ہوا کہ آپکی قبر شریف پختہ ہی بنگئی شعر ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید ٭ ز جام دہر مے کل من علیہا فان

فقط ٥٥٥

رباعی تاریخ از فرزند جگر بند سید ابو الحسن عرف اسد اللہ اسعد اللہ

بکشا ای خواجہ تاش با چشم یقین
در تعمیہ جست سال آغاز اسد
وین تازہ بہار باغ فردوس ببین
دل گفت گل از روضۂ فردوس بچین
۱۲۹۱   سنہ ۱۳۱۱ھ

و قطعۂ تاریخ سال اختتام

اے دل اگر از شرف و دولت از دوست
در باغ فکر دو گل تاریخ اختتام
دریاب کہ سیح تو کشادند باب فیض
ذکر مقربان بشگفت کتاب فیض
سنہ ۱۳۱۳ھ   سنہ ۱۳۱۳ھ

الحمد للہ علی التوفیق وھو الرفیق وعلیہ نتوکل
وبہ نستعین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

خاتمۃ الطبع خدا کا شکر ہے کہ کتاب فیض انتساب سعادت اقتراب وسیلۂ شرف و ذریعۂ دولت حالات میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین قطب الوقت غوث الزمان مخدوم جہان حضرت شیخ شرف الحق والملۃ والدین احمد یحیی منیری قدس سرہ العزیز المنان کے مؤلفہ صوفی باصفا مقبول بارگاہ خدا جناب سید شاہ فرزند علی صاحب منیری مد فیضہم زبارش ہے جناب سید افتخار حسین صاحب پھلواروی کے مطبع احسن المطابع واقع پٹنہ محلہ گوبند عطار میں اہتمام سے جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب و بنگرانی منشی عابد حسین صاحب کے سنہ ۱۳۱۳ ہجری میں چھپکر شائع ہوئی

ناظرین اس غلط نامے سے کتاب کے الفاظ غلط صحیح فرمالیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
				۶۷	۳	عیاص	عیاض
۷	۹	یادگار قیامت تک	قیامت تک یادگار	۷۴	۳۰	شیخ حسین	شیخ حسن
۹	۱	بین	مین	۹۳	۱۲	حیان	جبان
۱۲	۱۴	میرے سے	میرے لئے	۹۴	۱	ہدایت	بدایت
۱۳	۴	تیھ	یہہ	۹۶	۴	پھرنے لگے	بھرنے لگے
۱۳	۱۴	سرددھ	شتر ددھ	〃	۱۷	ایک سے	اس سے
۱۵	۱۹	اور معاملہ	اور اسکا معاملہ	۱۰۲	۱۱	یشوتش	تشویش
۱۷	۸	نخوانم	نخواہم	۱۱۴	۱۰	وجوا اپنا	وجود اپنا
۲۱	۱۴	یلبتوا	یلبسوا	۱۱۴	۱۰	امتیاز	امتیاز ہو
۲۲	۱۱	اور یہ فرمایا	اور یہ جو فرمایا	〃	۱۶	م نقش	ہمہ نقش
۲۳	۲۱	بصحر	بصحرا	۱۱۶	۱۰	کراوایا	کروایا
۲۵	۲۱	شیخ زمان	شیخ جہان	۱۲۰	۲۱	اشرف الطریق	اشرف الطرق
۲۷	۱۵	رزان ہے	لرزان رہے	۱۲۲	۱۶	سیہ تیرہ	شد تیرہ
۳۲	۲۰	اسکے سبب سے	اسی کے سبب سے	۱۲۸	۸	اونکو بھی	ون کو بھی
۳۵	۱۷	ہر	ہرن	۱۲۹	۲	کس نباید	کس نیاید
۳۶	۱۷	امین	نہین	۱۳۱	۱۶	مطلب آیا	مطلب پر آیا
۳۹	۶	ہرایک	ہرایک کے	۱۳۲	۹	پڑھتے تھے	لڑتے تھے
۴۰	۴	اور تجدید	اور بعضے تجدید	〃	۱۲	کسی نے پوچھا	کسی سے پوچھا
۴۹	۶	کریک	لریک	〃	۱۶	فکر مین	فکر زرین
۵۰	۱۱	اور بادشاہ	اور وہ بادشاہ	۱۳۳	۱۷	لعنت بہیج	لعنت بھیج
۵۲	〃	سبالکان	سالکان	۱۳۴	۱۲	آپکے مرید نے	آپکے ایک مرید نے
۵۵	۲۰	پیرو مرید	پیر - مرید	۱۳۵	۱۲	ذکر مراقبہ	ذکر و مراقبہ
۵۷	۱	شیخو	شیخو	۱۳۶	۲	ظرون مین	نظرون مین
〃	۱۶	اشادہ	اشارہ	۱۴۰	۲	کام ہے	کام کرے
۶۶	۱۷	اوئی	کوئی	〃	۱۸	دبا	ربا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ		غلط	صحیح
۱۴۱	۱۰	فرض	قرض	۱۴۲	۱۹	سیطان کر	شیطان کی کر
۱۴۲	۴	سسست عمل	مسست عمل	۵۵	۵	نقش	نفس
〃	۱۱	نیم جو	نیم جوے	۱۵۹	۹	دردمے ساخت	دردمے بیساخت
〃	۱۲	باز ہمان	باز نمان	۱۶۰	۸	وسکو	اوسکو

اطلاع

شائقین کو مژدہ ہو کہ کتاب راحت روح جو مؤلف کتاب وسیلۂ شرف کی تصنیفات سے ہے عنقریب چھپکر ہدیۂ ناظرین ہونیوالی ہے۔ یہہ کتاب مضمون اور عبارت کے رو سے اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ اس کتاب مین نفس و روح کا قصہ لکھا ہے۔ عبارت مسجع و مقفا نثر کا انداز جداگانہ۔ علاوہ عمدگی مضامین کے عبارت آرائی اور شاعری کا طور بھی قابل تعریف ہے شاعری کے اعتبار کے لئے اتنا جان لینا کافی ہے کہ حضرت مصنف اسد اللہ خان غالب دہلوی کے شاگرد ہین۔ یہہ کتاب اُردو زبان نثر عبارت مین ہے۔ ہر خیال کے مذاق کے موافق ہے۔ شاعرون کے لئے شاعری اور عبارت آرائی کا لطف۔ قصہ اور داستان کے شائقین کے واسطے اور فقراء ارباب صوفیہ کے لئے ایک خاص لذت۔ ناظرین میرے قول کی تصدیق کتاب دیکھنے کے بعد ضرور کرینگے۔ وسیلۂ شرف مین عبارت آرائی نہین کیگئی ہے اسلئے کہ یہہ دوسرے انداز کی کتاب ہے۔ اسمین صرف صحت واقعات کے ساتھ محاورہ روزمرہ کا خیال رکھا گیا ہے۔ مختصر یہہ ہے کہ جن صاحبون کو راحت روح کی جتنی جلدین درکار ہون جناب سید افتخار حسین صاحب [illegible] موضع جہداوا ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ یا میری دوکان واقع شہر پٹنہ محلہ گورہٹہ سے تھوڑے دنون کے بعد منگوالین۔ اور وسیلۂ شرف کی بھی جتنے نسخے مطلوب ہون جناب سید افتخار حسین صاحب موصوف یا مجھ سے طلب فرمائین۔ اور بلا اجازت مصنف ان کتابونکے طبع کا قصد نفرمائین۔

المشتہر

حاجی سید جان تاجر کتب۔ پٹنہ۔ محلہ گورہٹہ